

جسته ڈائل نمبر ۰۹۵۲

ماہواری دسا

ششم فتویٰ نمایہ سالہ الام بھیرہ

پاہست

ماہ پارچہ دا پریل ۱۹۳۱ء

میر

ظہور احمد تبدیل گوی

مطابقت

ماہ شوال و ذی قعده ۱۳۴۹

مقاشاعتم

بھیرہ (پنجاب)

چندلا سَلَانَد

دور روپیہ

بیانِ کار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت الطلاقیت فخر اسلام و قدوة الائکین
زبدۃ العارفین امام الحاشقین مولانا الحجج حمد الرحمنی نوال شریود قدوة
اگراض و مقاصد

۱۱، اندر دنی و بیرونی محلوں سے اسلام کا تحریف و تبلیغ و اشاعت اسلام
وہ، اصلاح رسم و احیاء و اشاعت علوم و مہنیتیہ۔

قواعل و ضوابط

۱۲، رسالہ کی عالمگیری دو روپیہ سالانہ مقرہ ہے۔ مگر جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے زیاد قوم
یعنی عامت ارسل فرمائی گے۔ وہ معاون خاص منتصود ہوں گے۔ اپنے حضرات کے
اسہلے گرامی شکریہ کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

۱۳، غریب امداد لشخاص و مطلب اکیلیہ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ سالانہ مقرہ ہے۔
۱۴، میران حزب الانصار اور حزب الاضمام کے معاونین کی خدمت میں رسالہ

بلامعاوضہ بھیجا جائیگا۔ چندہ مہربی کمزکم چاہیدہ مامہوار مقرر ہے۔
۱۵، جو صاحب تم ازکم خریدار دل کے۔ وہ معاونین میں شمار ہونے۔ اور ان کی خدمت
تیکان کی خوبی پر ایک سال کیتھے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔

۱۶، بذریعہ و تابی ارسال کرنے پر تم فزادہ فتح ہوتے ہیں بزری پیش اصحابی پیشی دیتے ہیں
اسٹئے و فری کا نفع حداں ہوتا ہے۔ ہلاجہ شریعتیان نزد چندہ بذریعی اور دارِ رسالہ خرایاں
۱۷، نوونہ کا پرچہ ہر کے ملکت آئے پر ہیکا۔ مفت ہنیں بھیجا جائے گا۔

۱۸، رسالہ سر اگر زی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو بھیرو سے ڈاک میں والا جاتا ہے پوچھ کر رسالہ کے
پوروں کی آجھی کشتہ ہے اسی جس صاحب کو نہ لے۔ وہ یکم سے پہلے اطلع دیں یعنی
دفتر ذمہ دار نہ ہوگا جملہ خط و کتابت و ترسیل زد

ام

منیر رسالہ سر الام حجۃ (پنجاب) ہوئی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَتْوٰی نُمْبَر

مَا حَدَّثَنَا جَرَّادٍ عَنْ

شَهْرُ مُحَمَّدٍ الْأَكْبَرُ

فَتْوٰی نُمْبَرِ المَرْوُفِ احْتِنَابُ الْخَنْفِيَّةِ

جَلْدٌ بِابْتِ مَاهِ مَارِچٍ وَأَبْرِيلٍ مُطَابِقٍ مَاهِ شَوَّالٍ وَذِو الْقَعْدَةِ نُمْبَرُ ۱۳۹

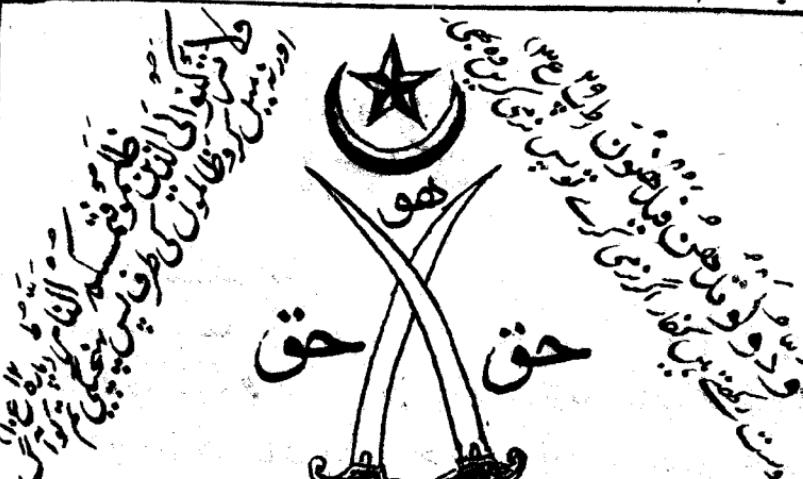
اہل سنت کو خطاب

قابل گفتہ تمہاری صورتِ حالت نہیں
جن کی نظروں میں تمہاری می بھی قوت نہیں
سخت چیرت ہے کہ ان سے تم کو کچھ فرط نہیں
کان پر پہنچنے والوں اتنی بھی روحیت نہیں
حق پستوں کی کبھی دیکھی گئی عادت نہیں
صاف ثابت ہے کہ تم میں مادہ غیرت نہیں
پاس آن کے کیا زر و دولت نہیں روٹ نہیں
راجحی نصرت نہیں قائل قدرت نہیں
صیحت بے تکمیل دُوری نہیں عزلت نہیں
کیا ہیں دانش نہیں بیش نہیں خبرت نہیں۔
کیا تمہارے خیال میں کچھ دین کی قیمت نہیں
(عبدالجباری بھیروی)

حق کے کملاتے ہو پر جوشِ خفائیت نہیں
وہ دنگاہوں میں تمہاری ہیں محرز اور قبیح
جو تمہارے بزرگوں کے حق میں ناجائز کہیں
اپنی بیماری چیز کی نسبت سنونیز و فربز
دل سے جو محییں براستنائے کھیں یہند
وہ مثان و دوست یوں اختلاط و اشتراک
جو خدا کے شمنیں سے ہیں ہمیشہ برکنار
حق کا بندہ ہو کے جو طبل کے حللوں سے ڈرے
پڑھ کے نہ کے "صحیت طالع تطالع کند"
ماربید جان اما مایر بد ایساں برد
قیمتِ جیزوں کو کھتے میں حفاظت سے مجید

فہرست مضمایں

نمبر شمار	مضایں	صفو تبر
۱	اہل سنت کو خطاب (نظم) - مولوی عبدالجید صاحب بھڑی	۱
۲	فہرست مضمایں	۲
۳	اجتناب الحنفیہ عن اختلاط الرفضیہ والمیرزا شیعہ دہیں	۳
۴	باب التفسیر - (دہیں)	۴
۵	باب الحدیث - "	۵
۶	باب الفقہ - "	۶
۷	سلک جواہر - اذ ملعونات خواجہ العارفین ساری قدسۃ الرفیع	۷
۸	سلف صاحبین کامسلک (حضرت غوث العاظم)	۸
۹	مجید و الف ثانی و دیگر اکابر صوفیہ علماء کرام کے ارشادات	۹
۱۰	شجوں کے کفریہ عقاید - (حکیم مولانا عبد الشکو و صاحب مزرا پوری)	۱۰
۱۱	اممہ شیعہ کاششویں کے متعلق ارشاد (حکیم مولانا عبد الشکو و صاحب مزرا پوری)	۱۱
۱۲	مرزا بیوں کے کفریہ عقاید -	۱۲
۱۳	مرزا بیوں کا اہل اسلام سے سلوک -	۱۳
۱۴	مرزا بیوں کی اسلامی خدمات -	۱۴
۱۵	فتاویٰ مستفقة روافض کے بارہ میں مستفقة فتاویٰ	۱۵
۱۶	مرزا بیوں کے بارہ میں مستفقة فتاویٰ استنبارات	۱۶



فتنہ ادی اجتہاب الحنفیہ الرضیہ والمیرزا

جس میں فرقہ شیعہ و مذہبیہ کو سوا عظم اسلام خارج ثابت کر کے ان کے تسلسلہ مناکحت و ازدواج مجالت موانت محبت و مودت کا از روئے شرع اسلام حرام ہوتا ثابت کیا گیا ہے۔ سی عورت کا نکاح ان سے کسی طرح جائز ہیں ملکے کرام کے فتنہ ادی اور سلف صاحبین کے ارشادات اس بارہ میں جمع کئے گئے ہیں۔

مؤلفہ و صوبہ

حضرت ہوحمد بھریہ مدیر رسالہ شمس الاسلام خطیب متولی مسجد جامع و صدحیجیت خرب الافقا (الضمار اللہ) بھریہ اور رسالہ شمس الاسلام پاچ دا پریل ۱۹۳۱ء کے ساتھ شائع ہوا۔

باب التغییر

۱۔ حزب اللہ کے خصائص -

لَا تَحْدِدُ قَوْمًا يُوْمَنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لَوْا دُونَ مَنْ حَمَادَ اللَّهُ وَ
رَسُولَهُ وَلَمْ كَالُوا أَبَاءَهُمْ أَوْ آبَاءَهُمْ أَوْ إِخْرَانَهُمْ أَوْ عَشَيْرَتَهُمْ أَوْ لِيَكُونَ
كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرَوْاجٍ مِنْهُ وَيَذْكُرُهُمْ جَنَانٌ أَنْجَرَهُ
مِنْ نَعْتِهَا أَوْ نَهَارَ حَالِدِينَ فِيهَا صَنْيَ اللَّهِ عَنْهُمْ وَرَضَوْعَنْهُهُ اولِئِكَ
حزب اللہ الائے حزب اللہ هم المقاومون ۔ (سورہ بیت الحرام ۲۸)

ترجمہ - لے بنی تو ز پا بیٹھا۔ کوئی لوگ جو لقین سکھتے ہوں اسکا پورا آخوند کے
دن پر کہ دوستی کیں ایسوں سے جو مخالف ہوں اسکا کے اور اُس کے رسول کے۔
اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹی یا بھائی یا بیٹے گھر نے کے۔ ان کے دلوں میں لکھ
دیا ہے ایمان اور ان کی مدد کی لپتے غیب کے فیض سے اور داخل کریکا اُن کو
با غوں میں جن کے نیچے نہیں بہتی ہیں یعنی رہیں گے اُس میں۔ لاضی ہوا اسکا دل
اور راضی ہوئے دہ اُس سے۔ یہی ہیں اللہ کے گروہ بزردار تحقیق اسکا گزدہ ہی مراد کو
پہنچے گا । امید

ثانی رسول - یہ آیات بقول ابن عباس صَنْيَ اللَّهِ عَنْهُ حَضْرَتُ أَبُو عَبْدِيَّةَ ابْنِ الْجَرَاحِ
عُمَرَ ابْنَ خَطَّابَ - ابُوكَبِرِ صَدِيقَ - مَصْحُوبَ ابْنِ عَمِيرَ - عَلَى ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ صَنْيَ اللَّهِ عَنْهُمْ كے
حق میں نازل ہوئیں۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ احمد میں اپنے باپ عبید اللہ
بن الجراح کو حضرت عمر صَنْيَ اللَّهِ عَنْهُ نے اپنے ماموں عاصی بن شہام کو او مصعب بن
عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمر کو قتل کیا۔ اسی طرح دیگر صحابہ نے اسکے
اوہ اُس کے رسول کی محبت میں اپنے اعزہ و اقارب سے تعلقات قطع کیے۔ اور اپنی غیرت
الْحَبَبِ اللَّهِ وَ الْبَخْضِ اللَّهِ كا عالمی نہیں دکھایا۔ لَا تَحْدِدُ قَوْمًا يُوْمَنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الآخر سے مراوکثر کے نزد میکھاطب بن ابی ملعون ہیں (تفصیل کبیر)

ف۔ ان آیات سے ثابت ہے کہ ایمان اور اعدائے دین کے ساتھ مجتہت کا ایک سینہ میں مجمع ہونا محال ہے۔ کیونکہ محبوب کے دین کو اپنا شہین سمجھنا اقتضائے مجتہت ہے۔ ایمان کے ساتھ دشمنان دین کی مجتہت کا دل میں رکھنا گناہ بکیرہ اور نفاق کی علامات میں سے ہے۔ اسی طرح فاسقوں کے ساتھ مودت بھی ناجائز ہے یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقُولَ لِمَنْ لَا يَجْعَلُ لِنَفْاجُوهُ كَلْفَاسِقَ عَنْدِي نِحْمَةٌ فَإِنِّي وَجَدْتُ فِيمَا أَوْهَيْتَ لِكَجْدَ قَوْمًا إِنَّ (تفہیم کبیر) اس سے ثابت ہوا۔ کہ اہل ظلم اور فاسق بھی من حاد اللہ رسولہ میں شامل ہیں اور منافقین۔ یہود۔ فساق۔ کفار اور نئے گمراہ فرقے بطريقی اولی شامل ہیں مودت سے مراد مجتہت ہے جو ہمہ دل میں پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کا اثر جسم پر ظاہر ہوتا ہے۔ کشف الاسرار میں ہے کہ مودت کفار سے ایمان فاسد ہو جاتا ہے۔ اور سہیل بن عبد اللہ ترتیبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ جس نے پہنے ایمان کو درست کیا۔ اور توحید کو خالص کیا بعد مبتدرع کے انس نہیں کھٹا۔ زان کے پاس بھیجا ہے نہ ان کے ساتھ کھاتا ہے۔ اور زن پیتا ہے۔ اور زن ان کو درست کھاتا ہے۔ اور ان سے عداوت ظاہر کرتا ہے۔ جو شخص مبتدرع کے ساتھ زمی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نوافل و منن کی حلاوت کو سلب کرتی ہے۔ اور جو شخص مبتدرع کے ساتھ دنیاوی عزت حاصل کرنے کی غرض سے درستی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے ساتھ اس عزت کے اور فیض کرتا ہے ساتھ اس غنی کے لیکن ایسی خرید فروخت۔ بہتری میگی اور رفق جو دین کو ضرر نہیں ہے حرام نہیں ایسا۔ مالک نے اسی آیت سے فرقہ قدریہ کے ساتھ مودت و مجالست ترک کرنے پر استدلال کیا۔

تبذیلہ - فرقہ روافض و میراثیوں کے ساتھ برا دری۔ موافقت۔ مجالست فیغرو کے تعلقات رکھنے والے ان آیات کو خور سے چھین۔ اور اہلہ اور اس کے رسول کے تئیوں کے ساتھ قطع مودت کر کے حزب اہلہ میں داخل ہوں۔ اور خراثہ طیان سے کامل علیحدگی اختیار کریں۔ الا ان حزب اللہ هم المغلبون۔

فَلَا تَقْعُدُ بَعْدَ الذِّكْرِي مَحَمَّةً قَوْمَ الظَّالِمِينَ كَمَا تَعْلَقَ تَغْيِيرِ حَدِیٰ مِنْ هُنَّ

اَنَّ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ هُمُ الْمُبَدِّعُونَ دَالْفَاسِقُ وَالْكَافِرُوْلَا تَقْعُدُ مَعَ كَلَّاهُمْ

لہذا بمحبوب حکم قرآن ان سے اجتناب ضروری ہے۔

۲۔ خرب الشیطان سے قطع تعلق نہ کرنے پر وحید۔

قُلْ إِنَّكَ مَنْ أَتَأْتَهُمْ وَإِنَّمَا يُكَاهُمْ وَإِنَّهُمْ لَا يَكُونُونَ كَسَادَهَا وَمُسْكِنَ تَرَى
ضَوْنَاهَا أَخْبَتِ الْيَكِيمَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَجْهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَى
كَصْبُوْحَتِيْ شَيْئَيْ شَيْئَيْ اللَّهِ بِمَا مُرْسِلٌ طَوَّالَ اللَّهُ لَا يَكْفِيْ الغَوْقَمُ الْفَاسِقِيْنَ هُوَ
فرجھمہ کہدیجے اگر میں باپ دادے تھا ہے اور اولاد تھا ری اور بھائی تھا ہے تو
تمہاں سے اور ازواج تھاں سے اور قارب تھاں سے اور مال جو کھاتے تھے تو اسے اور بھارت کے
ٹکنے ہو اس کی سرو بازاری سے۔ اور گھر جس میں دوست رکھتے ہو محبوب تر تھم کو
انڈے سے اور رسول سے اُس کے اور جہاد سے اس کی راہ میں تو منتظر ہو۔
بہاں تک کہ لائے اللہ حکم اپنا اور نہیں راہ دکھانا قوم نافرمان کو۔

ف۔ اگر باپ دادے اولاد بھائی پہن رشتہ دار ازواج کماۓ ہوئے
مال اور سوداگری جس کی کسا و باناری کا ڈر ہے۔ اور گھر جو بہت اچھے لگتے ہیں۔
(یہ سب) اللہ اور رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب
ہیں۔ تو انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے قیامت لائے۔ یا دنیا میں کوئی
قطعی فیصلہ کر دے۔ اور جان رکھنیم ابی محبت سے فاسق ہو جاؤ گے۔ اور راہ
مقصود نہ پاؤ گے اس سے کہ) انڈے تعلیٰ فاسق کی رہنمائی نہیں کرتا۔

بخاری سابو مرہ سے روایت ہے۔ کفر مایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے والذی نفسی بیتہ لا کیوْ مِنْ احْدَکُمْ حتیٰ اکوْنَ اَخْبَتِ اللَّهِ
مِنْ وَالِدَۃِ وَوُلُدَۃِ۔ ترجیح۔ قسم ہے اس ذات پاک کی کوئی تھم میں سے ایمان
والا نہیں ہوتا ہے جب تک میں محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ اس کے نزدیک میں باپ
اولاد سے اور انس کی روایت میں والنس اجمعین عبی ہے۔ یعنی قائم
خلقوں سے بھی زیادہ حضور محبوب ہو جائیں۔ آیت کی حسن تعمیر مطقب تأشیر
نے خاصی عام کو تمام تعلیمیوں سے بے پروا کر دیا۔ ایمان ہے تو اس میں اور غافل
ہے تو اس میں۔ بغلہ راتناہی فرمایا۔ کہ ہم سے زیادہ کسی اور کوئی چاہیہ۔ مگر اتنا را

پہنچانی اور اولئے نہانی نے غیر کو بخ و بن سے اکھاڑ کر چھینیک دیا۔ اس لئے کہ اگر محبت ضعیف ہے۔ اور تمیز و ادراک تو حسن محبوب و مکال محبوب کا اندازہ بعد رجوت مذہب ہے۔ اور شامل مقدار سر ہے۔ جب تک صرف جمال عارضی اور زینت نمائشی کے نظاروں پر اکتفا خیلی۔ ہم اس کو سرمایہ حیات و لطف و زندگانی جانے ہوئے بھتے بھر جمال حقیقت و طسم قدرت کے سامنے بھی کس کی سہنی رہ سکتی ہے۔ رفتہ رفتہ لا احیث آلا فلین کی نذابت اور دنیا اور اس کی متارع قلیل ناپسند ہو گی۔

بچو خوشید عزت علم برکشید
جہاں سر بجیب عدم درکشید

آفتاب نکلا۔ بچتراء سے کہاں۔ رات کافر ہوئی۔ روشنی چھپی۔ ناریکی دُور ہوئی۔ یہ بے بنیاد افسون فاش عاقل کیا دیوانہ بھی پسند نہ کریگا۔ ہاں نادان بچے کے ہاتھ سے سرخ و نزد پچمکار شیشے جن پر وہ لوٹ ہے۔ الماس وجہ اسراری شے کر لینا مشکل ہے۔ اس لئے کہ نہ ہو جواہر شناس ہے۔ اس کے جوہر قیمت سے جڑدار۔ اگر اسے جوہر شناسی سکھا کر ایک پارہ الماس مے کر کہئے کہ تم وہ شیشے اور یہ الماس پڑ بکھر۔ اب وہ قدر قیمت سمجھ جکھائے ہو ہی نہیں کہنا کہ شیشہ اور جواہر ایک ہی سلک میں رکھے۔ یہ راہ میں چھینیک دیگا۔ اور اسے صندوقِ دل میں چھپا لے گی۔ یہ نہ بیراحسن پدون تکلف و تشدید محبت غیر کو مٹاتے مٹاتے کیک سو کر دے گی۔ اور تمام تعلقات پڑا راغ سحر کی طرح فروہ جاہیں گے۔ اگر محبت غلی محبت محبوب و ادراک و امتیاز سے خالی ہے۔ جو آدمی کو اندر ہا بہرنا بادینتی ہے تو وہ اشتراک گوارا ہی نہیں کر سکتی۔ دینا پر گدا نو فی النار والسفر شرق ابتدی ہوا۔ اور جمال حق پر نظر کی۔ تو فالذین آمنوا نشذ محبت اللہ میں نرق ہو گیا۔

نام کی تیرے ہی اے جان ہے فقط گنجائش

و سوت دل بھی ہے مانند نگیں خنوبری سی

ہاں علماء صلحائی ذکر عبادات کا ذوق عمل بخیر کی آرزو اور دشاد اور رسول کی محبت سے ملختی ہے۔ ذکر گو عین مذکور نہیں مگر یاد دلانے والا ہزور ہے۔ اور خدمت کو قرب نہ ہو مگر قرب و رضا مقامِ عبودیت موجب لطف و سرو زنکت معلوم ہوا کہ دنیا اور اس کے تمام نکام دین سے بڑھکر بلکہ پراسر سمجھنا موجب وعید ہے۔

غم دین خور کر غشم غم و نیت
ہم غمہا فو تزار ایشک

ہن اللہ و رسول کی محبت مقصود بالذات ہی باقی وسائل ذکر سے مذکور مزید تر ہے
اور بقا سے رضا لذیذ تر۔

باب الحدیث

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب ظاہر ہوں فتنتے یا فربادی بدعین اور
گائیاں دی جائیں میرے صحابہ کو پس چاہئے کہ ظاہر کرے عالم علم اپنے اور جویہ کام نہ
کرے اس پر اسد اور آس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی حشت ہو۔ قبول نہ فرمائیجنا اللہ
 تعالیٰ اس کی کوئی عبادت نہ نقل نہ فرض اور نہ خدیہ لازم کتب ببراء (مجد والف ثانی
حستہ اللہ علیہ)۔ قال المعرُوب ذکرہ ابن حجر المکفي الصواب عن مخربیا الی جامع مختطف
(ابن ماجہ)

۲۔ جو کالی فیے ببرے صحابی کو اس پر اسد اور آس کے فرشتوں اور تمام لوگوں
کی حشت پڑ۔ اطیباری اذابن حبیس

سلم۔ ابی موی الشحری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت سے پہلے مثل اندھیری رات کے مکروہوں کے فتنے ہنگے۔ ان
میں صبح کا آدمی موسن ہوگا۔ اور شام کو کافر اور شام کو موسن ہوگا۔ اور صبح کو کافر کیڑے
سہنے والوں سے ان میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ اور چینے والے سے کھبڑا اور کوئی نہ
کریڈہ والے سے نہ پلٹنے والا (ابوداؤد رتیر مذہبی)

۳۔ فرمایا۔ جو شخص تم میں سے کوئی براٹی دیکھے کے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اسکی
درستی کرے۔ اگر اس کی تقدیر نہ ہو۔ تو زبان سے۔ اس کی بھی تقدیر نہ ہو۔ تو دل سے
اوڑ پڑیں عیف تین ایمان ہے۔ (من ابوسعید الحذری مشکوہ)

۴۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخر زمانہ ایک قوم ہو گی تو ان کی صحابہ
کی تنبیہ کرنے لگی۔ خبردار ان کے پاس نہ بیٹھنا سہ ان کے سانہ کھانا اور نہ ان کے

ساقہ و رشتہ داری کرنا۔ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کا بتنا زہ پڑھنا۔
(اذ غینۃ الطالبین بحکم طبرانی)

باب الفقہ

گمراہ و قوں کم متعلق احکام شرعیہ

لاغرذ از رد الفرضہ مولفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم بریلوی)

اگر ضروریات دین سے کسی بھی کامنکر سوتو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حبّا
کی مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابت کا منکر ہونا (درخت) اور
ایسے ہی ان کی خلافت کا انکار کرنا کافر ہے (طحطلوی) راضی اگر علی کرم اللہ وجہ کو
سب صحابت سے افضل جانے تو بدعتی اور گراہ ہے۔ اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہے
تو کافر ہے (خلافت الفتاوی و خاتمة المفتین کتاب بالصلوٰۃ باب فی من یصحُّ الـ
قـدـاءـ بـهـ وـمـنـ لـاـ یـصـحـ) راضیوں میں شخص حضرت علیؑ کو خلفائے شیعہ وضی اللہ عنہ
سے افضل کہے گراہ ہے۔ اور اگر صدیق یا فاروق وضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرنے
تو کافر ہے (فتح القدير شرح عبدالی مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۶۸) خلافت ابو بکر صدیق
وضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے اور یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق وضی اللہ عنہ کا منکر کی
کافر ہے یہی صحیح تر ہے (وجیہ امام کردی مطبوع مصر جلد س صفحہ ۱۳۰) امام حسین بن
فرمایا۔ بدین سبب بدعتی کے پیچے نماز ادا ہو جائیگی۔ اور راضی وغیرہ کے تصحیحے بیوگی
ہی نہیں مادوس کا حاصل یہ کہ اگر اس بدین سبب کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے
تصحیحے کرامت کے ساقہ ہو جائیگی قدر نہیں (تبیین الحقائق شرح کنز مطبوع مصر جلد اول
صفحہ ۲۶۴) راضی تبرائی جو حضرات شیخین وضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ برآ کہے کافر ہے اور
اگر علی کرم اللہ وجہ کو صدیق اکبر وضی اللہ عنہ سے افضل بتاتے تو کافر نہ ہو گا مگر گمراہ
ہے۔ (فتاویٰ عالمگیر مطبع مصر جلد ۲ صفحہ ۲۶۷)۔ بنیازیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۹۔ استباء
کتاب البیر، اور احتجاف الانصار والبصار مطبع مصر صفحہ ۱۸۸، استباء والغزو مطبع
مصر جلد اول صفحہ ۲۵۔ اور واقعات المفتین مطبع مصر صفحہ ۱۷۰ راضیوں اور ظاہریوں

کو کافر کہنا واجب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر للوثینین عثمان ولی وظیر و زیر پڑی ایں۔
عنهم کو کافر کہتے ہیں (بزاریہ) اسی یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر حنفی ائمۃ عنہما کی الہمت و خلفت کا
منکر کافر ہے۔ (بجز الرائق مطبوع مصر جلد ۵ صفحہ ۱۳۲)

ذوٹ: راس مضمون کی عبارتیں قریباً ہفظ کی کتاب میں موجود ہیں مثلاً بہجتی شرح
تفاقیہ طبع الحضور حلبہ صفحہ ۲۱ - فتاویٰ فارغیہ - مجمع الانہر شرح تمعقی الاجماع مطبوع
استبول جلد اول صفحہ ۱۰۵ - غینہ شرح حنفیہ مطبوعہ استبل صفحہ ۱۷۵ - کفاہ شرح ہدایہ
مطبع بھی جلد اول - متحصل الخقاں شرح کنز الدقاں مطبع احمدی صفحہ ۳۶ شرح
کنز الملائکین مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰ - فتح المعین - طحادی علی مرافق الفلاح
مطبع مصر صفحہ ۱۹ - تیسیر المقادی - فتاویٰ خیر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۹۵ و ۹۶

جو ہر نیڑہ وغیرہ وغیرہ۔

شفا شریف صفحہ ۳۶۲ انہیں بھائی کفروں کے سامنے ہے۔ ہم اسی اسئلے کافر
کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافر و فوں کو کافر نہ کہے میان کی تحریک میں تو قب کے سیاٹک
رکھے۔ یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے۔ اگرچہ اس کے ساتھ لپنے آپ کو مسلمان جانا
اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر دینہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔
کوہ اس کے خلاف اس اہمبار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔ سیداں عابدین
شامی - عقود جلد اول صفحہ ۹۱ میں اس سوال کے جواب میں کہ راضیوں کے باب
میں کیا حکم ہے فرماتے ہیں۔ یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں
توقف کرے۔ خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ چہ علامہ محمد این الدین شامی تینیج الحایۃ
صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں۔ تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے۔ کہ جو ان راضیوں
کے کفر میں شکر ہے۔ خود کافر ہے۔ العیار بالستہ ۷

تہیقۃہیجۃ خولا ناقیطی شاہ صاحب کی نیزست تضییف شیعیہ اس کے جواب سے عاجز رکھے

حقیقتہ ہیجۃ خولا ناقیطی شاہ صاحب کی نیزست تضییف شیعیہ اس کے جواب سے عاجز رکھے
ہیں۔ اس کا لکھ بھیجا جائے۔

اسلامی بہت اس مصنفوں اما احمد بن صالح گانگوی بن کوہ و عشر کے مطابق جمیع میں ہے:
حقیقتہ تدقیق کیتیا جس کو مجھے پہنچا ہے۔ اسی کوئی کتاب کی وجہت باقی نہیں رہتی۔ ہر آنے کے
دیکھ بسیج کر طلب فراہمیں۔ ملنے کا پتہ: فوج جرسال شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

سلک حجہ هر

(از ملفوظات حضرت صاحب قبلہ عالم خواجہ شمس العارفین حجۃ الشیعیانی) مرأت پیرشت و مذکور ذرۃ رانضیہ و ندمت آئی مرأۃ العاشقین صفویہ برہہ ۱۳۷۰۔

(فارسی سے اردو میں ترجمہ) ملفوظ ششم

دولت پائی بوسی و شادوت قدم پوسی حاصل ہوئی۔ نظام الدین گجراتی حیات محمد درویش حاضر چلے تھے۔ مدیب شیر کے متعلق گفتگو فراہم ہے تھے۔ سید محمد عبید جامع ملفوظات نے عرض کی کہ قبیل عجض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مدیب شیر ہمایت پاک و صاف نسب ہے کہ امامین کے نام پر جان و مال قربان کرتا ہے حضور شمس العارفین نے فرمایا۔ کہ اہل صفات و عوایت کا عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول و محبوب ہنہیں ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ اعمال کی تاسیس و بنیاد اسلام ہے۔ بعد ازاں احمد خان بلوچ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اہل میں وجہ رفض کے بے نظر تھا۔ اور حالات حضرت قبلہ عالم تونسی سے منکر تھا۔ ایک دن حضور خواجہ تونسی کی خدمت میں آیا جصول صحبت حضرت خواجہ تونسی کے بعد فی الفور اتفاق د باطل سے تائب ہوا۔ اور خلوص ولقین و ارادت صادق کے ساتھ خدت والا بین عرصانگار ہوا۔ کہ مجھے بیعت سے مشرف فرمایا جاوے۔ حضرت صاحب تونسی خاموش ہے۔ دوسرے دن احمد خان بلوچ نے اسی طرح عرض کی جحضور نے فرمایا قبلت۔ تیسرا دن اسی طرح کمال ہجز و انکسار کے ساتھ اتجاء کرنے لگا جب حضور خواجہ تونسی کو ولقین ہو چلا۔ کہ احمد خان مذکورہ عقیدہ فاسدہ سے تائب ہو گیا ہے تب اپنے دست حق پرست پریعت سے مشرف فرمایا اور ادکار مناسب حال ارشاد فرمائے۔ بعدہ مسجد حضرت صاحب تونسی ہیں بخدمت مولوی صاحب بکھڑوی حاضر ہوا۔ مولوی صاحب بکھڑوی نے حال احوال پوچھا۔ احمد خان بپرخ نہ کہا۔ کہ میں پہلے شیر تھا۔ اور ایک مرد شیر کے ہاندہ پریعت بھی ٹھہرا تھا۔ الحال بتوجہ حضرت صاحب تونسی میں نے عقاید باطلہ سے ثبوت کر کے حضور مدد و روح کے درست حق پرست پریعت کر لی ہے۔ مولوی صاحب بکھڑوی نے قرماہی کے جو اراد و وظایف سابق پریئے

تمہیں بستلائے سوہ چھوڑ دو اور اب اوراد وظایف فرمودہ حضرت صاحب تونسی پر عمل پیرا ہو کر فلاح دارین حاصل کرو۔ یہ بات احمد خان کے دل پر شاق گندی حضرت صاحب تونسی کی خدمت میں گندارش کی مکچنڈ سورہ قرآن شرف و اوراد دیگر ایک بزرگ سے حاصل کیں۔ اگر حکم ہو تو پڑھوں۔ فرمایا پڑھو کہنے لگا۔ مولوی صاحب تکھڈوئی کہتے ہیں کہ پہلے اور اد کو چھوڑ دو۔ اور شیخ کے فرمان رثابت قدم ہو۔ حضرت صاحب تونسی نے فرمایا۔ صحیح کہتے ہیں۔ کہ مشائیخان طریقیت کے ذمیں یہی حکم ہے یہیں جب الارشاد اوراد سالب قریح چھوڑ چھاڑ بُو ظایف اعلیٰ حضرت تونسی مصروف و مشغول ہو گیا۔ بعدہ حضرت صاحب قبیلہ عالم خواجہ شبل مغارفین سیالوی نے ارشاد فرمایا۔ کہ ان ایام میمنت فرجم میں میں تو نہ شرفی میں مقیم تھا۔ احمد خان پورچ مذکورہ سے میں نے روافض کے مذہب کے متعلق ایداؤں کے احوال کے باب میں پڑھا۔ اور میں نے کہا۔ میں مسحیر ہوں۔ کہ افغان مذہب روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ حضور کا ارشاد بجا ہے۔ مگر وہ قریب ہے کہ میرے جد بزرگ اور افغان سختے ہو۔ اور ابک عورت بلوچن کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر یہ بلوچن شیوہ مذہب تھی۔ بلوچن کے ساتھ غلبہ محبت کی بنا پر اس کے ہم مذہب بن گئے۔ جب ہماری ادویت اسی طرح مذہب شیعہ کے اتباع میں گذر گئیں۔ میں نے آبا و اجداد کے مذہب کو صراطِ مستقیم بھاگا ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ بوسیلہ جلیل خواجہ صاحب محسنور بادہ عرفان عارف باللہ سالک ممالک طریقیت واقف روزہ لاہی میتخرق بھری شہر ہو شہر الکاملین و الزاهدین قطب الہ زبان فرید دوران شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ محمد سیحان صاحب تونسی قدس سرہ و نور خرمیہ کے نورایاں و نرمذمۃ الیقان حاصل ہوا۔ بعدہ ارشاد فرمایا۔ کہ فرقہ روافض اپنے افعال و اقوال کو مطابق نص قطعی و حدیث بنوی علیہ التحید والشاد کے شمار کرتے ہیں۔ مگر ان کا یہ زعم باطل ہے۔ اس لئے ہم دنیوں فرقے مذکورہ بالا اجماع است اور مذہب مانا علیہ و اصحابی کے منکر میں بجدا ارشاد فرمایا۔ کہ درمیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ و امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نزاع و خصوصیت جو واقع ہوئی تھی وہ از روئے اہم اہم

لہ ایک شیعہ عورت کے ساتھ نکل جکا نتیجہ قابل خور ہے۔ (مدیر)

تھی نہ از روئے عناد - بعدہ خواجہ تمس العارفین نے فرمایا - یزید کو لعنت کرنے میں احتکاف
ہے اٹھ دین کے نزدیک - امام شافعی نے فرمایا ہے - کہ جو شخص رسول قبل صلی اللہ
علیہ وسلم اور ان کی اہل پاک و اصحاب نامدار کو ایسا پہنچاوے - یا بے تعظیمی کرے -
ملعون ہے سا و حضرت امام اعظم نے فرمایا ہے - اگرچہ یزید کے افعال و اقوال حضرت
امامین کے شان کے متعلق حد انسانیت سے مبتدا و ز ہو گئے - مگر یہ سب گناہ کبیر میں
داخل ہے - اور ترتیب کبیرہ ملعون نہیں ہو سکتا ہے - دوسری بات یہ ہے - کہ اگر کوئی
شخص کافر سو - اس کو لعنت جائز نہیں ہے - احتمال ہے کہ شاید آخر میں اس کا خاتمہ
بانجھیرو ہو جائے۔

لفظ سبق تم

مرات سی ام در ذکر مذمت صحبت اغیار اور مازمت و شامت اعمال بد و
جز آن شب یکشنبہ سعادت قدیبوسی حاصل ہوئی - موہی سلطان محمود ماذوی و سید محمد
حصیلوی - و صاحبزادہ خواجہ محمد شعاع الدین صاحب نور اللہ مرقدہ و احمد دین مدرس
ویاران طریقت خاص الخاصل حاضر جلسہ تھے - مخالفان شیعیت محمدی کے متعلق گفتگو
ہو رہی تھی - ایک شخص نے گذاش کی - کہ عالی جایا غریب نواز! ایک مرد سادہ پومندو نے
مجھے کہا - اگر میرے حلقہ میں بھیو - تو خدا تعالیٰ کا عرفان مجھ پر مشکل ہو جاؤے -
فی الحال حضور لام اللور جو کچھ ارشاد فیض بنیاد فرمادیں عمل دادا مدرکوں حضور شمس
العارفین نے فرمایا کہ استقہم کے آدمیوں کے نزدیک نہیں جانا چاہئے - بلکہ اگر مدداؤں
کو بھنگ و پرست و غیرہ منشیات میں مشغول پائے اُن سے بھی احتراز لازم ازم
ہے - بعد ازاں ایک شخص نے عرض کی - کر قبیلہ! جو شخص اہل دنیا کی محفل میں بھیجا تھا
ہے - نرمہ داشتمند اس شمار ہوتا ہے - خواجہ شمس العارفین نے فرمایا محض غلط -
پھر ارشاد فرمایا حضرت خواجہ تونسوی ارشاد فرمایا کرتے - جو شخص دنیا داروں
کی مجلس میں بھیجا تھا - یادحق سے عافل ہو جاتا ہے - اور قیامت کے دن بھی
دنیا داروں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا یہ کھش الموعہ علی دین خلیلہ -

بعد ازاں مخالف مذہب کے ساتھ نیت (رشته ناط) کرنے کرنے کے متعلق
گفتگو ہونے لگی - مسماۃ بالوزیریہ آنحضرت نے جو کہ حاضر جلس تھی - عرض کی کر قبیلہ!
حضرت سید علام حیدر علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ جلالیوری لپنے صاحبزادہ صاحب

کی نسبت (رشته ناطہ) فلاں طرف کرنا چاہتے ہیں۔ اندریں حالت کہ دھرم و رن بن برگوار کی نسبت کے لا یقین ہمیں ہے حضور شمس العارفین نے ارشاد فرمایا۔ اگر منصب ہمیں ہے تو نسبت کیوں کرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ اس سے پہنچ کریں۔ اس لئے کہ
خالفانِ یہیں محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاست پیوندی (بایہم رشتہ کرنا) کرنے سے
نقصان و زیان ہوتا ہے پھر فرمایا۔ جیسی ہاں تیجی ماسی۔ کندھ آپرے تھے جاسی۔
(مکہنافی مرادہ الحاشقین خاری صاحب) ترجیح صاحبزادہ غلام فرید یعنی مکھن وال مصلح بخاری

لے بجا بھا

سلف صاحبین کے ارشادات

۱، حضرت غوث الاعظم محبیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۴۹ میں برداشت معاذ ابن جبل و حضرت انس رضی اللہ عنہما باں فر حدیث نقل فرمائی ہے۔ سیچھیؒ فی آخر الزمان قوم یُنقصُون اصحابی فلَا يجسسُوْهُمْ وَلَا تشارُبُوْهُمْ وَلَا تواکُلوْهُمْ وَلَا تأْكُلُوْهُمْ وَلَا تصلُو
عَلَيْهِمْ وَلَا تصلُوْمُعَهُمْ۔ ترجیحہ۔ اگر زمان میں ایک قوم پوچھی۔ جو میرے احباب کی تدقیق شان گریں گے اپس تم ان کی مجلس ہیں نہ بیٹھو۔ زمان کے ساتھ میں کہیو نہ کھاؤ۔ نہ ان سے رشتہ بندی کرو۔ زمان کے جنائز کی نماز پڑھو۔ زمان سے مکدر نماز پڑھو۔

۲، حضرت مجذہ والف ثانی سرسندی رحمۃ اللہ علیہ مکتب نبرہ جلد اول حصہ وہم۔ تبدیلی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اور بدترین گمراہ فرقہ متیر ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ان کا نام کفار رکھتا ہے۔ یعنی خط مکالم الکفار۔ قرآن اور شریعت کی صحابہ نے ہی کی ہے۔ اگر ان پر طعن مکالیں تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے۔ قرآن کو حضرت عثمان نے جمع کیا ہے۔ اگر حضرت عثمان مطعون ہیں۔ تو قرآن مجید بھی مطعون ہے۔ حق تعالیٰ ان زندیقوں کے آیے اعتقاد سے بچائے۔

مکتب جلد اول ححمدہ وہم۔ تہذیب فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ شریعت کی تابیداری

پھادی ہے۔ اور اپنی نجات کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن وہ دلیل جو سینمہ صداقت علیہ السلام نے ان مقدمہ فرقوں سے ایک فرقہ ناجیہ کے لئے بیان فرمائی ہے یہ ہے۔ الذین هم علی صانتا علیہ واصحابی۔ یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہوں۔ جس پر ہیں اور میرے اصحاب ہیں۔ اصحاب کا ذکر صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے کافی ہونے کے باوجود اس مقام میں اسی واسطے ہے سنت ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ میرا طریق یعنیہ اصحاب کاظمنی ہے۔ نجات کا راستہ صرف ان کے طریق سے دا بستہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ تَبَطَّعَ الرُّولْ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ پس رسول اللہ کی اطاعت عین حق کی اطاعت ہے۔ اور ان کی مخالفت یعنیہ حق تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کے خلاف مستصور کیا ہے حق تعالیٰ نے ان کے حمل کی خبر دی ہے۔ ان پر ہر کا حکم لگایا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بیدِنَ أَنْ تَقْرِفُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ يَعْلُمُنَّ بِعِصْمِيْنَ وَبِيْرِبِيدِنَ وَأَنْ يَتَخَذُنَ قَاتِيْنَ ذَالِكَ سَيِّنِيلَا۔ اُولِيَّا هُمُ الْكَافِرُونَ حَقَّاً ط۔ (ارادہ کرتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرقہ ڈالیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ بعض کے ساتھ ہم ایمان لانے ہیں۔ اور بعض کے ساتھ انکا رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان راستہ اختیار گر لیں۔ یہی لوگ پتے کافر ہیں) پس مذکورہ بالا صورت میں اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریقہ تابعیت ایسی کے برخلاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعیت ایسی کا دعویٰ کرنا باطل اور جھوٹا ہے۔ بلکہ حقیقت میں وہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین نافرمانی ہے۔ پس مخالف طریق میں نجات کی کیا مجال۔ وَلَيَكُنْبُونَ أَنَّهُمْ عَلٰی شَتْنَى مَالًا وَنَعْمَلُ هُمُ الْكَذَّابُونَ (اور گمان کرتے ہیں یہ کہ اوپر کی چیزیں ہیں۔ جردار بیشک وہی جھوٹے ہیں) ان کے حال کے موافق ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہ فرقہ جس نے آس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم کیڑا ہے۔ اہل سنت والجماعت ہی میں خدا تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔ پس یہی لوگ فرقہ ناجیہ ہیں کیونکہ پیغمبر

علیہ الرصلوٰۃ والسلام کو طعنہ لگانے والے ان کی اتباع سے محروم ہیں جیسے کہ شیعہ خارجیہ اور معتزلہ جو کہ نیا مذہب رکھتے ہیں۔ انکا تیس دا صل بن عطاء امام حنفی صرفی مذہب کے شاگردوں میں سے تھے۔ جو ایمان اور کفر کے درمیان واسطہ ثابت کے باعث امام شافعی سے جدا ہو گیا۔ اور امام صاحب نے اس کے حق میں فرمایا۔ اعتنیل عن عنا (بسم اللہ الرحمن الرحيم) جدلا پوچھیا ہے اسی طرح باقی فرقوں کو خیال کر لے۔ ما امَّن بِرَسُولِ اللَّهِ مَنْ لَمْ يُوقِنْ اصحابیہ۔ (جس نے اصحاب کی تقطیم نہیں کی۔ وہ رسول اللہ پر ایمان نہیں لایا) یعنی کہ ان کا حسد ان کے حد تک پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بُرے اعتقاد سے بچا گا۔

پیروخوا حکام قرآن و حدیث سے تم تک پہنچتے ہیں۔ وہ انہی کی نقل کے ویلے میں جب یہ مطعون ہونگے۔ نوان کی نقل بھی مطعون ہوئی۔ یعنی کہ یہ نقل ایسی نہیں کہ بعض کے سوال بعض کے ساتھ مخصوص ہو۔ بلکہ سب سب عدل اور صدق اور تبلیغ میں برداشت میں مبنی ہے۔ پس ان میں سے کسی طبق دین کے طعن کو مستلزم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔

اگر طعنہ لگانے والے یہ کہیں۔ کہ ہم بھی اصحاب کی متابعت کرتے ہیں۔ یہ لازم نہیں کہ ہم سب صحاب کے تابع ہوں۔ بلکہ ان کی لاڈیں کے متصاد ہونے اور ذہبوں کے اختلاف کے باعث سب کی تابع داری ممکن نہیں۔ تو اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں۔ کہ بعض کی متابعت اس وقت فائدہ مند ہو سکتی ہے جنکہ بعض انکار ان کے ساتھ شامل نہ ہو۔ ورنہ بعض کا انکار کرنے سے متابعت ثابت نہیں ہوتی یعنی کہ حضرت امیر

تے خلفت نسلیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عزت و تعظم کی ہے۔ اور ان کو اقتداء کے لائیں جان کر ان سے بیعت کی ہے۔ پس خلفت نسلیہ و رضوان اللہ علیہم کا انکار کرنا اور جناب امیر کی متابعت کو ادعویٰ کرنا شخص افتراء ہے۔ بلکہ یہ انکار درحقیقت حضرت امیر کا انکار ہے۔ اور ان کے اقوال و افعال کا صریح رد ہے۔ اور نقیبیہ کے احتمال کو حضرت اس امیر کے حق میں دخل دینا بڑی بیرونی ہے۔

عقل صحیح اس کو ہرگز جائز نہیں سمجھتی۔ کہ حضرت اس امیر با وجود کمال معرفت و شجاعت کے خلفت نسلیہ رضوان اللہ تعالیٰ کے بعض کو تیس سال انکا پوشیدہ ہیں۔ اور ان کے برخلاف کچھ ظاہر نہ کریں۔ اور منافقاً نے صحبت ان کے ساتھ رکھیں۔ حلال نہ کسی ادنیٰ مسلمان سے اس قسم کا لفاق متصور نہیں ہو سکتا۔ اصل فعل کی جزوی

کو علوم کرنا چاہتے۔ کہ حضرت امیرؑ کے حق میں تلقیہ جائز بھی صحیح چاہلتے۔ تو وہ تعظیم و توقیر جو حضرت سیخیہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء مثلاً کی کرتے تھے۔ اور امیرؑ سے انتہاء تک ان کو نبڑگ جانتے رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیں گے۔ وہاں تلقیہ کو دخل دینا زندقہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایما الرَّسُولِ يَلْعَنُ مَا أَنْذَلَ إِلَيْكُ وَأَنَّ الْمُفْعَلَ فِيمَا لَبَعْدَ دَسَالَةَ، وَاللَّهُ يُعَصِّمُكَ مِنَ النَّاسِ لے میرے رسول جو کچھ تحریر سے سب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس کو پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا۔ تو رستالت کا حق ادا نہیں کیا۔ اور اللہ مجھے لوگوں سے بچا چیخا۔ کفار کہا کرتے تھے کہ محمدؐ اس وحی کو جو اُس کے موافق ہو۔ طاہر کردیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہو۔ اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ اور اس کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ اور یہ ثابت ہے کہ بنی کوخطا پر مقرر تھنا جائز نہیں۔ ورنہ اس کی شریعت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جب خلفائے اللہ کی تعظیم و توقیر کے خلاف آئی حضرت نے طاہر نہیں ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی تعظیم خطا اور زوال سمجھوٹی شہی۔ پس ہم اصل بات کو بیان کرتے ہیں۔ اور ان کے اعتراضات کا جواب ذرا صاف طور پر لکھتے ہیں۔ کہ تمام اصحاب کی متابعت دین کے اصول کے متعلق لازم ہے۔ اور سرکز لازم نہیں رکھتے۔ اگر اختلاف ہے۔ تو فروع میں ہے۔ اور جو ان میں سے بعض کو طعن کرتا ہے۔ وہ سب کی متابعت سے محروم ہے۔ پہنچیاں کا کلمہ متفق ہے۔ مگر دین کے نبڑگواروں کے انکار کی بخوبی اختلاف میں مُطلقاً ہے۔ اوراتفاق اسے باز کا لدھی ہے۔ بلکہ فائل کا انکار اس کے اقوال کے انکاڑتک پہنچا دیتا ہے۔ اور نیز شریعت کے پہنچانے والے اصحاب ہی ہیں۔ جیسا کہ اور پر ذکر آچتا۔ کیونکہ سب اصحاب عادل تھے۔ ہر ایک نے پسچھے شریعت ہم تک پہنچائی ہے۔ اور ایسے ہی قرآن بھی ہر ایک سے کچھ نہ تسلیم جمع کیا گیا ہے۔ پس بعض کا انکار منکر کے مادہ میں ثابت ہے۔ پھر س طرح جات اور خلاصی کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ افتو میون بعض اللئا ب و تکفرونَ يَعْصِي فِيمَا حَرَمَ وَمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ أَلَا خَرْجُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلِيَقُمُ الْفِيَامَةُ هُنَّ مَعْذُونٌ إِلَى اشْدَادِ الْعَذَابِ مَا رَأَيْتُ

بعض سے ایمان لاتے ہو۔ اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ پس جو شخص تم میں سے ایسا کرتے ہیں، ان کی جزا سوتے اس کے اور کیا ہے کہ دنیا میں خوار ذلیل ہوں۔ اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف کھینچے جائیں)۔ یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ورق حضرت عثمان بن ناجح کیا تھا ہے۔ بلکہ درحقیقت جامع القرآن حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ ہیں۔ اور حضرت امیر محج قرآن کے سوا ہے۔ پس سوچنا چاہئے کہ ان پرگواروں کا انکار درحقیقت قرآن کا انکار ہے۔ (فتوذ بالله) (انہی من عبییہ) و آفتاب (انہیں)

رسول حضرت پیر سید علام حیدر علی رضا صاحب جلالیوی کا ارشاد۔ صاحبزادہ قائمین شاہ صاحب مرحوم کی دینی نیت۔ ذکر حبیب صفحہ ۱۱۷ پر ارشاد فرمایا۔ کہ جری صحبتوں اور بڑے مشیروں سے اجتناب کرنے پڑیے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۶۶ پر صاحبزادہ سید قاسم دین شاہ صاحب مرحوم کے متعلق ارشاد فرمایا۔ ”نیت و اجتناب اغیار کی دلیل یہ ہے کہ جس کی میں فعلی شذوذ یا عادات فوج کا مگان بھی ہو جاتا۔ اس سے ہیئت بحثب رہتا۔ اسی وجہ سے امید ویش نے اس سے بول چالا بذر کردی تھی کہ گوہ حافظ تھا اور بیاس فقیرانہ میں ہائے پاس رستا تھا تا ہم اس کا طار و باطن مرحوم کی نگاہوں میں یکسان نہ تھا پس اس سے نثارہ کر لیا۔ ورز اس کے ساتھ اُسے کوئی دشمنی نہ تھی۔ اس لئے کہ وہ ضریوت کے کاموں میں بہت مضبوط تھا۔“

یا اولی الائیاب، کیا بیڑا ای و شید سے بڑھ کر کوئی برا مشیر یا برا مصاحب ہو سکتا ہے۔ ہمگز نہیں۔ پا برد مار پر سے زیادہ خطرناک ہے۔ بندگان دین کے ان ارشادات کو اپنا طرز عمل نہیں۔ اور بڑی صحبوں سے بچوں میں

شیعوں کے کفر و عقاید

(اصفہن حکیم مولانا محمد عبد الشکور صاحب مرزا پوری)

(ماخوذہ ارتداد شیعہ)

وہیا کے اسلام کو معلوم ہے۔ کہ کمال الوفیت آنیا سے عصمت کی خصوبت

ختم ثبوت۔ قرآن کی حفاظت یہ چاروں بیبی باتیں عقیقتاً ضروریات دن سے میں چن کا انکار کفر اور منکر کا فریبے۔ اگر مسلمان منکر ہو تو کافر مرتب ہے۔ شیعہ جو نکار پہنچنے کو مومن و مسلم کہکر ان چاروں باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا کافر مرتب ہیں مختصرًا ملاحظہ ہو۔

کمالِ الوہیت کا انکار۔ مثلاً بعض کمال کا انکار حسب ذیل ہے۔
اول۔ خدا کا بڑا کمال اس کی وحدائیت ہے۔ مگر شیعہ اس کے منکر ہیں کہتے ہیں صفات کا خالق شیطان ہے نہ کہ خدا (دیکھو شیعوں کی تفہیم منحہ البيان زیر تفسیر آئینہ اغایہ رسالت الشیطان الاتیہ) جس سے صاف واضح ہے۔ کہ پارسیوں کی طرح شیعیوں ایک کے نہیں بلکہ دو خدا کے قائل ہیں۔ ایک خالقی بہایت درستہ خالق صفات است۔

فعم خدا کی ایک صفت تجھیق ہے جس میں کوئی غیر خدا شرک نہیں گزشیہ تقالیں شرکت ہیں کیونکہ ابھی اوپر گزر چکا کہ شیعہ صفات کا خالق خدا کو نہیں بلکہ شیطان کو مانتے ہیں۔

سیوم خدا کی ایک صفت علم ہے جس کی ضد جملہ ہے اور خدا جملہ ہے پاک ہے۔ مگر شیعہ کمال علم الٰہی کے منکر ہیں اور قائم ہیں۔ کہ خدا صفت جملہ سے تھی موصوف ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا کو بد ا ہوتا ہے۔ یعنی اس کو نامعلوم اور حلوم ہوتا ہے۔ اور اصول کافی مکا ۸ میں تو اب البدام موجود ہے جس کا حاصل ہی یہ ہے۔ کہ خدا عظمت و عہادت عقیدہ پاکی برابر تھی جیز میں نہیں لوربرنتی سے عقیدہ بدل کا اقرار ضروریاً جانا ہے۔ حالانکہ عقیدہ بدل سے خدا کا جاہل ہوتا لازم آتا ہے۔

(۱) فانکر القول بالبدل المحقق الطوی۔ یعنی محقق طوی نے عقیدہ بدل کا انکار کیا ہے۔ دیکھو اساس الاصول ص ۱۵۷۔

(۲) مولوی دلدار علی صاحب فرماتے ہیں۔ اعلم ان البدال یعنی ان یقینوں میں احمد لامہ یہ لازم منہ ان یقینوں میں صفت الباری تعالیٰ بالجملہ کمالاً یعنی یعنی عم معلوم کرو یقیناً عقیدہ بدل اس لائق نہیں کہ لست کوئی نہیں۔ اس سے

کہ بیشک اس سے اندھا کا جاہل ہونا لازم آتا ہے۔ جو پرشیدہ نہیں ہے (البصائر ۱۹۷۹ در حاشیہ)

چھارہم۔ خدا کا ایک کمال علم غائب ہے جس میں دوسرا کوئی شرک نہیں۔ مگر شیعہ اس کے منکر ہیں۔ اور قائل ہیں کہ ”پہلے جوچھے ہو چکا اور آئندہ جوچھے ہونے والا ہے“ ائمہ کو سببِ لوم ہے۔ ان سے کوئی چیزِ مخفی نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم کب کیلئے (اصولِ کافی)

پنجم۔ خدا کا ایک کمال یہ ہے کہ وہ علیٰ کل شئیٰ قدیر برخیر برقاد رہے۔ مگر شیعہ اس کے منکر ہیں۔ چنانچہ اور پر گذرا۔ کہ ضلالت کا خلاف شیطان ہے جس کا صفا مطلب یہ ہے کہ خدا ضلالت کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔

ششم۔ خدا کا ایک کمال یہ ہے کہ وہ متصرف فی العالم ہے۔ کوئی اس میں اس کا شرک کیک نہیں۔ مگر شیعہ اس کے بھی منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خدا نے محمد، علی۔ فاطمہؓ کو تمام مخلوق پر تصرف دیا ہے دراصل کافی کتاب (البجو) جس چیز کو دینیوں چاہیں حلال کریں اور جس چیز کو چاہیں حرام کریں (ایضاً)، ائمہ باختیار خود مرتب ہیں۔

ہفتم۔ خدا کا ایک کمال یہ ہے کہ وہ مختارِ یعنی مجبور اور مضططر نہیں ہے مگر شیعہ کہتے ہیں وہ مجبور بھی ہے۔ کیونکہ شیعوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا پر عدل (الطف) یعنی وہی کام کرنا فاجب ہے۔ جو بندوں کے لئے منعید ہو۔ حالانکہ خدا پر کوئی امر واجب کرنا اس کو مجبور کہنا ہے جو موال ہے۔

اپنیا بھرے عصمت کی خصوصیت کا انکار۔ بنی نویں انسان میں عصمت کی صفت انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی عصمت خاصہ نبوت ہے کیونکہ بنی کو خدا سے احکام حاصل کر کے اس کے بندوں کو پہچانا ہوتا ہے لہذا نبوت کے لئے عصمت کی طورت ہے۔ اور اسی لئے حضرت آدم سے یہ کہ خاتم النبیین علیہما الصلوٰۃ والسلام نک جتنے بنی کنڈے سب معصوم تھے میں غیر بنی کو مخصوص کہنا خاصہ نبوت کا انکار کرنا ہے۔ اور چونکہ شیعہ لئے بارہ ائمہ (ملکہ حضرت فاطمہؓ کو بھی) جو کہ بنی نتنے معصوم کہتے ہیں لہذا وہ خاصہ نبوت کے منکر ہیں۔

ایسے ہی بخوائے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ لَا يَبْطِئُهُ بَذِنِ اللَّهِ - مفترض الطاعة ہونا صفت انبیا کی شان ہے مگر انبیا میں بلا شرکت غیرے اس خوبی کا ہونا شجوں کو ناگوار ہے۔ چنانچہ وہ لپتے غیری ائمہ کو مخصوص کی طرح مفترض الطاعة بھی کہتے ہیں جو صریحًا ظاہر نص ہے خلاف اور تضییص توہین نبوت کے علاوہ شرک فی النبوت ہے۔ ختم نبوت کا انکار۔ شیعہ کو ختم نبوت کا صفات انکار نہیں کرتے۔ مگر وہ چند باتیں کیسی مانتے ہیں جن سے با تکلف خواہ مخواہ ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔

جو درج ذیل ہیں -

اول۔ امام کا مخصوص ہونا۔ ابھی اور پرکھو چکا ہوں کہ عصمت خاصہ ولازمه نبوت ہے دوسری۔ امام کا مفترض الطاعة ہونا۔ یہ بھی گذر چکا ہے۔ کہ مفترض الطاعة ہونا صرف بی کی شان ہے۔ یعنی خدا کی طرف سے جسے منصب نبوت عطا ہوتا ہے۔ اسی کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔

سیجم۔ امام پر بڑائجہ اور کتاب کا نازل ہونا۔ چنانچہ شیعہ مانتے ہیں کہ مصحف فاطمہ حضرت فاطمہ حضرت جرالیں نیک زانل ہوتے (اصول کافی ص ۱۰۴) ہر سال شب قدر میں امام پر ایک کتاب نازل ہوتی ہے جس سال بھر کے احکام ہوتے ہیں۔ اس کتاب میں خدا جن عقائد کو جواہر ہتھا ہے۔ قائم رکھتا ہے اور جن کو جواہر ہتھا ہے۔ بدل دیتا ہے (اصولی شرح کافی ص ۲۷۷)

چھ سارہم۔ امام کا گذشتہ انبیاء فضل ہونا چنانچہ اسی لئے شیعہ جناب امیر کو حضرت پرستی ہے کہ صرف امام کو بلکہ شیریخ حودا پی کو بھی گذشتہ انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں جیسا کہ لہ حدیثو گئی کہ صرف امام کو بلکہ شیریخ حودا پی کو بھی گذشتہ انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کی کتاب خلاصۃ النجیج میں زیریغیر کریم و ان من شیعۃ لومبراہیم بعد ابریشم از میران نور است" مذکور ہے کہ ابریشم گفت کر خدا و نباد امراء شیعیان علی بن ابی طالب گردان خدا نہیں دعائے او قبول کر دوئے را دا حمل شیعیان علی بن نباد و رسول خود را بخداد ازیں آئیت الخ" حق کے مشاہد حضرت آدم میں اصول کفر کا موجہ ہونا اور حضرت یوسف سے نور نبوت کا سلب ہونا بھی شیعہ تجویز کرتے ہیں۔ "دیکھو رسالہ تحفہ امامیہ حصہ اول"۔

آدم علیہ السلام سے افضل مانتے ہیں۔ (کتاب عیون اخبار الرضا) پنجم۔ امام کا خاتم الانبیاء کے برابر ہونا چنانچہ شیعہ امام جعفرؑ کی زبانی کہتے ہیں۔ کہ آئمہ نبی میں۔ زان رخصتوں کے برابر عورتیں چاہیز ہیں۔ اس کے علاوہ ہر راشیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمہؓ کو سیداً کیا۔ وہ نہار زمانہ تک ہے رپھر تمام مخلوق ییداً کی۔ جس کو ان کی سیدائیت کا گواہ بنانا۔ اور تمام مخلوق یہ آن کی طاعت فرض کی۔ (اصول کافی نہایت الحج) عرض بقول صاحب محمد حیدری ۃ ہمہ صاحب حکم بکائنات پر ہمہ جن محدثین صفات پر

ششم۔ امام کے منکر کا نبی کے منکر کی طرح کافر ہونا چنانچہ شیعہ قائل ہیں کہ "منکر امام مثل منکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم باشد" یعنی ارجح امام محدثی وہ مونن ہے جو نہ پہچانے وہ کافر ہے۔ اور جو نہ پہچانے نہ منکر ہو وہ مکراہ ہے (اصول کافی کتاب الحج)

ہفتم۔ امام کا خاتم الانبیاء سے بھی افضل ہونا چنانچہ شیعہ مانتے اور لکھتے ہیں کہ اول کلیکہ با دوستیت کند محمد صلی اللہ علیہ وسلم باشد" یعنی ارجح امام محدثی ظاہر ہو گئے تو اسے پہلے امام محدثی کے ہاتھ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمعت کریں۔ ویکھو حقائقین ص ۳۷

شیعو! جب تمہارے ائمہ محضوم میں مفترض الطاعۃ ہیں۔ گذشتہ انبیاء سے افضل ہیں۔ خاتم الانبیاء کے پیار اللہ ان سے بھی بڑھکر ہیں جن پر فرشتہ سمح کتاب نازل ہوتا ہے۔ اور ان کا منکر مثل منکرنی کافر ہوتا ہے۔ قوان نے نبی ہونے کے نئے اس کے علاوہ اب اور کس سامان کی ضرورت ہے؟ اگر ان صفاہ کے باوجود بھی ائمہ نبی نہیں ہیں۔ تو پھر دنیا میں جو ایک لاکھ چوبیں نہ رہتیں تو پھر کاغذ ملندے ہے۔ ان کے ثبوت کی بھی خیریت نہیں۔

بہر حال جب ائمہ شیعہ اس طرح نبی بلکہ افضل الانبیاء ہوئے۔ تو ظاہر ہے کہ خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم ثبوت موضع خطپی پڑ گئی۔ یہونکہ شیعوں نے جب ان کے بعد اپنے بارہ امام کو نبی ان لیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ختم ثبوت چھین کر اپنے فرمان نوٹسی زادہ امام ہونا کو دیکھی

تو اہل تشیع کے مکمل ختم نبوت محمدیہ ہونے میں اب کس کو کلام ہو سکتی ہے؟ اور اب تو امامت کے پردہ میں چھٹا پہا عقیدہ انکار ختم نبوت محمدیہ فرقہ شیعہ کے دل سے نکلا ایران کے فرقہ بھائیہ اوپنجاپ کے فرقہ قادریانیہ کی طرح علما نیز زبان پر بھی آئے رکھا ہے۔ چنانچہ مزار واحد جمیں صاحب شیعہ لکھنؤی نے اشتہار ضمیمہ انور اسلام میں صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ زینی خیر شرعی قیامت تک ہوتے رہنگے اور وہ نعمت رسول صلیم ہیں۔ اسی وجہ سے ائمہ علیهم السلام کو ایمانیات میں داخل کیا ہے۔ اگر نبوت بندام ہوتی تو مقدمین علماء اشتراکی غیرنبیوں کو ایمانیات میں داخل نہ کرتے۔) دیکھو دو جدید کا تجھم جلد ۲۰ نمبر ۷ ص ۲۱ بیان الاول ۱۳۳۷ھ دیکھو شیعو آخر“ دل میں جوبات حضی حقی وہ زبان پر آئی ۔

قرآن کی حفاظت کا انتشار۔ یہ اسلام ہے کہ خدا نے حفاظت قرآن کا وعدہ کیا ہے اور وہ جس بات کا وعدہ کرنا ہے۔ اس کو ضرور یورا کرنا ہے میں ادیہ تعالیٰ نے یقیناً قرآن کی حفاظت کی ہے۔ ورنہ دو طری خرابیاں لا زخم کریں ایک خدا کا وعدہ خلائق کرنا بوجھا ہے۔ دوسرے خدا کا اپنے بندوں کو خود گراہ کرنا جس کی قیاحت ظاہر ہے۔ اس کو اجمالاً یوں سمجھئے۔ کہ جب نبی عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ان پر منزل من اندل قرآن ہر قوم سرطک ہر زمانہ کے شے عام ہے۔ تو حضور صلیح کے وصال کے بعد پوچھ جنم نبوت ان کی لقلئے نبوت تلقینیت کی صورت قرآن کی حفاظت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ مکہ بندے اس شرح ہلایت لی بدلت نظمت صداقت محفوظ رہ کر اندل تعالیٰ کی رحمت سے ہم کہتا رہیں۔ اسی سے خدا نے خدا نے قرآن کی حفاظت کی۔

اعد کس طرح حفاظت کی؟ اہل سنت کہتے ہیں کہ عیوب رب العالمین رحمة للعالمين شیفیح المذنبین سید المرسلین۔ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا صاحبہ وسلم تھے جب وصال فرمایا تو بقول مشتہور ایک لاطھ سے زیادہ اپنے صحابہ کو چھوڑا تھا۔ جو شرح نبوت کے لیے پروائے تھے کہ

جسیں خدا کا جہاں پہنچنے گرتا وہاں اپنا جون بھانے کو فخر و عزت سمجھتے۔ اور اُن رضا بی خر ز جا بینں فدا کرنے کو انتہا تعالیٰ سے ہزاروں جان کے طالب پڑھے سجدتے لپٹے محبوکے بعد ان کے اہمیں جان نثار صحابہ سے قرآن کی حفاظت و اشاعت مکاری۔ چنانچہ انہوں نے جتو فرقہ اہلہ تعالیٰ یہ خدمت ایسی انجام دی۔ کہ آج جس کی بدولت دنیا میں وہی قرآن گھر طریقہ موجود ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

گرشیہ اس کے منکر ہیں اور ہتھے ہیں کہ اصل قرآن تو صرف ہماسے نام اوں (علی) نے لیتے گھرمیں پیشکرد حجج کیا تھا، میکن جب اس کو دشمنوں نے قبول نہ کیا تو آپ نے غصہ میں اگر وہ اصلی قرآن نہ ہاں سنت کر دیا تو لپٹے شیوں کو بخشنامہ اس سرخود معلم کیا بلکہ اس کو چھپا کر لپٹے ہی گھرمیں رکھ لیا۔ پھر وہ قرآن انہیں کی اولاد میں ایک امام سے دوسرے امام اور دوسرے سے تیسراے امام حتیٰ کر بارہوں امام مہدی کو ملا۔ جو معن قرآن اب ایک غائب ایک غار سرمن رائے میں چھپے ہیں ماس طبع تیرہ سو سال سے اور تو اور خود ہم شیعوں کی بھی ایکھم اصلی قرآن کی زیارت سے محروم ہیں۔ اور ذاتاً ظہور مہدی کسی کو اس کا دعویٰ حصہ تھیت ہوگا۔ رہا وہ قرآن جواب گھر طریقہ موجود ہے۔ کیونکہ وفات رسول نے بعد ہی جناب ایمداد سلطان دعماں بدیندا آر۔ ابوذر کے سوا نہماں صحابہ بالخصوص ان سب کے سروار خلفاء نے نئے جو بظاہر مسلمان اور جہاتِ رسول ہی میں منافق تھے۔ علامہ نہ کافر مرتد ہو گئے تھے۔ یہ لوگ بیدین بھی تھے۔ اور یہ شوکت و شعن دین بھی۔ قرآن موجود انہیں کا مرتب جحیج کر دہ ہے جس میں انہیں لوگوں نے ہر قسم کی تحریف کر دی ہے۔ انشتی۔

شیعوں کی روایاتِ امامت کے برابر زائد از دو نہ ارتھتہ انکا روایا حفاظت قرآن کا یہ وہ خلاصہ ہے۔ جو خود انہیں کی کتب معتبرہ کافر یا کافی احتجاج۔ طبری۔ تفسیر صافی۔ تفسیر مجتبی۔ ابیان فضل اخطاں وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور اہلہ تعالیٰ جزاۓ خیر دے دیر الحم کو کرجھوں تے اس کو اتنی لا جواہ۔ تصانیف مشلاً مساحتہ حجج۔ تنبیہہ الحائرین الادل من المأثیرین وغیرہ میں

تفصیلہ بیان کرنے کے علاوہ مناظرہ امر وہ میں بھی بختابہ صدر الاما فاضل مولوی سبط حسن مجتہد شیعہ کھنواری اس طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ ابید و شاید شیر مناظر خاتم الحجۃ کا دورہ ہونے لگا۔ نامت وذلت شکست نصیب ہوئی۔ المرض شیعہ اپنے خیال عدم حفاظت قرآن کو غیر شیعہ کے سامنے عیب کی طرح چھپائے کئے از راہ تقویہ حفاظت قرآن کا کتنا ہی راگ تھا میں محض جھوٹ ہے۔ اصل یہ ہے کہ وہ قرآن موجود کو محرف مانتے ہیں۔ اور اسی لئے شیعہ اس کو غیر عقبر اور ناقابل محبت کہتے ہیں چنانچہ شیعوں کے مجتہد و سلطان الحمامہ مولوی سید محمد صاحب اپنی کتاب متعلق پڑھنے کی درمیں نمائیت صفائی سے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است ینظم قرآن نظم عثمانی ہے اس سے
شیعیان احتجاج بآں فشارید۔ شیعوں پر دلیل نہ لانی چاہیے۔
شیعوں کی عادات صحابہ کا نتیجہ ہے کہ شیعوں کے باقاعدے قرآن لکھا۔ ایمان لکھا۔
اور ایسا گیا کہ آج دنیا میں کوئی شیعہ قرآن پر اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکتا۔ پچھے ہے
چوں ترک قرآن کردہ آخر سلمانی نکجا
خود شام کششہ پس نور ایمان لی نکجا
ناظر ہیں! یہ ہے عقاید شیعہ کی شہادت کہ شیعہ کا فرمادہ ہیں۔

مش ماضو دستا (پہنچا) حیفۃ کا سچا مبلغ۔ رفض فیروزیت کے سیالب کو روکنے کے لئے حرب الانصار کی طرف سے ہڑو کی تاریخ کو بھرنا چاہے شایعہ ہوتا ہے
مسک الاسماعیم [مخالفین بیکفر سینکڑوں رسائل اخبارات و مترجمیت شائع ہو کر تقيیم ہوتے ہیں گمراہ وقوف میں سے ہڑو کو اپنی گروہ کی ترقی کا مکر ہے۔ مگر افسوس کے سواد انظم اسلامیتی اہل سنت و جماعت حقانیت کی تبلیغ سے قاصر ہے اہل سنت کا یہ ماہار رسالہ عدم اعتماد کیوجہ سے دم توڑ رہا ہے۔ کافی خارجہ محض خدمت امام کیتے انصل اللہ کی طرف جاری ہے لکھا ہیں سنت محوالی توجہ سے کام لیں۔ تو اسکی شاعت نہ روندیں۔ بلکہ پیغمبر کی تبلیغ کا حلقوں زیادہ سیچ ہو سکتا ہے۔ مگر قوم پر یہ حصہ لا رہی ہے۔ ابتداء کی آپلوں کی خاطر خواہ تجھے برآمد نہیں ہوا۔ چند سالانہ صرف عمار پوریہ۔ ارباب کام ہر جگہ ہیت کام میں اور دعوئیں تین خوبیں بناؤ کر امداد فراہیں۔ المتن ملیحہ رسالہ سلسلہ سلام کھیر (جہن)

اممہ شیعہ کا شیعوں کے متعلق ارشاد

(ما خود از ارتداد شیعی مصنفہ حکیم عبداللہ صاحب زیاری)

اس مدلہ میں الہم سے پہلے میں تبرگانی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پیش کرتا ہوں شیعوں کو بحث بصیرت دینی چنانجا ہیئے۔

اماں جھض صادق سے مردی ہے کہ رسول خدا صلح نے حضرت علیؑ سفر کی آئیت ان کا ان من اصحاب الیمان فسلام ملک من اصحاب الیمان کی تفسیر میں فرمایا ہے شیعات کے فسلمہ ولد ک متوجه ان یقتوں یعنی اسی علی اصحاب یہیں تھے کہ شیعہ ہیں۔ پس تم اپنی اولاد کو لانے شیعوں سے بچاؤ کرو وہ شیعہ نہیں اولاد کو قتل نہ کروالیں۔ (کافی مکملی)

اس روایت سے کئی باتیں معلوم ہوتیں۔ اول یہ کہ شیعہ شریعتی و فناں اولاد ملی ہیں۔ جو حسب اصول شیعیہ قطعی کفر و ارتداد ہے۔ دوم یہ کہ از روئے قرآن شیعہ مرند ہیں۔ سوم یہ کہ حیات رسول ہی میں شیعہ مرتضیٰ تھے یہ چہارم یہ کہ تمام شیعہ مرتضیٰ تھے۔ کیونکہ رسول خدا صلح نے کسی شیعہ کو مستثنی نہیں کیا پیغمبر یہ کہ تھیش اور ہر زمانہ کے شیعہ مرند ہیں کیونکہ رسول خدا صلح نے کسی زمانہ کی تخصیص نہیں کی۔ ششم یہ کہ مرتضیٰ شیعہ ایسے مارا ستین ہیں۔ کہ رسول پہلے ان کی آئندہ شراث دخاشست کی خبر رسول خدا صلح کو دینی طریقی۔ هفتم یہ کہ جناب امیرکویحی شیعوں مرند ہونے کا اتنا یقین ہتا۔ کہ ان کے ارتداد کی اپنی اولاد کو وصیت کی ورنہ امام جعفر کو ہرگز خبر نہ ہوتی۔ هشتم یہ کہ اممہ شیعوں کے اس ارتداد کو کہس کی خبر طلام خدا سے رسول خدا نہیں دی تھی۔ بایہر ظاہر کرتے ہے چنانچہ اسی جھلوک آخر جناب امیر اور امام جعفر نے ظاہر کر دیا۔ اب بعض اممہ شیعہ کا ارشاد سنئے۔

حضرت علیؑ آپ نے اپنے شیعوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا اس کا ارشاد سنئے۔

پتو توارے سے تو اور جمعی بھاگو گے اسے مرد صورت رہا نو املاکوں اور عورتوں کی مانند عقل رکھنے والوں کا شر نہیں جانتا۔ خدا تھیں غارت کرے تم

نے میرے دل کو پیسے میرے سینے کو غم و غصہ سے بھر دیا اور مجھے تم نے خوب عنم کے گھونٹ پلاسے۔ اور تم نے میری اطاعت و نصرت کو حفظ کر میری رانے و نذر کو خراب کر دیا (نجع البلاعۃ)

۲ آپ نے لپٹے بڑے لڑکے امام حسن کو وصیت کی کہ تے فرزند! جب میں دنیا سے مفارقت کروں۔ اور میرے اصحاب (شیعہ) تم سے موافقت نہ کرس تو لازم ہے کہ تم خاذلشین رہنا (جلد العیون)

امام حسن - آپ نے شیعوں کے متعلق فرمایا -

جخدا سوکنڈ معادیہ از برائے من بہرست) خدا کی قسم بہا وی میرے لئے بہتر ہے اس از من جماعت کر آہنا دعویٰ کنسد۔ کہ شیعہ جماعت سے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ میرے من اندو ارادہ قتل من کر دند و مراغارت شیعہ ہیں اور (حالا کہ انہیں شیعوں نے) کروند۔ (جلد العیون)

۳ آپ نے بھی جناب امیر کی طرح شیعوں کو مخاطب کر کے اس طرح پیشیں گوئی کی کہ "مجھے فریب دیا جس طرح لپٹے پہنے امام (علی) کو تم نے فریب دیا تھا۔ اور نہیں صدوم میرے بعد کس امام سے تم لوگ امداد کر دے گے (لیتا)"

امام حسن نظر! - آپ نے علایبی صاف لفظوں میں ظاہر فرمادیا تھا کہ -

قد لخند لانا شیعتنا (خلافتہ المصالہ بصفہ) شیعیان ما وست اذ یاری ماءہ استند (جلد العیون) یعنی میرے شیعوں نے میری مدد کرنے سے باقاعدہ احتمالیاً رنا سخ التواریخ ص ۱۹۵) ظاہر ہے کہ امام کی نصرت و یاری کرنے سے دست بردار ہوا خوب اصول نہیں شیریہ صرحاً ارتدا ہے -

۴ آپ نے خود شیعوں کو مخاطب کر کے اس طرح بدعا دی اور انکا کفر و ازنداد ظاہر فرمایا کہ "لے جماعت (شیعہ) شما رہا لکت و ضجرت باو۔ چہ رشت کم کہ شما بودہ اید۔ یعنی اے لوگو تم ملک و برباد ہو جاؤ۔ تم کیسے بُسے لوگ ہو۔" رنا سخ التواریخ ص ۱۹۵) لے گمراں امت۔ ترک کنسد گان کتاب مستقر فی ان غرائب پروان شیطان۔ ترک کنسد گان سنت اے پیخان کنسد گان وہ لکت کنسد گان اولاد و عزت او جھیا سے پیخہ ان احراق کنسد گان اولاد زنا بیغیرہ دیا

ایذا رساندہ مومنان سیاہی کنندہ ظالمان تم پروائے ہو نفرین یہ لعنت خدا ہو (حدا عالمیون)

خلافہ شملہ پر تبریکتے والے شیعو! قیامت تک صحابہ کو جتنی گالیاں دو گے اس سے ہمیں زیادہ بڑھ چڑھ کر تم خود لپٹے امام حسین سے سن لو۔ اور بتاؤ کہ اتنے اوصاف رکھتے ہوئے بھی نہماں کے کافر ہونے کے لئے کیا کچھ اور سامان کی ضرورت ہے؟

اماہ زین العا میں - آپ نے شیعوں کو یوں خطاب کیا: "تم رعنیت ہو لے مکاروں لے غدارو۔ اب پھر دوبارہ میں تھاںے فرمیں میں نہ اونٹکا۔ تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بھی وہی سلوک کرو۔ جو میرے بزرگوں سے کر رکھے ہو۔ خدا کی قسم میں تھاںے قول و قرار پر رگز اعتبار نہ کرو نگا۔ (حدا عالمیون)

۷۲، یہ پہلے گذجکا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ قتل حسین کے بعد ابو خالد، بیہی جابر، شبلہ کو حصہ کر باقی تمام آدمی مرتد ہوئے تھے۔ محدثین (الموئیین) حقیقت کہ آپ نے خود لپٹے کو بھی مستثنی نہیں کیا بلکہ زید کے ساتھ آپ نے یہ اقرار کیا کہ

اما عبید مکہ للہ فان شئت } میں مجبوراً تیرا غلام ہوں اگر تو چاہے
فامسلک وان شئت فبع } تو مجھے اپنی غلامی میں رکھو۔ اور اگر تو
(کافی کتاب الروضہ ص ۱۱) } چلے تو مجھے بیچدا۔

یعنی حب اصول شیعہ اگر دل سے نہیں تو بظا سرا آپ بھی مرتد ہو گئے تھے۔
اماہ باقر ۲۶ آپ نے ایک مرتبہ ابو بصیر سے فرمایا۔

والله لوائی احد منکم ثلاثة شدائی قسم اگر میری حدیث چھانلا
مولیین یکمتوں حدایتی ما اتھللت میں تم میں تین مولیں بھی پاناؤ میں اپنی حدیث
ان الکتممه حدیثا۔ } تم سے نچھیا (اصول کافی ص ۲۹ و ۳۰)

اس سے معلوم ہوا کہ امام باقر کے وقت میں بھی عام طور پر تمام شیعوں یہے مرتد ہو گئے تھے۔ کہ امام موصوف کو ان کی حدیث چھپانے والے میں نومن شیعوں بھی نہیں ملتے تھے۔ شاید اسی مرتداد کے باعث شیعوں پر خدا کی طرف سے تاجیر طور پر مددی

کا عذاب نازل ہوا جبیا کہ امام باقر فرماتے ہیں۔ قتل حسین پر اللہ کا غضب (وں تو پہلے سی سے تھا مگر اب اور زیادہ) بڑھ گیا کہ وقت طہور مہدی کو کمال حکومت نہیں تھیں مقرر کر دیا۔ اور شیعوں پر یہ عذاب ایک ہی مرتبہ تھیں بلکہ دوسرا مرتبہ پھر انہیں ہوا یعنی شیعہ ابیے مرتبہ تھے کہ عذاب نازل ہونے پر بھی تنہا کرتے تھے۔ اور انہاں میں جوں نہیں بلکہ ایسا جو قتل امام کے برابر ہوتا تھا۔ جیسے امام کے امتحنی کو ظاہر رہا۔ چنانچہ ابو بصیر امام جعفر سے راوی ہے۔ کہ امام نے فرمایا جس نے ہمارے مرین کوئی بات ظاہر کر دی اُس نے ہم کو عملان قتل کیا۔ (اصول کافی ص ۱۵۱)

امام باقر کے وقت میں مرتد شیعوں نے بھی جرم کیا کہ ان کا راز نہ کلم و قتل طہور مہدی ظاہر کر کے گویا امام موصوف کو قصداً قتل کیا۔ پس شیعوں پر دوبارہ اسی خرطہ طہور مہدی کا عذاب نازل ہوا۔ جیسا کہ امام باقر ہی نے خود ان مرتد شیعوں سے لہا۔ ہم نے وقت طہور مہدی سے اسلام کو بتانا دیا تم نے چند اس ساروں کو ناقشت رو دیا ملہذا اب اللہ نے ستمہ کا وقت طہور مہدی آئندہ کے لئے بلائیں وقت ٹال دیا۔ (یہ پورا قصہ اصول کافی صفحہ ۲۴۶ میں ذکر ہے)

امام حجت سر۔ آپ نے فرمایا کہ ”اگر میرے شیعی پورے سترہ ہوتے تو میں اجہاد کرنا“ (اصول کافی ص ۲۹۶)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے وقت میں بھی عام طور پر شیعہ مرتد تھے۔ اور ہم ایکان شیعہ کا ایسا حصہ تھا کہ جہاد کرنے کے لئے امام جعفر صادق کو سترہ میں شیخ بھی نہیں ملتے تھے۔ خدا نے آپ کے عہد میں بھی ان مرتد شیعوں پر سہ بارہ تاخیر طہور مہدی کا عذاب نازل کیا۔ چنانچہ خود امام جعفر نے فرمایا تھا کان هذ الامر من فاخرۃ اللہ تھا یہ امر (طہور مہدی) میری ذات مگر اللہ ربیع الله بعد فی ذمہتی ما نے اس کو کمال دیا۔ اب خدا میری ذریبات یشاء (کتاب العیۃ) میں جو چاہے گا سو کریگا۔

امام کاظم رضیم۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ماؤ جدت احد الیقیل و صیتی ص میں نعمۃ اللہ بن عیفور کے سوا کوئی بیطیع اہمی لا اعبد اللہ یعنی نہیں پایا کہ میری وصیت کو قبول کئے

یعقوب (مجالس المؤمنین بحوالہ کسی) اور میری اطاعت کرسے۔

این یعقوب مذکور نے بھی پھر نہ معلوم کیا ایسا بڑا گناہ کیا کہ "ایک طرف امام حبیر نے اس کے مذہب پر اس کو بڑے غنیظ و غضب کے ساتھ جھوٹا بنا پایا (مجالس المؤمنین حلہ ۲)" دوسری طرف خود امام کاظم نے بلا استثناء صاف صحت اعلان کر دیا کہ لومیزت شیعیتی ما وجد تھم الہ واصفہ ولو مونا امتحنتھم ما وجد تھم الہ مر نلیں (فروع کافی کتاب الروضۃ) اگر پسے شیعوں کو میں منتخب کروں تو پاؤں مگر زبانی دعویٰ کرنے والا اور اگر اسخان دوں تو نہ پاؤں مگر دین سے پھر ایسا مرتد۔

یہی ان یعقوبی رخصت ہو گئے اور امام کاظم نے علامتیہ طاہر کردہ اس کے شیعہ یا مخالف ہیں یا مرتد۔ اور میری وصیت کو قبول کرنے اور میری اطاعت کرنے والا ایک بھی مومن شیعہ نہیں ہے۔

آپ کے زمانہ میں بھی خدا متوثیعوں کے انداد پر غصہ کا چنانچہ امام کاظم صاحب فرماتے ہیں کہ

ان اللہ غضب علی الشیعۃ | بیشک اللہ غضبنا ک ہواستے شیعوں
خیروتی نفسی و هم قو قیمه | پر پس محکلو اختیار دیا ہے کہ اپنی جان
والله بنفسی (اصول کافی ص ۱۵۹) دوں یا شیعہ ملاک ہو جائیں - وہ مدد
میں اپنی جان دے کر شیعوں کو بھیجاتا ہوں۔

یعنی شیعہ ایسے نایاک مرتد تھے۔ کہ گورنیا میں کافر مشترک مجوہی یہ ہو
یہاں سمجھی تھے۔ مگر حداکہ قدر و غضب کی تھکانے ہنہم رسید کرنے کے
لئے صرف شیعوں ہی کو منتخب کیا ہوا اتنا بڑا غضب الہی تھا کہ امام وقت
جیسے بہتر من مخلوق نے فدیہ میں جب اپنی عزیز جان دی تب جا کر شیعہ بچے۔
اماں مہتمی - آپ شیعوں کے نزدیک موجود ہیں مگر غالب ہیں اور یہ سمجھتے ہیں چنانچہ علامہ
خلیل قردنی سمجھتے ہیں۔

سنقول است ک اگر عدو ایشان ہے | سنقول ہے ک اگر شیعہ تین سوتیرہ ۳۱۳

سی صد و سیزدہ کس مابین اجتماعی | کیک جام ہو جائیں - تو امام غائب
رسد امام ظاہر میشود (صافی شرع کافی) | (مہمہ) ظاہر ہو جائیں
ص ۲۵

اس سے معلوم ہوا کہ اب سے پشتہ ۲۵۰ھ تک دنیا پر حجت
شیعہ گزر چکے اور اس وقت جتنے شیعہ موجود ہیں۔ اور آئندہ تماظہ ہو
مہدی جتنے شیعہ ہوں گے یہ سب صرف نام کے شیعہ تھے اور ہیں اور
ہوں گے۔ اور سب امام مہدی کے نزدیک غیر ہوں ہیں ہیں۔ لکھنؤ تھے
امام غائب کو لئے ظاہر ہوئے کے لئے کسی زمانہ میں ۳۰۰ شیعہ بھی
نہ میں تو یہ شیعوں کے کفر و ارتکاد کی نہیں تو کیا ایمان و اسلام کی
علمات ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس امام مہدی کا ظاہر ہونا ٹھوٹتے
اس امر کا کہ شیعیہ کافر و منافق مرتد ہیں۔

الغرض شیعوں میں عاصم ارتکاد کی ویا جو حیاتِ رسول نے شروع
کی ہوئی تو وہ آج تک جاری ہے۔ اور طوفان ارتکاد سے زمانہ میں شیعوں
کے دین و ایمان کو فشارت کرتا رہا۔ عذاب پر عذاب نازل ہوا۔ لیکن
شیعوں کی طہیت سے مادہ ارتکاد نہ گیا۔ آخوندانے شیعوں پر
دائمی غضب نازل کیا۔ کہ شیعوں کے امام کو غائب کروایا۔ اور اب
شیعوں کے لئے کفر، نفاق، ارتکاد کے سوا کچھ باتی نہ رہا۔
ناظرین یہ ہے کہ شیعیہ کا ارشاد کہ ہمارے شیعوں کا فرم مرتد ہیں۔

ہمہ راہبوں کے کفر و عیاید

را، ایمان پا لد۔

"یسح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے جسے انتشارہ کے طور پر
انبیت کے الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔" تو پڑیں احمد مسعود ۵۰۔ اور ان
دوں محبتوں کے کابیں سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نعمادہ کا

حکمر کھٹی ہے۔ اور محبت الہی کی کاگ سے ایک تیری چیزیا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ اس کا نام یا کث قلتیت ہے۔ اسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے ملے بطور ابن اسد کے ہے (تفہیم صفحہ عشق)

حالانکہ خداوند کیم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ لقد کفر النبی قاول اللہ ثالث تسلیم۔ وہ توگھ صرف دکار فریضہ کہ جنہوں نے کہ کہ خدا نین میں سے ایک ہے۔

اس وجود اعظم کے بے شمار یاتھ اور بے شمار پر ہیں۔ عرض اور طویل رکھتا ہے۔ اور تین دوے کی طرح اس کی تایں بھی ہیں۔ توضیح مرام ص ۵۷
یعنی عاج ہمارا درب عاجی ہے (براہین احمدیہ ص ۵۵) عاج کے معنی کہتے
لگتے ہیں گوبرو استخوان میں وغیرہ درج ہیں۔ یہیں نے دیکھا۔ کہ خود خدا
ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" (کتاب البری)

حضرت جبرائیل کی نسبت مزا صاحب توضیح المرام ص ۵۷ پر لکھتے ہیں
”وہ خدا سے سانش کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح نسبت رکھتا ہے۔“

قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے لیسیں کمشلہ شی۔ اور لا یدر کہ الا لع
مگر میرزا صاحب کے مندرجہ بالاعقام صریح کفر پڑی ہیں۔ انت معنی بمنزلہ
ولدہی (حقیقتہ الوجی ص ۵۸) اے مرا تو میرے بیٹیے کی جا بجا ہے۔ انت
معنی بمنزلہ اولادی (اے مرا تو میرے اولاد کی جا جا ہے) وغیرہ وغیرہ
اس فتنہ کے بے شمار حوالے موجود ہیں۔ یہاں اختصار سے کام تبا جاتا
ہے۔

۲۲۔ فرشتوں پر ایمان۔

توضیح مرام ص ۵۷ پر ہے کہ جبرائیل خدا سے سانش کی ہوا یا آنکھ کے
نور سے نسبت رکھتا ہے۔ اسی توضیح مرام میں صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر فرشتوں کو
کو اکب کی ارواح ثابت کیا گیا ہے۔ وہ نفوس نورانیہ کی اکب اور سیارات
کے لئے جان کا ہی حکمر کھٹتے ہیں۔ اور ان سے ایک تحفظ کے لئے بھی جد

ہبیں ہو سکتے۔ ۳۔ قرآن کے متعلق عقیدہ۔ قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی بابی ہیں۔ (ر حقيقة الوجه) مکہ مدینہ اور قادیان نئی شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں ذکر ہے۔ (کتاب البریہ)۔ قرآن مجید میں انہیں ان سا حران موجود صرف وحی کے لحاظ سے غلط ہے۔ قرآن و حدیث اخلاف و تناقض سے پرہیز (ربیویافت المیہز ماہ دیکھ بر ۱۹۷۹ء) مہر اصحاب اپنی وحی کو قرآن کے برابر وجہ الحکیم قرار دیتے ہیں ۵۔

آپ نے بنخوم زوجی حسنہ بخدا پاک دہش زخطا
وچو فرق آں منزہ اش دانم از خطہ ہایری ہیں ایمان
۴۔ انبیاء کے متعلق عقیدہ۔ "میں وہ احمد ہوں جو آیت مبینہ
رسول یا تو من بعدی اسمہنا احمد" میں مراد ہے (ایک غلطی کا اذالم)
چاہے وہ خلاجس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ ان الفاطمیہ میڑا صبا
نے کھٹے الفاطمیں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد افضل الرسل ہونے کا باہی
الفاطمی طہار کیا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے پر بیرون تسب سے اوپر بچھا گیا۔
لولاک لہما خلقت الا فلام (حقيقة الوجه) میڑا خلیفہ اپنی کتاب کلمہ حق
ستا اپر لکھتا ہے۔ ظلی نبوت نے بیرون عود کو سمجھے ہیں ہٹایا۔ بلکہ اس کے پڑھایا۔ اور
اس قدر آگئے پڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پہلو لا کھڑا کیا ہے۔ "مکہ ادہ بینہ کی چھاتیوں سے
دو دھنخشک ہو گیا۔ (حقيقة المر و ماحمد ۱۹۷۹ء) اب حج کا مقام قادیان ہے (ربیان خلافت ۱۹۷۹ء)
یہ باطل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔
جنہی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پڑھ سکتا ہے۔ (دائری خلیفہ بالفضل ہائی فرودی ۱۹۷۹ء)
سیمح موعود کا ذہنی ارتقا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدن
ترقبی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت سیمح موعود کو آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر چاصل ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی استعدادوں کا ظہر
بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ اور نہ قابلیت تھی۔ (قادیانی ربیو حوال ۱۹۷۹ء)
میڑا کے ظاہر ہونے سے پہلے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہود بالشدہ وحی موجودہ تھی۔

"الفضل" را پڑھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتہادی غلطیوں سے محفوظ نہ تھے۔ (حشیۃ الرؤوف صفحہ ۲۹۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجزات ہنیں دکھائے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹ و ۲۰۰) انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو دخطا ہے۔ (از الہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۶۷)

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی دعائیں قبل نہیں ہوئیں (الفضل) ہم اپنے حکایت کے میں - اب دیکھو یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عباد انسان بھی بعض ہاتون کو لوگوں کے استلاسے در کر چھپا لیتا تھا۔ اور بعض امور کو محض تو سکر کے استلاسے کے در سے چھپو رہتا تھا (تَشْجِيدُ الْأَذْكُرِ) (اذ الہ صفحہ ۲۹) نعوذ بالله من خذل الحفوٰت سے اب نہیں کے ذکر کو چھپوڑو اس سے بہتر علام احمد ہے

بیش بعین رسولوں سے بھی افضل ہوں (اشتہار معیار الاحیاں)۔ میرزا صاحب نے صحیح علیہ السلام کے مجموعوں کو عمل الترب و مسخریم قرار دیکھ کر کہا۔ اگر میں اس قسم کے مجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کہہ رہتا ہوں (اذ الہ صفحہ ۲۹) اور اسی ایسا صفحہ ۲۹ پر صحیح علیہ السلام کے متخلق لکھا۔ کم بوجہ مسخریم کے عمل کرنے کے تنبیر باطن اور نوحیداً و دینی استنانت میں کم درجے پر بلکہ ناکام ہے۔

نیز لکھا تھے ایک زمانہ میں چار سو نبیوں کی شیگری علنٹ ہوئی اور وہ جھوٹے نکلے اور فروزة الدام صفحہ ۱۸ پر لکھا کہ ایک سرتہ ۰۰۰ نبی کو شیعیانی الہام میٹا۔ حضرت صحیح علیہ السلام کی توہن جن الفاظ میں کی تھیں کا نقل کرنا بھی ناقابل برداشت ہے۔ لکھتا ہے۔ "آپ کا خاندان بھی نہائیت پاک و مطہر ہے۔ نہیں وادیاں اور نانیاں آپ کی زنانا اور کسی عنین نہیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود چھوڑ پہیسو۔" (تمہیج الاجام آنحضرت سے حاشیہ) ایسے ناپاک شکر راستہ بازوں کے وشن کو ایک بحدماں آدمی صیحہ مارنے میں دے سکتے۔ چہ جائے کہ اسے فی قواردیں ریشمہ انجام آتھم صفحہ ۲۰ و حاشیہ) صحیح کے حالفہ پر تحریر نہیں۔ اس لائن نہیں ہو سکتا کہ بنی بھی ہو۔ (اکمل ۲۱ فروری ۱۹۰۵ء) دیگرہ ذیغہ کئی بھروس میرزا کی کتب میں موجود ہیں۔

لعلہ: میرزا نبیوں کے کفریات کا احاطہ رکھا شکل ہے۔ ان کی کتابیں اسے جوڑی

جنوئی ہیں حاس لئے صرف میرزا صاحب کا اپنا فتنی اپنے متعلق درج کر کے اس ضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

میرزا علام احمد قادری کا اپنے متعلق قتوی

۱- میرزا صاحب - کتاب جنگ مقدس سلطان پر اقرار کیا۔ کہ اگر بندہ ماہ اندر آج کی تاریخ سے عبدالعزیز حکم بزرگ موت اور میں نہ پڑے تو ہم تو فیصل کیا جاوے روٹے ماہ کیا جاوے۔ بیرون گئے میں رسہ وال دیا جاوے اور مجھے پھانسی دیا جائے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانی۔ بد کاروں اور عتیقوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ اور عبدالعزیز حکم اس بیوادیں نہ رہا۔ لہذا میرزا صاحب خط کشیدہ الفاظ کے مختصر ٹھہرے۔

۲- اشتہار انعامی چار ہزار بھر تیجہ چمارم سورجہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۷ء کے حصہ پر لکھتے ہیں کہ ”میں بالآخر دعا کرتا ہوں۔ کہ لے خداۓ قادر و علماء اور احتمام کا عذاب مہلاں میں گرفتا ہوں اور احمد بیگ کی دھنر کان کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آتا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں۔ تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرم ا جو خلق اسلام پرچحت ہو۔ اور کو باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اگر لے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں۔ تو مجھے نامرادی اور ذرا تر کے ساتھ پہنچا سکر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں۔“

خدا نے میرزا صاحب کی دعا سن لی۔ آنکھ میجاوے کے اندر نہ رہا۔ اور کافی آسمانی کی حست دل میں لئے ہوئے خط کشیدہ الفاظ کے مصدق بن کر میرزا صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۳- بعد ختم المرسلین بین کسی دوسرے مدحی بنوت و رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ وحی ارسالت حضرت آدم صفحی اسٹ سے شروع ہوئی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ (اشتہار ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۱ء ملی)

”میں قائل ختم بنوت ہوں۔ اس کے منکر کو بے دین اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں (تفصیر جامع مسجد دہلی ۳۲ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

مجھے کب جائیز ہے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو کر کافروں کی جماعت میں جا بیوں" (حکایۃ البشری ص ۲۹) راس کے بعد جب نبی سینئے کو دل چاہا۔ تو حسب فیل اعلان کئے ہے۔

"ہذا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (اخبار بدراہ مرار پیغام ص ۱۹۰) لہذا میرزا صاحب اپنے اذار کے بوجب کافر۔ کاذب۔ بیدین۔ خارج از اسلام اسلام سے خارج ہو کر کافروں کی جماعت میں ملنے والے ثابت ہوئے ہیں

میرزا میوں کا اہل اسلام سلوک

میرزا میوں کے ساتھ مانہت پعمل پیرا ہونے والے۔ ان کے ساتھ نہست برخاست اور محبت رکھنے والے اور ان کے ساتھ رشتہ داری کو جائز سمجھنے والے حضرات مندرجہ ذیل حوالجات کو غور سے ٹھیک - اور دیدہ عربت واکر -

فاعتد و علیہ بمثل ما عتدى علیکم اور ولسم فی القصاص حیواة یا ولی الاباب - کی قرآنی آیات پر تدبر کریں۔ اور انہی غیر وحیتیت کی رگ میں احساس پیدا کریں جن کی چرب زبانی اور شیرین تسانی سے دنیاگراہ ہو رہی ہے۔ ان کے اندر ولی ارادوں اور سخنی تدبیروں سے آگاہ ہو کر اپنے ایمان و اسلام کے متاع کو محفوظ رکھنے کی سعی کرو۔ واعظینا الابرار۔

تمام سلمان حرام اور ہیں (النوادر اسلام مصنفہ میرزا صاحب صفحہ ۴۷) مسلمان جنگلوں کے سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے پذیر ہیں (المجم المهدی مصنفہ میرزا ص ۱۷) تمام اہل اسلام کافر خارج از دائرۃ اسلام ہیں۔ (آئیہ صد اقت مصنفہ میرزا محمود ص ۲۵ کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں (الوزار خلافت مصنفہ میرزا محمود صفحہ ۴۰) مسلمانوں کے رشتہ و ناط جائز نہیں (برکات خلافت صفحہ ۵۷ مصنفہ میرزا محمود) کسی مسلمان پیچے کا بھی جنازہ نہ پڑھو (الوزار خلافت مصنفہ میرزا محمود صفحہ ۳۶) اب سیخ (نبی میرزا) ارسٹے آیا۔ کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اٹاتے (عفان رائی)

مصنفہ میرزا محمود صنگلہ (اللہ تعالیٰ نے آپ (میرزا غلام احمد) کا نام یعنی رکھا ہے تاکہ پہلے یعنی کو تو ہبھیوں نے سوئی پر لٹکایا تھا۔ مگر آپ اس زمانہ کے ہبھوں صفت لوگوں کو سوئی پر لٹکائیں۔ (تفقیر اکھی مصنفہ میرزا محمود صنگلہ)

تاری دینا ہماری دشمن ہے جب تک ایک شخص خواہ وہ نہم سے کتنی بہادری کرنے والا ہو۔ پورے طور پر احمدی انہیں ہو جاتا۔ وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری بہادری کی صرف ایک صورت ہے۔ وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں۔ تاکان پر غالب آئے کی کوشش کریں۔ شکاری کو کبھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ اور اس امر کا برابر خیال رکھنا چاہئے۔ کہ شکار بھاگ نہ جائے۔ یا ہم پر ہی حملہ نہ کرے۔ (تفقیر میرزا محمود صنگلہ اکھی خلیفہ۔ مندرج الفصل ۲۵۔ سیریل نسخہ)

عاقل کے لئے اشارہ تھا فی ہے مسلمان اُن مشتبہ نوونہ از خروالیے حاجات ادازہ نگاہ کئے ہیں۔ کہ یہ فرقہ کس قدر اسلام اور مسلمانوں کا خفیہ دشمن ہے قابل کے مسلمانوں یہ ان کے نزہہ اگدا نہ طالم۔ ان کے گھوڑوں کا جلانا۔ مار پیٹ و مقدمات کا راز عالم آشکارا ہو چکا ہے۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے میحوی اکثریت حاصل ہونے پر انہوں نے قادیانی کے مسلمانوں پر عرصہ زیست تنگ کر دیا اور جہاں قوتوںی تعداد میں ہیں۔ وہاں گریستن اور بدعتی اسلام بن کر رہتے ہیں۔

ات فی ذالک لعنة لکاوی الانصار۔

میرزا میوں کی اسلامی خدمات

سادہ لوح حنفی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میرزا ای اقوام مغرب میں اشاعت اسلام کا

۱۔ مسلمانوں انبیت سے کام لو میرزا میوں کی الہم فرمیوں کے شکار نہ بنو۔ یہ شکاری ہیں۔ ان کا دام فریب بر عکبہ بچھا ہوا ہے۔ مکر و تزویر ان کا پیشہ ہے۔ ماسٹر تی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان خنثوار درندو سے محفوظ رکھے۔ آمین ۷

فرضیہ انجام فی رہے ہیں حالانکہ میرزا عی مسلمانوں کی بے خری اور سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر لپنے نئے دین کی ترویج میں مشغول ہیں۔ لگھر کے بھیدی لہنی خواجہ کمال الدین کی نئی تصنیف "مجد و اعظم" سے ان کے دعاویٰ کی حقیقت سمجھو میں آسکتی ہے مخاجمہ صاحب تدبیر کرتے ہیں۔ کہ آریہ دعیا نیوں کے مقابلہ میں میرزا نیوں نے کوئی اسلامی خدمت ہنیں کی صحیح پڑھتے ہیں۔ ہم اپنے گریان میں مٹھہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ آریہ جماعت کے مقابلہ میں ہمارے قلم سے کہاں تک مستقل طریقہ تکلا۔ چند درقوں کے مقابلہ یا نہگای پوشرنگ کال نیا میسے ہی بے سود چیزیں ہیں۔ جیسے نہگای جوش کے ماتحت لوگوں کے اعمال و افعال ہوا کرتے ہیں۔

بعضی صفحہ ۵۶ پر قادیانی مبلغ کے جواب میں ایک بیکم کی نو مسلم خاتون کے الفاظ انقل کئے ہیں کہ "طربی سے طربی بات جو تمہاری تقدیر میں الجھے نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ محمدؐ کے ماخت ایک چھوٹا سپخی برپیدا ہٹوا۔ ہم تاب تک طربے پسخیہ سے عمدہ برا ہنیں ہوئے جس قت ہم بڑے پسخیہ کی تعلیم پر لورے۔" عامل ہو جائیں گے۔ اس وقت چھوٹے پسخیہ کا بھی خیال کریں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قادیانی مبلغین صرف یورپ کے قومیوں کو بھکارتے اور میرزا عی بنانے اور دنیا کو میرزا کی نبوت مولتے کے لئے انگلستان وغیرہ میں براجاہن ہیں۔

انشا اللہ رسالہ شمس اللہ سلام کے کسی آئینہ پرچے میں اس موضوع پر تفصیل تبصرہ درج کیا جائیگا۔ اور واقعات اور خفاہیں کی روشنی میں ثابت کیا جائیگا کہ میرزا نیوں کا ادعا خدمتِ اسلام محض طبل اور سماں کذب پر مبنی ہے۔

فتاویٰ

اسمار میں کہ طائفہ شیعہ (روافض) کے ساتھ سلسلہ مناکحت و ازدواج حضرات اہل السنۃ و الجماعتہ کا فاعم کرنا۔ اسی طرح ان کی نماز خدازہ میں شرکیہ ہونا یا ان کا ہمارے جنازہ میں شرکت کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے بنیوا نوجوان۔

الْجَوَابُ

شرعی احکام کا استنباط اور ان کا معلوم کرنا اکثر اوقات فرقی ثانی کے طرز عمل پر ہی موقوف ہوتا ہے جو حضرات شیعہ کا جو اعتقاد اور طرز عمل ہے۔ اس کیلئے خداوندی کی تصریحات کافی ہیں جامع عباسی جلد دوم ص ۲۱۱ میں ہے:- شیعہ کنیز سُنّی مرد پر حلال نہیں بلکہ حرام ہے۔ دوسری تصریح:- شیعہ عورت سے سُنّی مرد کا نکاح حرام ہے۔ (تحفۃ الحوام ص ۲۲۴، جامع عباسی جلد دوم ص ۲۱۸) مفاتیح الجنان ص ۲۷ رسالہ صیغہ انشکاح مٹا حلیۃ الوارثہ ص ۲۵۔ رسالہ تنبیہ الملکین ص ۲۱) نماز جنازہ کے متعلق ان کا طرز عمل یہ ہے۔ ان کی کتاب تحفۃ المولام ص ۱۳ میں ہے۔ اور الگمیت سنی اور خلاف نہیں ہوا اور نماز بضرورت ادا کرنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے لئے۔

اللَّهُمَّ أَخْرِزْ عَبْدَكَ فِي عِبَادَكَ وَلَا تُرْجِعْهُ، إِذَا اسْتَرْتَ كُوَّبَنْدَنْ اُوْهُرْ
بِلَادَكَ اللَّهُمَّ اصْلِهِ حَنَادَكَ میں ذیلیں رسوائیں کو نماز جنم میں جلاسا کو
اللَّهُمَّ اذْقُهُ أَشَدَ عَذَابَكَ سخت تریں عذاب دے۔

جب گروہ شیعہ حضرات اہل سنت کے ساتھ مذاہت جائز نہیں قرار دیتے اور جنازہ کی ایسی توہین کرتے ہیں۔ تو شرعی نقطہ نظر سے بھی اہل سنت مجبوہ ہیں۔ کہ شیعہ کے ساتھ مذاہت کو منور قرار دیں۔ اور شرکت جنازہ سے احتراز کریں۔ کیونکہ گروہ شیعہ نے حضرات اہل سنت کو کافر تھا بلکہ اگر یہ حکم صادر کیا ہے۔ اور ایسا نہیں آمیز طرز عمل اختیار کیا ہے تو عجب احادیث ذیل کے وہ خود کافر نہیں گئے۔

۱) ایسا رجل قال لاخیہ کافر فقل (ترجمہ، اپنے بھائی کو اگر کوئی کافر کہے تو ان باع بھا الحد ہما) (تفہیم عیہ) میں سے ایک ضرور کافر ہو گا (یعنی کہنے والا اگر دوسرا کافر نہیں ہے وہ نہ دوسرا)

۲) لا یہی رجل رجلا بالفسق ولا کوئی شخص کسی فسق اور کفر کیا تھا مطہوں پر مصیہ بالکفر الا ارتشدت عليه ان نہیں کرتا لیکن وہ فسق اور کفر اسی پر ہوتا تھا لائن صاحبہ کذللک (رواه البخاری) ہے جبکہ وسرافاست یا کافر نہیں ہے۔

جبکہ گروہ شیعہ حضرات اہل سنت کو جو کہ اہل سنت ہوئے کی بدولت خالص مسلم و مونن ہیں کافر قرار دینے کی وجہ سے خود کافر ہو گئے۔ تو کافر سے تعلقات مناکحت و شرکت نما ز جنازہ کی ممانعت نص قرآنی سے ثابت ہے اور ائمۃ اربعہ کی کتب فقہیہ مریدین کے ساتھ سلسلہ مناکحت قائم کرنے کی ممانعت سے لبریز ہیں۔ لیکن اگر گروہ شیعہ نے بر بنائے کفر یہ حکم نہیں دیا ہے بلکہ اپنی تو می یا اجتماعی مصلحت کی بنا پر اس حکم کے صادر کرنے پر مجبور ہوئے ہیں تو حکم آئیہ کہ یہ اہل سنت بھی یہی حکم صادر کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ آئیہ کہ یہ یہ ہے۔

فِنْ اَعْتَدْلَ مَا اَعْتَدْلَ مَعْلِيْكُمْ فَاعْتَدْلُ وَ اَمْ تُوجُّهْ تِرْكِيْقِيْمَ كِيْ زِيَادَتِيْ كِرْبَـا۔ وَ يِسِيْ ہِيْ

علیہ بہش مَا اَعْتَدْلَ مَعْلِيْكُمْ اَزِيَادَتِيْ ثم بھی اس پر کرو۔

اس آئیہ کیہے کی بُنے سماںوں کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کی زیادتی کا بدلتے اُسی نوعیت کی زیادتی کے ساتھ فے سکتے ہیں۔ پس جبکہ گروہ شیعہ نے اہل سنت کے ساتھ مناکحت کو ناجائز قرار دے کر ان کی تذلیل تحفیز کی ہے۔ تو اسی طرح اہل سنت کو (علاءہ محیت و جذبہ غیرت) شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ گروہ شیعہ کے ساتھ مناکحت کو منوع قرار دے کر ان کی تذلیل تحفیز کریں۔ اور جس طرح انہوں نے تعلقاتِ شادی و عینی کو توڑا ہے۔ اہل سنت بھی ان تعلقات کو قطع کریں۔ یہ حکم گروہ شیعہ کی تفییق و تکفیر سے قطع نظر کر کے ان کی تصریحات کی بنا پر دیا گیا ہے۔ اور مسئلہ تکفیر یا یقینیت کو اس وجہ سے دخل نہیں دیا گیا کہ اس عہد کے عام مسلمان خصوصاً تسلیم افہم گروہ کفر کرنے کو اس قدر قبیح نہیں سمجھتا جس قدر کفر کرنے کو قبیح سمجھتا ہے گویا ان کے نزدیک کفر کرنا اس قبیح نہیں ہے جس قدر کفر کو فرماتا قبیح ہے۔ اسی طرح خیارامتہ صحابہ رضوان اللہ علیہم الاجرین کی تکفیر یا یقینیت پر اس قدر بہم و چراغ پاہنس ہٹانا۔ جس قدر ان کے تکفیر یا یقینیت کرنے والے فرقے (گروہ شیعہ) کی تکفیر یا یقینیت پر بہم یا چراغ پاہتا ہے۔ گویا حضرات صحابہ سے بڑھ کر ان کے نزدیک اس عہد کے نو خیز اور نو پسید فرقوں کا اعزاز و احترام ہے ورنہ بشیار دلائل و تصریحات کا ایک ویع دفتر موجود ہے جس کی وجہ سے گروہ شیعہ کا صرف یہ کہ کفر ثابت ہے بلکہ

ان کے تمام مخصوص عقائد کی بنیاد کفر ترقیت ہے۔ ملا علی فاری نے تو ان کے کفر پر اجماع نقل کیا ہے۔ مرقاہ شرح مشکوٰۃ ملا علی فاری میں ہے۔
وہذا (ذی عدم التکفیر) فی حق غیر (ترجمہ۔ اہل سما دوسرا فرقوں کے نئے
الرافضة المخالفة فی زماننا (جو رافضہ) کے علاوہ ہیں۔ حکم کفر سے خیال
فانہم یعتقدون کفر اکٹھا ہے یعنی اس عہد کے راقضی (جن کا
لضمہ انتہا فضلًا عن سائر اعتقداویہ ہے کہ اثر صحابہ کا فرضی۔ چہ
اہل السنّت و احتجاجۃ فهم جانیکہ اہل سنت) بالاتفاق قطعی طور
کفرہ بالاجماع بلا منزایع۔ پڑا فہیں۔

باد صفت ان جملی تصریحات کے عدم مناقحت شیعہ و عدم شرکت نماز
جنائزہ کی بنیاد خود قرآن ہی کی تصریحات ترقیت کی گئی۔ تاکہ مسلمانوں کو علوم
ہو جائے کہ ان کی تکفیر سے قطعی نظر کرنے کے بعد بھی خرمی نقطہ نظر سے ان
کے ساتھ شادی و عصی کے تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ ان کی عدم تکفیر
پڑیں یہ عالم ہے تو تکفیر کا کیا ذکر ہے۔

مختصر مرنے پر ہو جن کی امید
نامیڈی اس کی دیکھا چاہئے

والله اعلم بالصواب : ر

حررہ الفقیر ظہور الحنگوی خطیب متولی مسجد جامع بجزیرہ

اب حباب صحیح میکین احمد بن اب حباب صحیح اب حباب صحیح
گانگوی غفار اللہ ع عبد الحنفی عفر اللہ فقیر میکین الدین کان الدین
ناشب صدر جھنپیتہ علمائے شہر

حضرت محدث بزرگ مدرسی

مہمندی مسیان شریعت

شیعوں کے مجھ سے عظیم علماء یہری کا فتویٰ

(رسالہ الحافظ ماه اپریل ۱۹۲۵ء جلد اول نمبر ۲)

سوال - شیعہ عورت کا نکاح غیر شیعہ مرد سے جائز ہے یا نہیں۔ اسی طرح شیعہ مرد کا نکاح غیر شیعہ مسلمان عورت سے جائز ہے یا نہیں؟

اجواب - شیعہ عورت کا نکاح کسی غیر شیعہ سے جائز نہیں ہے۔ پس انکے عالم مسئلہ ہو کہ ایسا نکاح واقع ہوا ہوتا اولاد و لذ الزنا ہوگی۔ اور اگر جاہل مبتلا ہونے کی وجہ سے ایسا نکاح واقع ہوا ہوتا اولاد و حلال زادی ہوگی۔ ہاں غیر شیعہ عورت سے شیعہ مرد کا نکاح جائز ہے۔ تذكرة الفقہاء میں علامہ علی فرانی میں ذالک فی طرف الزوجة اتمہ کان المرفة تأخذ من دین بعلها یعنی اس حکم کی تائید شیعہ عورت کے بارہ میں زیادہ ہے۔ کیونکہ عورت بوجہ ضعیف العقل ہونے کے شوہر کے دین سے تنازع ہو جاتی ہے۔ اس لئے شیعہ عورت غیر شیعہ مرد کے نکاح میں نہیں جا سکتی۔ اور غیر شیعہ عورت شیعہ مرد کے نکاح میں آسٹنی ہے۔ وہ عالم

رخادم الشریعۃ الطہرہ علی الحائری،

مولوی کرم دین صاحب کا فتویٰ

السؤال کیا فرمانے میں علماء دین اور مفتیانہ شرع میں رسم شدہ میں کہ ایک سنتی رافضی شخص مرگتا۔ جو کہ علما تھے اصحاب تلاش رہا اور ازدواج مطہرات رسول اکرم کو برداشت کرتا اور اس کو عذر دیتا کرتا تھا۔ سال بیال بدعت محبس فاتحہ وغیرہ متفقہ کرتا تھا جن میں اہل بیت کی قوہ میں اور اصحاب و ازواج رسول کی شیک کی جاتی تھی۔ رافضیوں نے اپنے طریق پر اس کو عذر دیا۔ اور جملہ رسوم بدعت انجام دیا۔ کاؤں کے اور گرد دنواز کے علماء نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے احتراز کیا۔

لئے مُنْيَ ان الفاظ سے عربت حلل کریں اور اپنے دو کیوں کا نکاح شیعوں سے نہ کریں (میر)

لیکن ایک لمحی اور طھاٹھاٹ ملا نے جو پہنے آپ کو اہل السنۃ والجماعۃ کے زمرہ میں
شمار کرنا غفا۔ بلکہ امامت کا بھی وعویدار تھا۔ اس سبتو رفضوں کا جنازہ پڑھایا۔
اور بہت سے سادہ لوح سنی مسلمان بھی اس کی دلکھا دیکھا۔ شرکی، جنازہ تھے
اُنہیں بعد رافضیوں نے اپنے طریق پر اس کا جنازہ پڑھایا۔ کیا ایسا شخص
سنی مسلمان قرار دیا جائیگا۔ کیا رافضن اور اس کے ساقط مسلمانوں کو برداشت
کرنا چاہئے یا نہ۔ بنو توحرہ۔

اکجوا آب۔ رفضی سبتو تبرانی پاٹاو علماء عرب و عجم بالاتفاق کا فراور دائمہ اسلام
سے خارج ہیں۔ آئیت قرآن **لِيَعْظِمُ بِهِمُ الْكُفَّارُ** کفر و رفض پر
نصر صدیح ہے۔ اور بہت سی احادیث رسولؐ بھی اس بارہ میں وارد ہیں۔
ابو حیث سعیرہ فقہ حنفی میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔ آئیہ صرت تک
فرمان ہے۔ **حَبَّتْ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرُو سَنَةً وَبِعْضِ كَفَرٍ، وَحَبَّتْ أَنْصَارٍ إِيمَانَ وَ...**
بغضهم کفر۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) شفاعة تاضی عیاس میں ہے۔ من عاظم
اصحاب محمد صلوا اللہ علیہ وسلم فیھو کافر۔ قال اللہ تعالیٰ لیغیظہم الکفار
صواتق محرقہ میں ہے۔ عن عویہ بن ساعد انہ صلوا اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ اختاری واختاری اصحاباً مخلصی میں ملکہم وزراء و اچھیا را
فمن سببم فغلیهم لعنتہ اللہ و املؤ میکہ و امل اسرائیلین
(رواہ الطبرانی و احمد) نیز صواتق میں ہے۔ اخراج الذین
مروفو عاً عن ابن عباس یکون فی آخر الزمان قوم
یسمیون الرفصة برفضوں الاسلام فاقتلوهم
درختاریں ہیں۔ من سب الشیخین او طعن
فیہا کفر ولا نقیل نقیل (درختار جلد ص ۲۲)

ترجمہ جس شخص نے شیخین کی بدگوئی کی یا طعن کیا کافر ہے۔ اس کی توبہ بھی مقبیل
ہیں ہے۔ ایسا ہی روایت اخلاقی (شامی) جلد ۳ ص ۳۵ میں ہے۔ نقل فی انہل زندۃ
عن الخلاصۃ ان الرافض اذ اکان یتب شیخین ولعینہا والعیا ذبی اللہ فیہا ض

ترجمہ بزار میں خلاصہ سے منقول ہے کہ رافضی اگر شیخین کی سب کرتا ہو اور معاذ اللہ ان کو لعنت کرے۔ تو وہ کافر ہے) ایسا ہی فائیت اول جلد ۲ ص ۵۱۹ میں ہے توہ من سب الشیخین اوطعن بیعثما کفر ولا نقل توبت۔ جو کافر ہوا بسب دشنام شیخین رحمۃ اللہ علیہ صدیق اکبر و فاروق اعظم ہے یادوں میں سے ایک کی دشنام و بدگوئی سے کافر ہوا۔ بجز اسی میں جو سرہ سے صدر شاہید کی طرف نسبت کر کے سقول ہے۔ کہ جس نے شیخین کو بڑا کہا۔ یا ان دووں کو طعن کیا۔ کافر ہو گیا۔ اور توہ اس کی مقبول ہمیں نہ راستی قول کو ابو فضل و بوسی اور فقیہ الولحدت مفرضی نے لیا ہے۔ اور یہی پسندیدہ ہے غوثی فتنے کے واسطے قاضی عالیٰ حلب صفحہ ۱۱ میں یہ سارِ رفض اذا کان لیستب الشیخین او میغضہا والمعاذ بالله فحو کافر ایسا ہی دیگر کتب فقہ۔ فتاویٰ ظہریہ۔ فقہ۔ جامع الرموز۔ فتح القدر وغیرہ میں ہے یہ روایات رافضی سبی کے کفر پر شاہد عمل ہے۔ یہ بات تمدن سے بتنا کرنا مجاز ہے۔ اس کے متعلق روایات ذلیل غور ہیں۔

کتاب غنیۃ اطالبین مؤلف حضرت پیر بیرونی شیخ عبد القادر جیلانی رحم ص ۱۶۹، ۱۷۰ میں سے۔ وَزَوْا ثَيَّةَ النَّسْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاحْتَارَنِي أَصْحَابَنِي حَمِيمًا الْطَهْرِيَ وَجَعَلَنِي اَهْمَارِي وَإِنَّهُ يَجْئِي فِي أَخْرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُفْقَصُونَ هُمُ الْأَفْلَاقُ كَلُوْهُمُ الْأَفْلَاقُ شَارُوْهُمُ الْأَفْلَاقُ تَنَاهُوْهُمُ الْأَفْلَاقُ نَصَلُوْهُمُ الْأَفْلَاقُ

مَعْهُمُ الْأَفْلَاقُ تَسْلُوْهُمُ حَلَّتُ الْمُغْنَةُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ خدا نے مجھ پرست کیا۔ اور یہی سے میرے اصحاب (دو) بھی پسند کئے۔ اور ان کو میرے مدگار اور رشتہ دار سایا۔ آخر زمان میں ایک قوم آئے گی۔ جو میرے اصحاب کی تلقیص شان کریں گے جو اس سے مل کر کھانا پینا ملت کرو۔ اور ان سے رستہ نہٹے نہ کرو۔ اور ان سے مل کر اس زبھی نہ پڑھو۔ اور نہ ان پر کھا ز جزاہ پڑھو۔ ان پر نہت جائز ہے)

اس حدیث میں جس کے راوی خادم دربار رسول حضرت انس اور ناقل حضرت غوث الاعظم سرتاج اولیا ہیں تصریح ہے کہ روافضل سے جو آنحضرت کے اصحاب کی پیگوئی و تسلیک شان کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کسی قسم کا برتاؤ۔ ملکہ طھانا پینا۔ یا ان سے رشته نظر کرنا۔ یا ان کے شرکیں ہو کر نماز پڑھنا یا ان پر نماز جنازہ پڑھنا قطعاً ناجائز ہے۔ یہ جس لائیخی ملارتے رافضی کا جنازہ پڑھایا۔ وہ رسول پاک کا نافذان اور روافضل کا ہسم خیال ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذنن ہے فلا تتعبد بعد الذکری مَعَ
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ نصیحت کے بعد قوم ظالم سے نشت و برخاست مت کرو۔

تفسیر احمدی میں ہے۔ ان القوم الظالمین هم المبتدعون والفاسقون والكافرون والقعود مع کلام حرام۔

قوم ظالم سے مراد روافضل وغیرہ مستبدین اور فاسق و کافر ہیں۔ ان کے ساتھ پیدھنا حرام ہے۔

دوسرا جگہ قرآن شریف میں ہے۔ وَلَا ترکنوا إلی الَّذِي
ظلمو فتمسکم النار (یعنی ان بدمنہب ظالم مستبدین وغیرہ کی طرف سیلان ملت کرو۔ ان کی صحبت سے تہیں دوزخ کی آگ مس کر گئی)

ایک اور آیت ہے۔ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُنَاهُمْ (شخص کفار سے محبت کرے۔ وہ ان میں سے ہے)

حدیث شریف میں ہے أَمْرُهُ مَعَ مَنِ احْتَى (مرد کا حشر اس جماعت کے ساتھ ہو گا۔ جن سے وہ محبت رکھتا ہے)

اس تبرکت ملائے دوسرے علماء کے اجتناب اور حماخت کے باوجود چند پیسوں کے لپڑ سے ایمان فروشنگی کی۔ رفعی میت کا جنازہ پڑھا۔ اور رونق کا ہنوا ہو کر ان سے اشتراک عمل کیا۔ ان کو یہ حوصلہ دلایا کہ دوسری دفعہ اپنے طرف پر نہاد جنازہ پڑھیں یہی نہیں بلکہ حسب آئیت و حدیث مندرجہ بالا روافض میں شمار ہو گا۔ حقیقی مسلمانوں کو قطعاً اس سے کسی قسم کا برنا موجا یہ نہیں ہے۔ کھانے پینے۔ شادی اونچی نہاد و جماعت سے اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ آئندہ کسی نے باعت بھرت ہو رہے خود تنہا اس گناہ کا مرکب نہیں ہوا بلکہ بہت سے مسلمانوں کو اس نے گناہ میں شرک کیا۔ کہ اس کی تقليد میں وہ لوگ ایک بد نہ سبب رفعی کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ علماء کا کافر رفعی یہ ہے کہ اس پاشوب زمانہ میں حب رفع و بدرعت کی ترقی ہو رہی ہو۔ یہ اس کے انداد کے لئے جو جہیکیں رہ نہیں کہ ان کی حوصلہ افزائی کی جاوے

حدیث یہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطہرت المفتن فین طبیغ علی

الک فحليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين - لا يقبل الله منه صرا و عل لة (رواہ الخطیب السجداوی نقی الجامع) ترجیحہ یہ فتنے اور بعثتین برپا ہوں۔ اور اصحاب کبار کی بدگوئی کی جائے۔ تو عالم کا فرض ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے لیجئی اس کا انسداد کرے) جو ایسا نہیں کرتا۔ اس پر خدا اور طالگہ اور سب لوگوں کی نخست ہے۔ اس کا کوئی عمل صدقہ و خیرات وغیرہ مقبول نہیں ہے۔ آج کل بہت سے نام کے علماء اس مرض میں مبتلا ہیں چند پیسوں یا چند سو غلہ یا صرف حجرات کے ٹکڑوں کے لایجست ان اعداد دین و شیان اصحاب دازواج رسول سے خلط امطر رکھتے۔ ممتازوں یعنی جنائز میں ان سے شرکت نہیں کرتے اور دیگر مسلمانوں کو بھی گراہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو خوف خدا کرنا چاہئے بے دئے حکم حدیث بالا وہ طوقِ لخت نیب گلوکر نے اور سورہ عضیب الہی ہوتے ہیں۔ اسلام نے مانہت اور منافقت کو جلا یہی نہیں کھوا۔ تقبیہ روافض کا شیوه ہے۔ سئی مسلمانوں کو ایسے بداعتقاد

قرفے سے انقطاع کلی کرنا چاہئے تاکہ یہ مرض متقدی بچیلنے نہ پائے۔

حفل لاصھہ

یہ کہ روافض بعض آیات و احادیث رسول و روایات کتب فقه حنفی بالاتفاق کافر ہیں۔ ان سے کسی قسم کا برداشت جائز نہیں ہے۔ لگر تمہاری مساجد میں آکر شرکیت نہ رکھو۔ نولا محالہ وہ اینے اعتقاد کی رو سے ختم نماز کے بعد اصحاب اذواج رسول پر لحت و تبر (جس کو ذریعہ عبادت سمجھتے ہیں ہے) کے درد کریں گے۔ اگر تمہارے چنانچہ میں شرکیت ہونے گے۔ تو تمہارے میت کے حق میں دعائے خیر کی بجائے خلوٰۃ النار اور پیٹ میں سانپ دکھپو بھر جانے کی بدعاکریں کریں گے۔

(جیسا کہ ان کی کتابوں میں تصریح ہے) اس لئے ان سے کلی طور پر احتیاب کرو۔

و شخص با وجود مخالفت خدا و رسول خدا ان سے ترک موالات نہ کرے۔ ان سے ملکر کھائے پئے۔ رشتہ ناطے کرے۔ یا نماز و جنازہ میں شرکت کرے۔ وہ بھی بھکم آئیت و من یتوہم منکم فانہ منہم ان ہی روافض میں داخل ہے۔

ایسے شخص سے بھی مسلمانوں کو برداشت ترک کر دینا چاہئے۔

اگر ان لوگوں کے عقاید کفریہ اور گندے مسائل پر پوری واقفیت حاصل رہی ہو۔ تو میری کتاب افتاب رائیت قیمتی تین روپیہ میٹکو اکر مطالہ کرنا چاہئے۔ جس نے شیعی دنیا میں تزلیب ڈال دیا ہے۔ اور شیعی مجتہدین اس کا جواب لکھتے سے عاجز ہیں۔ رسالتِ شمسِ الاسلام کے خریداران سے بجائے تین روپیہ کے صرف درود پڑھ آنہ قیمت لی جاؤ۔ میٹکو اکر علاوہ مونگا۔

و مسلم علی اتبع الحق والحمد لله۔

حدہ ابو الفضل محمد کرم ایندین عقیل عنة ارجمند تحسیں چکوال ضریحہ

اسماے مصدقین قتوے نہ

مولانا مولوی غلام محمد صاحب مفتی دربار عالیہ گورنر ٹریفی۔ مولانا مولوی مولانا شمسِ حلطیب جامع مسجد راولپنڈی ٹسی۔ مولانا مولوی محمد عبد الحمی صاحب

دریں دارسہ احیاء العلوم را ولپنڈی - مولانا مولوی اعجاز احمد صاحب خطیب حلقہ
مسجد صدر برازار را ولپنڈی - مولانا مولوی فرمودھ صاحب را ولپنڈی - غاصنی
محمد نور العین صاحب امام ملٹیٹ نمبر ۱ چھا دنی جملہ - مولوی منظفر حسن صاحب
مولوی فاضل درس علی گورنمنٹ ہلی شکول جیکوال - مولانا مولوی عبد الغفران
خطیب جامع مسجد نگر لاہور - مولانا مولوی محمد سعید صاحب الرضا ضتلخ
سیالکوٹ - مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب ممتازی وزیر آبادی ملطف سلطان
الفقہ - مولانا مولوی محمد حسین صاحب ساکن گوڈلازوں الصلیع کو انداز مصنف
حنفیہ ڈائری - مولوی محمد امین صاحب درس اسلامیہ اسکول جیکوال محلوی
سید محمود شاہ صاحب حسینی حقی (پارشاہی) مولانا مولوی محمد شریف
صاحب کوئی نوع رائی (سیالکوٹ) مولانا یافتی عطاء محمد صاحب (تہ) تحصیل
چکوال - مولانا مولوی پیر احمد غوث صاحب (ترنی) مولانا مولوی پیر
غلام محی الدین صاحب (ترنی) مولانا مولوی سید علی شاہ صاحب
دوالمیال - مولوی سید کرم شاہ صاحب چونا سیدن شاہ - مولانا
مولوی فضل کرم صاحب درس اعلیٰ درس اسلامیہ قصور - مولانا مولوی
ابو یوسف نور الحسن صاحب خطیب جامع مسجد کلان سیالکوٹ -
لوقت: راس فتویٰ پیر اور بہت تھے فضلا کے دستخط ہیں تجویز طور
درج نہیں کئے گئے۔

اجواب

حامدًا ومصلیاً ومسلمًا

عالیگیری میں ہے۔ رافضی اذکان بسب الشیخین و یلعنةها والعباذ بالله
فهو کافر و بیحکم کفارهم باکفار عندهم و علی دفعتهم وزبایو و عالیشنا
ضی اللہ عنہم حدیث مکمل ص ۲۹ - اذا انکما الرحل آیۃ من القرآن
او تخریج باینہ من القرآن و فی الحزن آنہ اذا عاب کفر کذاقی التتار خانہ
ح ۲ و منہ مکمل ص ۱۹۱ سمعت بعضہم لیقون اذلم و فی الرحل ان محمدًا صلی اللہ

علیہ وسلم آخر الانبیاء علیہم وعلیٰ بنینا اسلام فیليس بِمَ کذا فَاتَّیتَهُ وَ فِی الدِّرْجَاتِ

مندرجہ بالا ہر دو فرق صالم یعنی روا فرض اور مرزاں شرعاً کافرو مرتد ہیں اور جملہ مسلمانوں کو ان سے معاملات نکاح وغیرہ و مشرعاً درست ہیں ہادئہ ان چکچڑا کی نماز پڑھنی درست ہے۔ ان لوگوں سے مسلمان مرد اور عورتوں کا نکاح ہی صحیح ہیں ہوتا۔ اور جو پڑھے ہو چکا ہے۔ وہ ان کے اسن قسم کے لفظیں و اعتقاد سے باطل ہو جاتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ادن سے احتراز ضروری ہے فی الدِّرْجَاتِ فِي تصرفاتِ المرتدِ وَ يَهُطِلُ مِنْ الْفَاقِهِ أَعْلَمُهُمُ الْمُلْمَةُ وَ حَمِيَ خَمْسُ النَّكْلَمَ وَ الْذِي بِجَهَةِ وَ الصَّيْدِ فَالشَّهْمَادَةُ وَ الْأَرْبَثُ الْخَمْ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ۔

Necہ ضیاء احمد عقی عنہ ۲۳ شعبان المکرم فتحۃ۔ عبداللطیف مدرسہ طاہر علوم
سہارن پور ۲۳ شعبان سولہ

فتاویٰ از دارالعرفان

اجواب: رہیت و ہمایعت کو فرق مرزاں کے ساتھ منکرت کرنا اور نماز جنڑہ میں شرک ہونا شرعاً جائز نہیں ہے۔ یکوئی کہ مرزاں بالاتفاق علماء کافرو مرتد ہیں یہاں ان سے تعلق منکرت جائز نہیں ہے۔ اور اگر کسی سینیہ حنفی عورت کا نکاح کسی مرزاں سے کیا جاوے یگا۔ تو نکاح شرعاً ساختہ ہو گا۔ فقط دو اللہ تعالیٰ عالم۔
کتبہ سعد احمد عقی ائمۃ و ائمہ علوم دینہ بند ہمہ شعبان

علمی تجویز از مسجد مسیح بن یوسف کے پڑھے قبلی تعداد میں موجود ہیں جو صاحب طلب فرمانا چاہیں وہ ۲۲ فری پڑھ کے حساب سے ملکوں کے ذریعہ تیکت بچھ کر طلب فرمائیں۔ درجہ بعد ازالی یہ نایاب ہو جائیں گے ہے۔

المشاہد: شیخ بزرگ سالہ مسیح بن یوسف

فتاویٰ علماء عزوزتی

فرقة مبطوره بالاجو منبع اموي ہیں اصول شرعیہ کلامیہ زمرہ اہل اسلام خصوصاً فرقہ ناجیہ سے خارج فرماتے ہیں۔ تک موالات مخلصین بالله و رسولہ کو ضروری ہیں بصیرت حکیماً صحبۃ زہر کا واد سے اجتناب فرماتے ہیں۔ واللہ الہادی الى سبیل الرشاد لا بیجم الحوی فیضک عن سبیل اللہ ولا ترکنوا لی الذین ظلموا اقتسمک النا

احقر خطاب الدین مسکین نصیر الدین از غورشتی احقر العباد سید محمد

الجواب فهو الموفق للصواب

اللهم ارنا الحق حقاً والباطل باطلـ تحقیق تحقیق یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و خاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حواہ ان میں سے ایک کی شہان اقدس و اطہر میں نامالم کلمات بے۔ تبرا کرے۔ گستاخی کے الفاظ زبان سے نکالے۔ اگرچہ صرف اسی قدر انہیں خلیفہ برحق اور امام عامل امیر المؤمنین نہ مانے کتب حنفیہ معتمدہ فقہ کی تصریحات اور عبائۃ اللہ ترجیح و فتوؤں کی تصریحات پر مطلقاً کافر ہے درختائیں ہے۔ ان انکرا بعض ما علم من الدین ضمودۃ کفر بها کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کا لا جسم و انکا سبیل صحبۃ الصدیق طحطاوی میں ہے حکذا خلافتہ اور ایسے ہی ان کی حلت کا انکار صحیح کفر ہے۔ خلاصہ اور خزانۃ المفتین میں ہے۔ الرافضی ان فضیل علیہما عزیزہ فہو صندع ولو ائمۃ خلافتہ الصدیق فہو کافر خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے۔ الرافضی اداکان بیب الشیخین و یلحنجما والعبیاذ بالله فہو کافر۔ فتویٰ علامہ نوح افندي مجموعہ شیعہ الاسلام عبائۃ اللہ افندی ایسی مفہومیتی استفتی عن سوال المفتی یہی عقود الاربیہ

میں ہے۔ المرد افضل کفر کو جمعاً ابین احذاف الکفر منها انہم نیکوں خلافت الشیعین و منها انہم دیسیوں الشیعین سو لالہ و جو ہم فی الدین فن اتصف بو احمد من هذہ الامور فھو کافر۔

یعنی راضی کافر ہیں۔ طبع طبع کے کفروں کے مجمع ہیں۔ از الجملہ خلافت

شیعین کا انکار کرتے ہیں۔ از الجملہ شیعین کو صراحتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں راضیوں کا منہ کا لا کرے۔ جو انہیں کسی بات سے مستصنف ہو سکا فرہے۔ مزید تین قرآن تریم میں تغیر و تبدل و تصحیف کے قائل و معتقد ہیں۔ صدیقہ ضمی اللہ عنہا کو محاذ اللہ زنا کے ساتھ تہم کرتے ہیں۔ روح الامین کو خاطی و ناسی جانتے ہیں۔

وغیرہ وغیرہ خرافات کثیرہ شہروں میں جن کی بنی حکم قطعی لقینی یہ ہے کہ وہ علی العوام کفار و مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذجیہ مردار۔ ان کے ساتھ منکحت نصف حرام میلکہ خاص زنا ہے تعاذ اللہ۔ اگر مرد راضی اور عورت مسلمان ہو۔ پہنچت قبر ایسی ہے اور اگر مرد نہیں اور عورت ان جنتیوں کی ہو۔ جب بھی سرگز نکاح نہ ہو گا۔ حضن زنا ہو گا۔

اولاد دلد ان زنا ہو گی سان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میں جوں سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام بلکہ جوان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھیجی انہیں سان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ وہ بھی حکم ائمہ وغیرہ خود کافر ہے اور اور اس کے روئے بھی یہی احکام ہیں۔ جوان کے متعلق بیان ہو یہی حکم چکڑا لوی مزائی وغیرہ کہا ہے۔ اگر وجوہ کفر کلمات توہین درشان سید المرسلین و اولیاء کاملین ہیں۔ هذہ اعذی اللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عبیدہ المذہب ابراہیم سید احمد ناظم سکرٹری

اجنبی حزب الاحسان فہرستہ

الحجاب۔ و هو ملائم للحق والصواب روا فضل غالبية اور فرقہ مزا شیعہ سے منکحت دموکلت و مشا رکت و مشا رکتہ فی الصلة جائز نہیں چنانچہ علماء محققین نے اس کو لپٹنے کتب و رسائل میں مفصل مدلل بیان فرمایا ہے۔

بنقیم محمد ولی اللہ عفی عنہ از لہانی

قرآن کا انکار کرنے والے یا تحریف کرنے والے شیعہ اور ختم رسالت کا انکار

کرنے والے مرازاٹی اور تحریف کرنے والے خارج از اسلام ہیں -
 الجواب صحیح و منکرو فضیح
 سلیمان محمد حسن رز محدث حنفیت از مدرس مدرستہ دینیہ مرود شریف
 مردیلہ نوام سجادہ نشین کوٹ ہونی
 (درستہ شریف)

فتاویٰ علماء راملو

استفتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صحابہ کرام کی
 نئیگر کرنے والے - قرآن کریم میں تحریف کے قائل یعنی روافض اور ختم نبوت کے
 منکر - مسلمانان علم کی نئیگر کرنے والے یعنی فرقہ میرزا یتھ کے ساتھ مسلمانوں کو تعلق
 برداری - مناکحت شرکت جنازہ شرعاً جائز ہے یا نہیں - بیٹھا بالتفصیل توجہ و اخذ
 اللہ الحمدلیل -

الجواب

والله سبحانہ و تعالیٰ ہو الموقن بالحق والصواب - صورت مسئول میں جو روافض
 کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے منکر ہیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت
 کا انکار کرتے ہیں - اور فرقہ زیدیہ بوجہم سے ایک ایسے بھی کے آنے کا انتظار رکھتے ہیں
 جو جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کو منور کریگا - اسی طرح وہ روافض جو تناسخ
 کے قائل ہیں - اور وہ روافض جو اللہ میں توحید الہی کے منافق ہونے کے قائل ہیں لدر
 وہ روافض جو امام باطیں کے خروج کے قائل ہیں - اور اس کے خروج تک تمام اداؤں
 تو ایسی الہی کو بیکار جانتے ہیں - اسی طرح وہ روافض جو حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں - اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا
 انکار کرتے ہیں - اور اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت جبراہیل عربیہ اسلام سے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واقعی للہتے ہیں بھی ہوئی - اصل میں واقعی حضرت علی رضی اللہ
 عنہ کی طرف انشاد و تعالیٰ نے بصیری بھی - اور اسی طرح وہ راضی جو بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو گلائیں بھیجئے تھے ہیں - اور اسی طرح وہ روافض جو شجین رضی اللہ عنہما کو گالیاں بھیجئے

وائے ہیں - عند اکثر المعلماء اور اسی طرح دوسرے کلمات کفریہ کے قائل روپ پر
غلاظہ و سبیلہ شریعت مطہرہ اسلامیہ میں کافر ہیں - اور دین اسلام سے خارج -
ان کے احکام مذاہب ارباب اہل سنت و اہماعت میں مرتدوں کے سے احکام ہیں -
اگر یہ تائب نہ ہوں تو ان کا قتل کرنا عند الاحادیف مباح ہے - بلکہ علامہ شامی نے
تتفقع الفتاوی الحامیہ میں اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے - کہ جو ان کے کفر
میں شک کرے - وہ بھی کافر ہے اور ان کا قتل کرنا مباح ہے - اور دیگر ائمہ عظام علماء
کرام کے نزدیک ان کا اور بھی شدید حکم ہے - کما نہ کہ انث اللہ تعالیٰ فتاوی
عالیگیری باب کلمات الکفر میں ہے - من انک امامۃ ابابکر الصدیق رضی اللہ
عنہ فہو کافر و علی قول بعضہم ہو مبتدع ولیس بکافر والصحيح انه کافر و
لذلک من انک خلافة عمر رضی اللہ عنہ فی الصحيح الاقوال کذاف الظہیریہ
ویجب کفار الزیلیہ بکلہم فی قولہم بانتظار بنی من الحجہ ینسخہ دین بتنا
وسید ناصح صلی اللہ علیہ وسلم کذاف الوجیز لکر دری ویجب اکفار
الروافض فی قولہم برجعة الامور الی الدینیا و بتنا سخن الارواح و با
انتقال روح الائمہ الی الائمہ و بقولہم فی خراج امام باطن و بتعطیلہم
الامر انہی الی ان یخرج الامام الباطن و بقولہم ان جبریل علیہ السلام
غلط فی الوجیز الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ وہو لام القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامهم احکام
المرتدين کذاف الظہیریہ انہی - و فی ذہ المختار نعم لا شک فی تکفیر
من قد ف السیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما او انکو صحبۃ
الصلیبیۃ او اعتقاد الاویہتہ فی علی او ان جبریل علیہ السلام
او نخوذ لامک من الکفر الصریح الخالف للقرآن انہی - و فی الخلائق
والرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فہو مبتدع ولو انک خلافۃ
الصلیبیۃ فہو کافر انہی - و فی شرح فقہ الائکبر قال ولو انک احد
خلافۃ الشیخین رضی اللہ عنہما یکفی قول لعل وجہہ انہا ثابت
بالاجماع من غیر نزاع اول ان خلافۃ الصدیق رضی اللہ عنہ باشاع

صاحب التحقيق وخلافة عمر رضي الله عنه بنصب الصديق
من غير تردد في امره انتهى - وفي المندية الرافضي اذا كان يسب
الشيوخين ويلعنهم والعياذ بالله فهو كافر وان كان يفضل علينا
كرم الله تعالى وجاهة على ابن بكر رضي الله عنه لا يكون كافرا الا انه مبتدا
انتهى - العقود الدرية في تنفيذ الفتوى الحامدية باباب حكم
المتربي هي - قال المؤلف رحمة الله تعالى ورأيت في مجموعة شيخ
الإسلام عبد الله آفندي حفظ الله الملك السلام حين
زارني في الجنة وقت قدومه من ا مدية المتنورة على منورها
افضل الصلوة واتم السلام سنة ١٤٤٤ ما صورة ما قولكم
دام فضلكم ورضي الله عنكم ونفع المسلمين بعلومكم في
سبب وجوب مقاولة الروافض وجوائز قتالهم هوا لبني
على السلطات او الكفر اذا قاتلتم بالثاني فيما سبب لكرفهم
واما اثنتم سبب لكرفهم هل تقتلون قاتلهم واسلاهم حكم كما مررت
او لو تقتل كتاب النبي صلى الله عليه وسلم بل لا بد من
قتالهم اذا قاتلتم بالثاني فعل يقتلون هذا اوكرفاوهل يجوز
تركهم على ما هم عليه باعطاء الخزينة او بالامان المؤبد لهم لـ
وهل يجوز استرقاق نسائهم وذرارتهم افتوناما حورين
اثابكم الله الحسنة الحمد لله رب العالمين اعلم اسعدكم الله
ان هو علام الكفرة والبعاكة الفجرة جعوا من اصناف الكفر والبغى
والعناد والواسع الفسق والمزرقة والامتحاد ومن توقف في
كرفهم والحادهم ووجوب قتالهم وجوائز قتالهم فهو كافر مثلهم
وسبب وجوب مقاولتهم وجوائز قتالهم لبني وا لكرف مع امام
البني فانهم حرموا عن طاعة الله ما مام خلد الله تعالى علمه الى يوم
القيمة وقد قال الله تعالى فقاتلوا التي تتبع حتى تفزع الى امر الله
والامر بوجوب فتنبي للمسلمين اذا دعاهم الامام الى قتاله

الباغين الملعونين على لسان سيد المرسلين ان لا يتأخر و
عنه بل يكتب عليهم ان يعيثوا ولقائهم لهم معه واما الكفر فعن
وجوه منها انهم يستخفون بالدين وليس لهم عن بالشروع المبين
ومنها انهم يحيطون بالعلم والعلماء يعلمون ان العلماء وعشرة الانبياء
وقد قال الله تعالى انما يخشى الله من عباده العلماء ومنها انهم
يستخلون المحرامات ويستكون الهرمات ومنها انهم ينكرون خلافة
الشياخين ويريدون ان يوقعوا في الدين الشين ومتى انهم
يطولون السنن عليهم على عائشة الصدقة حتى الله تعالى عنها
ويتكلمون في حقها ما لا يليق بساحتها مع ان الله تعالى انزل علها
آيات في براعتها ونزاهتها فهم كافرون بتكييف القرآن الغظم
وسابوت النبي صلى الله عليه وسلم ضمناً بنسبتهم الى اهل بيته
هذا الا مراعتهم ومنها انهم يسيرون الشياخين سود الله ووحش
في الدارين وقال السيوطي من ائمة الشافعية من كفر الصحابة
الوقال ان ابا بكر لم يكن منهم كفرو نقلوا وجهين عن تعليق القاضي
حسين فيمن سب الشياخين هل يفسق او يكفر والوجه عند
النکفرين وبه جزم المحامى من الكتاب انه دثبت بالتواتر قطعاً
يعنى التخاص والعوام من المسلمين ان هذه القبائح مجتمعة
في هؤلاء الصالحين المصليين فمن القصص الواحد من هذه
الامور فهو كافر يحب قتله بالتفاق الامنة ولا تقبل بقتله و
اسلامه في استقطاع القتل سواء تاب بعد القدرة عليه
والشهادة على قوله او حادثة اثنا من قتل نفسه لانه حد
وجب ولا تستقطع التوبة كسائر الحمد ودوليس سيد
على الله عليه وسلم قال ارتدا دالمقبول فيه التوبه لاردن الا
ارتدا دمعنى ينفر وبه امرشد لا حق فيه لغيبة من الاردين
فقتلبت قبته ومن سب النبي صلى الله عليه وسلم تعاقب

حق الادمی ولا یستقطع بالتنبیہ کس اثر حقوق الادمیین فیں
 سب النبي صلی اللہ علیہ وسلم واحداً من الانبیاء صلوات اللہ
 علیہم وسلم عما قاتلوا بکفر و یکب قتلہ ولا تقبل توبتہ و استلامہ
 (یا) اسقاط القتل وقال ابن نجیم فی البر حيث لم تقبل توبتہ
 علم ان سب الشیخین کسب النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلا
 یفید الہ نکار مع البنیة قال الصدرا الشهید من سب الشیخین او
 لعنہما بکفر و یکب قتلہ ولا تقبل توبتہ و استلامہ فی اسقاط
 القتل لا تابحعل انکار الردۃ توبتہ ان كانت مقویة کمالاً بمحض
 وقال فی الا شبهہ کل کافر تائب فتوی تبر مقبولۃ فی الدنیا والآخرۃ
 الا کافر بحسب نبی او بحسب الشیخین واحداً هما او بالسیع
 فو امر رأیہ وبالزندقة اذا اخذ قبل توبتہ او فیح قتل هؤلاء
 الا شرار المغار تابوا او لم یتولوا و هم ان تابوا و استلموا قتلوا واحداً
 على اطشہہ و اجری علیهم بعد القتل احکام اسلامیین و ان یلقوا
 على کفرهم و عندهم قتلوا کفرا و اجری علیهم بعد القتل حکم المشرکین
 ولا یجوز ترکھم علیہ باعطاء الخنزیر ولا بامان مؤقت ولا بامان
 صویبد نص علیہ تاضیخان فی فتاویہ و یکوز استرقاق نسائهم
 لان استرقاق المرتدۃ بعد ما الحقت بدارالحرب بجائز وكل
 موضع خرج عن ولا یذ الامام الحق فهو بنقوله دارالحرب و یکوز
 استرقاق ذرا یضم بتعالاً هم ما یتهم لان یتبع الام و الا استرقاق
 دالله تعالی اعلم کتبه احرق الوری لون الحنفی عفی اللہ عنہ
 و المسلمين اجمعین او مانی الجمیعۃ المذکورة بجز و فہ (اقول) وقد
 الکثر مستائیم الا سلام من علماء الملة العظامۃ لاذالت
 مؤیدۃ بالذ کا العلیتہ فی الا فتاویہ شان الشیعۃ المذکورین
 وقد استبع الدکلام فذلک کثیر منهم والفواید الرسائل و عن
 افتی بخوبی ذلك فیهم الحق المفسر ابو السعید افتی الجمادی

تعل عبارة العلامة الكواكبى الجلبي في شرحه على منظومة
 الفقہية المسماة الفرات السنیة ومن جملة ما نقله عن ابن
 السعوڈ بعد ذکر قباکھم على نحو ما مر فلذا اجمع علماء الا
 عصار على اباحة قتلهم وان من شک في كفرهم كان كافراً فعد
 الامام الاعظم وسفیان الثوری والا وزاعی انهم اذا تابوا او
 رجعوا عن كفرهم الى الاسلام بخواص القتل ويرجح نعم
 الحفوکسا توكلاً لغير اناس اذا تابوا او ما عند ما لا يكفي والشافعی
 واحمد بن حنبل ولیث بن سعد وسائر العلما العظام
 فلا تقتل توسمهم ولا يعتبر اسلام حکم ولقتلهم جد ائمۃ
 فقد حرام يقولوا توبتهم عند اما من اما من اما من اما من
 لمام عن الجمیة وينظر هل ان هذھ هو الصواب وفي معین
 الحکام محن باى شریح الطحاوی ما صورته من سب النبي
 صلی الله علیه وسلم او بخصه کان ذلك منه روة وحكمه
 حکم المرتدين ام وفي النسق من سب رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فانه من تداو حکم المرتد ول فعل به ما بفعل
 بالمرتد ام فقوله ول فعل به ما يفعل بالمرتد ظاهر في قوله
 توبۃ کما لا يخفی واما لالیل نعتمد نافی قول التوبۃ قوله تعالى
 قلل للذین کفروا ان یتھوی ویخفی لهم ما قد سلف وقوله تعالى قل يا
 عبادی اللذین اسرفوا الہیة وقوله تعالى کیف یهدی اللہ
 قوماً کفروا الایکیز وهذه الآیات نص في قوله توبۃ المرتد
 ونحوها يدخل في السباب والقول بأنه حق آدمی فلا
 يسقط بالتبه صحیح لكننا علينا من النبي صلی الله علیه وسلم
 درافتہ ورحمتہ وشفقتہ انه ما انتقم لنفس قطافیف
 بانتقام له بعد موته ام وباجملة قد تنتجا کتب الحنیفة
 فلم نجد القول بعدهم قبول توبۃ سوا ما ذكره البزاری

و قل عرفت بطلہ نہ و منشا غلطہ فی اول الرسالۃ انتہی ملخصاً
و حضرماً۔

روايات سابقہ سے جبکہ رواضن علاۃ و سبییہ کا فرشتل مرتد کے ہونا ثابت ہے تو اینہا از روئے شریعت مطہرہ اسلامیہ ان سے مسلمانوں کو مناکحت وغیرہ تعلقات برادری رکھنا اور کتنا قطعاً ناجائز بلکہ حرام ہیں۔ اگر بے توبہ تسلیم حاصل ہیں تو ان پر مجاز غباڑہ سرگز نہ پڑھی جائے۔ کہہ کا فرشتل مرتد کے ہیں۔ اور نیز فتاویٰ عزیزیہ میں ہے۔ مخلع کر دن درمیان مردستی و زن شیعی مبینی پر تکفیر و عدم تکفیر ایں فرقہ است درذہب حنفی موافق روايات مفتی بہ حکم فرقہ شیعیہ حکم مرتد آن است چنانچہ درفتادی عالمگیریہ میں قوم است پس نکاح کر دن اذ زن کر دیں فرقہ باشد درست نیت احصائی چب پیس مسلموم ہوگی۔ کہ رواضن مذکورہ بالاماء مناکحت وغیرہ تعلقات برادری قطعاً ناجائز ہیں۔ کہ یہ کافرشتل مرتد کے ہیں تو جانتا چاہئے۔ کہ راسیط رج فادیانی فرقہ کے توگ مرزا غلام احمد قادریانی مدعا نیوت کے پیرو و معتقدین احکام اسلامیہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک کافر ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادریانی کو اس کے اقوال کفریہ باطلہ کے موافق نبی مانتے والے ہیں اور آیات قرآنیہ صریح ہو سوچ اس امر کی ہیں کہ برتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پختہ ہو گئی اس کے منکر ہیں۔ اور احادیث نبویہ صریح یہ ہے اور تو انکو جھٹلانے ہیں۔ کمالا لاجئی علی الناذن قد المتصصف النبیہ البصیر ذیل میں چند اقوال کفریہ مرزا غلام احمد قادریانی کے جن کے معتقد تام قادریانی مرزا مذکور کے چیزے ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ فرقہ مرزا یہ کا بھی کافر ثابت ہونے کا فقط بین ہی نہیں بلکہ ابین شہوت ہو جائے۔ روا، یہی اللہ کا نبی اور رسول ہوا اخبار الحکم مورخہ ۲۷ فروردی ۱۹۰۵ھ مہمنتقول از توضیح المراجم (۲۲)، میں اللہ کا نبی اور رسول ہیں۔ میراںکر کا فرد مردو دیہے مردو دوں کے پیچے مزار درست نہیں ہے۔ درسال عقائد مرزا منقول از توضیح المراجم وغیرہ اس حدائقے نگاری نے اس عاجز کو آدم صفحی اللہ کا مشیل قرار دیا۔

پھر نوحؑ کا پھر یوسفؑ کا پھر داؤدؑ کا پھر موسیؑ کا پھر شیلؑ ابراہیمؑ کا قدر ایسا
اور بار بار احمدؑ کے خطاب سے خطاب کرنے کے طور پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم فزاریا (ازالۃ الادحاص صفحہ ۲۷۸)

رہم، آئیت شریفیہ مبشر الرسول یا تو من بعدی اسمہ احمد
سے میں مراد ہوں۔ میرے ہی تھے کی بشارت دی گئی تھی۔ (ازالۃ
الادحاص صفحہ ۲۷۸)

رہی ابن مریمؑ کے ذکر کو حجہ بڑو۔ اس سے بہتر علام احمد ہے
میں امداد کی اولاد کے رتبہ والا ہوں۔ میرا الہام ہے کہ انت صنی بن نزلہ
اویادی یعنی اللہ فرماتا ہے کہ اے علام احمد تو میرے نزدیک میری اولاد
کے مرتبہ میں ہے۔ (رسالہ عقائدِ مرزانقول از دارفع السبلاء)
(۶) خدا بے پروہ ہو کر مجھ سے مٹھے کرتا ہے۔ (رسالہ عقائدِ مرزانقول
از تو پیغیح المرام) نفوذ بالمشتملہا۔

مرزا علام احمد قادریانی کے اقوال مذکورہ سے مرزا کا مدعاً نبوت ہو ناظم
من الشہر ہو گیا اور شریعت مطہرہ اسلامیہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد مدعاً نبوت کافر ہے۔ کما فی بحر الرائق فی باب المرشد
ویکفر بقوله انا رسول اللہ انتہی۔ وفی البندیۃ فی موجبات المکفر و
کذلک لوثک لوقال انا رسول اللہ اوقال بالغارسیۃ من پیغمبر
بیرید به من پیغام می پیرم یکفرا انتہی۔ وفی شرح المواقف بتقالی
الاستاذ ابواسحاق کل مخالف یکفر تا فتحن مکفر ولا فلا
انتہی و ہکذا فی شرح المقاصل۔

لہذا مرزا علام احمد قادریانی اور اس کے معتقدین یعنی تمام و قوم مزرائیہ
مع مرزا کے اس کے اقوال کفریہ صریحیہ مذکورہ کے معتقد ہونے کی وجہ سے کافر
ہو سکتے۔ واپسنا تدل علیہ النصوص القطعیۃ الصریحۃ المذکورۃ
فی القرآن اطمینان علی رسول الانعام من اللہ الملائک العلام کمالا
یخنی علی اولی الابباب والاضمام فبہذا روافقی مذکور کا۔ اور

فرقہ مزرائیہ سے مسلمانوں کو مناکحت وغیرہ تعلقات برادری رکھنا اور کرنا فرعاً با تکلیف ممنوع و ناجائز بلکہ حرام ہے۔ اب ہے صرف محض تفضیلیہ سودہ بھی عند الشعور فاسق و مبتدع ہیں۔ کما ثبت سابق۔ لہذا ان سے بھی شرعاً مناکحت ناجائز ہے۔ کیونکہ نکاح میں شرعاً زوج و زوجہ کے دریابان کفوء کا ماحاطہ کیا گیا ہے۔ اور ہمسری مرد کی عورت کے ساتھ اسلام و دینداری و تقویٰ میں بھی رکھی گئی ہے یعنی کافروفاصل و بدعتی و بدکار مرد مؤمنہ عاصمہ صالحہ کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ کما فتاویٰ المہندیۃ ومنہا البدایۃ ای تعریف المکفأۃ فی الدیانۃ وہذ قول البی حنفیۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ وہو الصیحۃ کذافہ الہدایۃ فلا یکون فاسقاً کفوء للصالحة کذافی المجم سواء كان محلن الفسق او لم یکن کذافی المحيط انتہی۔ وفی در المختار و تعریف العرب والحمد دیانتہ ای تقویٰ فلیس فاسقاً کفوء الصالحة او فاسقة بنت صالحہ معلناً کانا اولاً علی النظاهر نہ انتہی۔ با جملہ روا فض و قادیانیوں فرقہ مزرائیہ کے ساتھ مسلمانوں سبیوں کو مناکحت مٹا کلت مٹا ربت مجالست تعلقات برادری اور مودت رکھنا اور کرنا شرعاً با تکلیف ممنوع اور ناجائز ہے۔ ان کے ساتھ نماز مرت پڑھو۔ اور اگر ان میں سے کوئی بھی جان تو اُس پر نماز جنائزہ بھی مت پڑھو۔ مخصوص قرضیلیہ کہ اس کے اوپر بعد المرگ نماز جنائزہ پڑھنا چاہئے۔ کہ یہ فاسق و مبتدع ہیں نہ کافر نکام (ھلکا) حکم سید ناخنام لا بنیام العظام علیہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کما یشتمل به الحدیث الشریف الائی و هو هذہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اختاری اصحاباً بالخطاب اصحابی و اصحابہ راری و انصاری و سیکھی من بعدہم قوم نیقصوهم و لیس بونهم فان ادرکتوهم فلاتناکوهم ولا توکلوهم ولا تشارب بیوہم ولا نصلواعیہم ولا نصلواعلیہم انتہی رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و به یشتمل مانی تفسیر

الحمد لله في تفسير قوله تعالى فلا تقد بعذ الذكر حما من القوم
الظالمين الظاهر من كلام الفرقاء ان الاية باقية ما ان القوم
الظالمين هم المبتدئون والفاشي والكافر والقعود معهم ممتنع
اشتى واياضاً يشهد به ما في القرآن الكريم حيث قال الله العظيم
الرَّحِيمُ الْقَلِيمُ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُونَ مِنْ
حَادِثَةِ اللَّهِ رَسُولِهِ وَلَا كَلَّا فَإِنَّهُمْ أَدَانُوا نَفْسَهُمْ أَوْ أَخْرَجُوا نَفْسَهُمْ
عَشِيرَتَهُمُ الْأَقْيَهُ - وبه يشهد بذلك قول الله تعالى قل اطهروا الله
والرسول فان تولوا فان الله لا يحب الكافرين - قوله تعالى
في الحمد للذين يحمرون عن امره ان تصيبهم عذاب اليم -
واذ اعلمهتم هذلا فاعلموا ان هذنا حكم سائر اقومة
هذا صورت المحواب والله تعالى اعلم بالطهوب وعندكم
علم الكتاب واليه المرجع والمأباب والصلوة والسلام على
من نزل عليه الكتاب پ

المفتقر الى الله العفو

كتبه العبر

محمد عبدالشاه العربی المجدد عضاعنه امتداد ولی - بریاست رام پور یوپی
محملہ سپلائٹ اپ

(میر محمد عبدالشاه)

الجواب سوال الصوب

الجواب

محمد ریحان جین

رام پور سیٹھ محلہ چاہ شور

(میر محمد ریحان جین)

باسمہ سبحانہ - حامد اور مصلیا - فاضل عجیب حسیب نے جو کچھ
تحریر فرمایا ہے - باسئلہ قرآن صواب اور حق ہے - شیخہ شنیع کا سب حضرات
شیخین رضی امتد عنہما کی ثابت فتحما اسلام کے حب نزہب اگرچہ

کفر نہیں فتنہ ہے۔ مگر بھیتیت مجموعی اس فرقہ ضالہ کے عقاید کو اگر دکھیلا جائے تو کفر ہی کفر ہے۔ مثلاً تکفیر صحابہ رضی اللہ عنہم تحریف قرآن کر کم قذف حضرت صدیقۃ رضی اللہ عنہا الوضیت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وغیرہ اسی واسطے زمانہ جدید میں حضرات علماء احباب رضی اللہ عنہم بارہ بینا ساخت منع فرم لیتے ہیں اور اگر نکاح کے بعد کوئی زوجین میں سے روافض پہ جائے تو اس نکاح طوٹ جاتا ہے۔ اور اس نکاح بارہ فرض بعد اس نکاح میں حوالہ دیپیدا ہوگی حرامی ہوگی۔ قال فی در المختار واماً ممعتنزلة متفقة حل ممن لا ہم لات محق عدم تکفیر اہل القبلہ والوقہ الزامی

البحث بخلاف من خالف القواطع المعلوم بالضرورة من الدين مثل القائل بقدم العالم ونفي العلم باجزئيات الخ وہذا ظهر ان الرافضی ان کان من یعْتَدُ الارویة علی رضی اللہ عنہ وان جبریل غلطیق الوحی او کان ینکر صحتیۃ الصدیقۃ یعنی

الله عنہ او یقدّف السیدۃ الصدیقۃ رضی الله فھو کافر لمحالفتہ القواطع المعلوم من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا کان بفضل علیہ رضی الله عنہ او یلیس الصحابہ رضی الله عنہم انتہی۔ عالمگیری میں ہے۔ لا یکو زنکاح المحسیات ولا اتف الی ان قال وكل مذهب یکفر به معتقد کذا فی القدبیا۔

نبات قادیانی گروہ مرا غلام احمد کا ملنے والا اس کو بنی جانشے والا اس پر نزول وحی کا اعتقاد رکھتے والا اس کے دعاویٰ کا ذہبہ وہیانات باطلہ پر ایمان لانے والا توہن ابیاء علیہم السلام پر تلقین رکھتے والا کافر ہے مرتد ہے۔ ان سے منا تھت وغیرہ ہرگز شرعاً جائز نہیں۔ عالمگیری میں ہے۔ ولو قال انا رسول الله اُو قال بالناسیہ من پیغمبر میں من پیغمبر میا بھم یکفر انتہی۔ فتنہ اکبری ہے۔ ودعویٰ النبوة بعد نبیانا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع انتہی۔ تارخانیہ یعنی کذا قال مطلقاً انا ملک بخلافت ما اداً قال انا بھی فانہ یکفر انتہی۔

فاضی عیاض حتمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ من ادھی الوحی الیہ دارالنبوۃ
وما اشتبہ ذلیک فھو کافر انتہی۔ اشباہ میں ہے اذالم لیکن
ان محمد اصلہ اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیسی بسلم لامہ
من الفضل و دیانت انتہی۔ لقدر اطالت دریافت بالامثلیت میں روز روشن
کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ قادیانی اور اس کے گمراہ متبع سب کافر مرتد میں
تو ان سے مناکحت و حجامت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ اہل سلام کو چاہئے
کہ ایسے زمانہ میں جبکہ جہالت کا دورہ ہے تو اہل اہمیت کی
صورت میں سید ہے راستوں سے ہٹا کر چھاڑ ڈلتے کی فکروں میں دن
رات لگے ہوئے ہیں۔ جماعتیں بن رہی ہیں۔ اسلام کے پروہ میں کفر کی تبلیغ
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں بہت ضروری ہے۔ کہ اپنی حفاظت کی جائے۔
اور مسلم خوروں سے حتی الوض بچنے میں کوشش بلیغ کریں لہو اہل سنت
و اجماعتہ صحیح و روشن راستہ اختیار کریں۔ دولت نے لاریخ میں گمراہ بیدین
فزقوں سے مناکحت کر کے اپنے اور اپنی اولاد کے دین کو بریاد نہ کریں۔ اور
ایسے لوگ بیدین اگر مر جائیں۔ تو ان کے جنازوں پر بھی مست جاؤ۔ ان پر
نمائزت پڑھو۔ اشباہ میں ہے۔ وادا مات او قتل علی رویہ
لم ملقت فی مقابر المصلحتین الاصھل صلۃ و انما یلتفی فی حضرت
کارکلب انتہی بعدہ الضرورۃ واللہ سبحانہ اعلم و علم اتم و
احکم۔ ابتدی مجموعاں جیں الحمد للہ الحمد للہ مدرسہ
العلوم۔ رام پورا سیٹھ محمد چاہر

ہوا اللہ نقیتکم

وقہ حادثہ مزاییہ اور غلطۃ روافض جن کا نہ سب انکار نہوت۔
حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف۔ جن کے نزدیک سبست خدین
رضی اللہ عنہما ثواب۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عاصہ مومنین کی تکفیر۔
قرآن کریم میں تحریف و غیرو عقاید باطلہ کفریہ والے یقیناً دائرہ اسلام سے

خارج - کفرگان کے لئے کامار - احادیث کے لئے کام طوق - نمازیں ان کی بیکار -
 روزے اُن کے مروود - صدقات اُن کے مطروود - اعمال ان کے كالعدم
 لِعَزْمٍ يَنْكُدُنَ الظُّفُرَ وَرِيَاتٍ فِي الْأَسْبَابِ إِذَا مَنْ يَعْرِفُ إِنْ مُحِيزًا
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ أَخْرَى الْأَبْنَيَاءِ فَلِيَسْ بِعِسْلَمٍ لَا هُنْ مِنَ الظُّفُرِ وَرِيَاتِ
 إِمَامٍ وَمَنْ تَبَيَّنَ إِلَوَالَةُ الْمُعْلَمَتَهُ دَلَالَتُكَانُ الْعَلَمَةُ مِنَ الْأَفْضَلِ
 كافرگان من وجہہ کثیرہ و انہم خارجیون من الفرق الہ سلامیہ
 لانہمہ آخرت عوایقرا و ضللا لامر کبامن اهواء الفرق المذکورۃ و
 ان کفر ہم لا کستیر علی ذ متبیرۃ واحدۃ میں تیزابید شیئاً فشیئاً
 فن کفرهم انہم بہیون الشریعۃ الشلیفیۃ والکتب الشریعیۃ و
 ائمۃ الدین ویستمیلوں ما ثبت حرمتہ ما الادلة القطعیۃ و
 بیسیون تشیخین رضی اللہ عنہما و بیسیون الصدیقہ رضی اللہ عنہما و
 بیطیبیون السنن فی حقیقا و قد نزلت برائے ساحتہا و نزاہہما بیخون
 پذ اٹو بحضورۃ البنی صلی اللہ علیہ وسلم و هوسب منہم بحضرۃ
 علیہ الحسلو و السلام فلذ اجمع علماء الہ عصرا علی کفرهم و ان
 من شاک فی کفرهم کان کافر و الحاصل ان العلامة من الرؤسیں
 المحاوم بکفرهم لا ینفلکون عن اعتقادهم الباطل فی حال اتنا ہم
 باد شہما بین وغیرہما من احکام الشریع کا الصرم الصلوۃ
 ہم زد ریلا زینہ انتہی - اندی ان کے ساتھ محبت و مورث - شادی
 و غیر اشتہت و برخاست قطعاً بیقیناً ناجائز و منحر و حرام کا حققتہ
 الجیب المصیب و قال فی شرح المقاصل حکم المبتدع البغض و
 العداوة و لایا عمر عنہ والاهانته والطعن والمحن او
 نسئل اللہ سبحانہ ان یعصم التسا من القول الباطل و مختفظ
 قوسا من کل اعتقاد عاطل و یمکحنا من المعطیز و الموقرین ظاهر
 وباطنہا لہذا یعنی الامن والدیموجہ الطیبین الطاهرین و با انتہی بیشی
 کہتے : العبد الراجی حسنة تربیتی محمد نور الحسین الراسوری کان المذکور
 رہبر محمد نور الطیبین

شیعوں کے بارہ میں صدر جماعتیہ ہند فتویٰ المجاہب

جو شیعہ کہ انکا علم رئیشہ صدیقہ رضی ائمہ عہدہ کے قائل یا غلط فی الواقع یا الوہیت علی مرتضیٰ کرم ائمہ وجہ کے معتقد یا غالی تبریزی ہیں۔ ان کے ساتھ مناکحت ناجائز ہے
الستہ جامور مذکورہ کے قائل نہ ہوں۔ صرف تفصیل مرتضیٰ رضا کے قائل ہوں مگر ان کے ساتھ
مناکحت جائز تو ہے۔ مگر اثری طور پر نبہ ممکن ہوتا۔ اس لئے اخراج ہی بہتر ہے۔
محمد علیت ائمہ عفراء مدرسہ اینسیہ دہلی

فتویٰ علماءِ مکہ و مدینہ در بارہ مراقاً دیانی

ماخوذ از رجم الشیاطین مطبوعہ ۱۸۹۷ء

صلحب البرادیین الاحمد بیہ فھو عنده خارج الاسلام
لا یجوز الاحمد اطاعتہ والخ یعنی مراقاً دیانی مؤلف برائیں احمد بن سلام
سے خارج ہے۔ کوئی شخص اس کا تابع دار نہ بنے۔ (مولوی حجت اللہ صاحب
حنفی مہاجرہ)

ان غلام احمد القادیانی قد ہوئی بہ الشیطان فی اؤدیۃ الہلا
والحسنیان یعنی مراقاً دیانی کو شیطان نے ہلاکت و خسروں میں پھیل دیا
ہے۔ مولوی محمد صارع حنفی مفتی نکہ

غلام احمد القادیانی فان صحیح ما نسب اليه كان الصداین د
المضلیین ومن الزنادقة والمحدین الخ یعنی مراقاً دیانی محمد
زنديق ہے۔ گواہ اور گواہ کنسنڈہ ہے۔ مولوی محمد سعید شافعی مفتی نکہ۔

احمد القادیانی فانہ مسیلمۃ الذرا ب الثانی الخ یعنی مراقاً دیانی
الیا ہی ہے۔ جیسا کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مسیلمۃ الذرا ب مرتد مدعی نبوة

مکھا (مولوی محمد ابراہیم خنبی مفتی مکہ)
 طعن
 وکلاریب ان احمد القادیانی یسیں احمد الاعتد اخوان الشیا
 بل ہو اجڑس بان یسمیتی اذہ عنده اهل الایمان وان ما اقی
 بہ من الاباطیل فضوالضلال امین والوحی الذی افلاطاء
 وحی الشیطان الحن۔ یعنی بشیک مرا فادیانی اہل ایمان کے نزدیک نہ موم
 تر ہے۔ اس کے وحی شیطانی افلاطاء ہے۔ مولوی سید جعفر شافعی مفتی مدینہ
 احمد القادیانی حفیظ ابی مکہ ناف علیہ حبل لا ابلیس فی العناطل
 و الاغوا بعلت مرک الحن۔ یعنی مرا فادیانی شیطان کا پوتا ہے ملپٹے دادا
 شیطان سے زیادہ گمراہ ہے۔ (محمد علی مدینہ منورہ)

یہ فتاویٰ محدث خلاصہ مختصر نہیں ہیں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو۔ تو رسالہ اشاعتہ
 السییہ نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ جو کہ ۱۹۰۴ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ ملاحظہ
 فرمادیں۔ مزاہیوں کا تحصیب و ضدیت قابل عنور ہے۔ کل دنیا کے نو تے کروڑ
 مسلمان ہیں میں تکہ و مدینہ و بنیاد و سخارا و روم و شام و مین وغیرہ کے خاص خاص
 اولیاً و صلحاء علماً فقر اصولیاً بھی داخل ہیں۔ یہ سب مزاہیوں کے نزدیک نہود
 باہم کا فر ہیں۔ دیکھو رسالہ مزاہیوں میں مرا غلام احمد مطبوعہ ریاض سندھ پریس
 امرتسر اور اخبار طعن لاہور جلد ۱۱ مورخ ۱۹ جون ۱۹۱۱ء نمبر ۲۶۔ اور رسالہ
 تشیخزاد الازھان بابت ۱۹۱۱ء وغیرہ۔ اگر کا کھ مسلمان ملک حبانہ پڑھیں
 مگر مرا تکہ سندھوں کی طرح الگ کھڑے رہیں گے مسلمان کے سچے نماز نہ پڑھیں
 اسی واسطے مزاہی کل سامان خرچ سفر۔ تو کمال و دولت سواری وغیرہ
 موجود ہو کر بھی رجح نہ کیا۔ خود بھی نہ کیا۔ اور اوروں کو بھی ہمیشہ رحمت سے
 مسلمانوں پر واجب ہے، کہ مزاہیوں سے ہر وقت بخچتی رہیں۔ اور ان کیا نہ
 پسل جوں رشتہ ناطہ ملاقات و نی محبت اسلامی ترک کریں۔ یکیوں کہ ان میں
 ملپٹے سے سخت اندریشہ ایمان تکاہتے۔ فقط

فتاویٰ مذکورہ رسالہ رحمت شیا طین مولفہ حضرت مولیانا حاجی غلام دستگیر
 صاحب فضوری احمدیتی خنفی نقشبندی علیہ الرحمۃ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور

۱۸۹۲ء سے منقول ہے۔ چنان پہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن عبد اللہ بن جابر والنس وغیرہمَا عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوهم ولا تستاروهم ولا تناکھم ولا تؤکلوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم ولا تستسموا عليهم وان مرضوا فلا تعودوهم الحديث۔ الخ - یعنی بدینہیب مخالف اہل سنت واجماعتہ کے ساتھ آنے ملوٹہ نکار کروئے نہ اُن کا جنازہ پڑھو۔ نہ اُن سے سلام کرو سراہ اس سے ورق ضال مثیل جبریہ۔ قدمیہ۔ مرجیہ بدینہیب الحدیث وزندیق وغیرہ تین حدیث مذکورہ بالفاظ مختلفہ ان کتب معتبرہ میں موجود ہے۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ زندی - وارقطنی۔ حاکم۔ ابن حبان۔ ابن عساکر فتنیۃ الطالبین۔ ایک حدیث

میں یوں ہے۔
 لما وقعت بتواسر اشیل فی المعاصی فنهضه علیاء هم فلم ینتھوا فتجالسوهم وآكلوهم وشارلوهم فضرب اللہ قلوب بحضورهم وبعض ولعنهم على السان أداود وعیسیٰ ابن صریم الحدیث رواه الترمذی والطبرانی۔ یعنی بنی اسرائیل جب بدکاریوں میں بیٹھا ہو گئے۔ تو علماء سنتے ان کو روکا یکروہ باڑنہ آئے۔ آخر شسب خالم وجامل نیک و بد لکر کھانے پیسے میں مشغول ہو گئے۔ یا ان کا کھون و مردوقدار دیجئے گئے۔ ایک حدیث میں یوں بحکایت کہ تقوم الساعۃ حتیٰ بیعت دجالون کذالوں کا هم بیتعهم آنہ نبی اللہ اور رسول اللہ رواہ ابو داؤد الترمذی۔ یعنی قیامت نہ آئے گی جب تک تیس دجال نہ ظاہر ہوں جو کہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ والسلام فقط۔

حضرت مولانا احمد صاحب خاں فتویٰ

دربارہ روا فرض

رامخوڈ از رو الفرضی

بالجملہ ان رافضیوں تبرایتوں کے باب میں حکم سقینی و قطعی اجایی یہ ہے کہ وہ علی الحوم کفار مرتد ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذیجہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکن نصرف حرام ہے بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی عورت مسلمان ہو یہ تو سخت قبر الہی ہے اگر برنسنی اور عورت ان خبیشوں میں کی جب بھی مرگز نکاح نہ ہو گا۔ محسن زنا ہو گا۔ اولاد ولد الزنا ہو گی۔ باب کائزک نہ پائیں بشکی اگرچہ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو۔ کہ شرعاً ولد از زنا کا باب کوئی نہیں۔ عورت نہ نر کے لیے سخت حق ہو گی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کفی یہ حق تکمیل کرے۔ ماسیٹی کا بھی نزکہ پاہنیں سنتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان کا بلکہ کسی کافر کا بھی یہاں نہ کر خود ہم نہ سب رافضی کے نزک میں اس کا اصل چھوٹ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے بیل جوں سلام کلام سب سخت کسرہ اثر حرام ہو۔ ان کے لئے ان ملحوظ عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی پیر بھی اپنیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہوئے بیں شک ترے۔ باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بیہین ہے۔ اور اس کے لئے بھی بھی بس احکام میں جو ان کے لئے مذور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ فتنوی کو بکوش میں نہیں۔ اور اس پر عمل کر کے چھے پئے مسلمان سن بنیں د بالله التوفیق د اللہ سبجا نہ تعالیٰ اعلم د عالمہ جل جبرا اتم واحد کم

کشتیہ عبدہ المذتب احمد رضا اپنیو
عفی عنہ بمحمن المصطفیٰ البنی الامی حصل اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

مولوی احمد رضا خان مرحوم کا فتویٰ دربارہ مرزا فادیٰ

(ماخذ از رسالہ اللہ علیہ السلام)

مسئلہ از امیر کرڈر گریبان نگار کوچہ شاہ صہب مولوی محمد عبد التئی
۲۱ ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ

با سمہ سچانے

مستقیٰ نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درسخانی کر مسلمان تھا۔ ایک مسلم نے کام کیا۔ زوجین عرصتہ کا باہم مباشرت کرتے تھے۔ اولاد ہوئی۔ اب کسی قدر عرصتہ سے شخص مذکور مرزا فادیٰ کے مریدوں میں منسلک ہو کر منبع تلقایہ کفریہ مرزا تھے مصطبخ ہو کر علی روں الاستہدا ضروریات دین سے انکار کرنے لگتا ہے۔ تو خلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور سکی منکوحہ اس کی رو جیت سے علیحدہ ہو چکی۔ اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر محبل کو خوجل مرتد مذکور نہیں ہے۔ اولاد ضغخار اپنے والدہ تد کی ولدیت سے شکل پکی ہے یا نہ؟ بنیو الوجه ہا۔

خلاف صدح و ایافت امرت

۱، شخص مذکور بیانیت آئندہ ہو عقیدہ مرزا کا ہے۔ جو بالتفاہ علماء دین کافر ہے مرتد ہو چکا۔ منکوحہ رو جیت سے علیحدہ ہو چکی کلی مہر نہ مہر تد واجب الاما ہو جیتا۔ مرتد کو اپنی اولاد صغا ریرو لبیت نہیں۔ ابو محمد زبر غلام رسول حنفی قاسمی عقی غنہ۔ ر۲، شکت نہیں کہ مرزا فادیٰ اپنے آپ کو رسول اللہ بنی اسرائیل کہتا ہے۔ احادیث کے مرید اس کو بنی مرسل جانتے ہیں اور دعویٰ نبوت کا لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالا جماع کفر ہے جب اس طائفہ کا ارتدا دنابت ہا۔ پس مسلم ایسے ایک شخص کے نکاح سے خامنہ ہوتی ہے سورت کو مہر ملا ضروری ہے۔ اولاد کی ولدیت بھی ماں کا حق ہے۔ عبد الجبار بن عبد اللہ غزنوی۔

رس، لا يشأك في ارتدا دمن تسب المسمى بزيم الذي ہو من اقسام السحر الى الانبياء عليهم السلام و اهان دين الله عبیی بن مريم

علیہما السلام وادعی النبوة وغیرها من الکفریات کالمرا را فنکاح المسلمة لا مشکل فی فنسخہ لکن لها المصلح والارداد الصغار۔ ابو الحسن علام مصطفیٰ اعفی عنہ را ہم مشکل نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے۔ نکاح منفخ ہوا۔ اولاد عورت کو دی جائیگی۔ عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف علام مجیدیہ علی اعفی۔

(۵) آپیہ علمائے کرام از عرب و سند و پنجاب دنکفیر مرزا قادیانی و معتقد ان فتویٰ دادہ اند۔ ثابت صحیح است۔ قادیانی حوزواني و مرسل قرآنیہ۔ ولوہن د تحقیر انبیاء و ائمکار محرمات شیوه اورست کہ از تحریر آتش پر طاہر است زنقن از ازالہ کہ از رسالہ مرزا است۔ احقیق عباد اللہ العالی جمیع عبد العزی رہی احترا عباد خداجیش مسجد شیخ خیر الدین (کے شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعا نبوت درسالہ ہے۔ (نقن عبارات از المردا) پس ایسا شخص کافر تو کیا۔ میرا وجہ ان کہتا ہے کہ اس کو خدا یہی ایمان نہیں۔ ابوالوفا ثناۃ اللہ امرت سری۔

(۶) قادیانی تذابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو ضرورت دن سے انکار کریں۔ بزر دعویٰ رسالت کافی۔ چنانچہ (ایک علمی کا ازالہ) میں صراحت تکھا ہے کہ میں سعی پہلی اعلام احمد اور اس کے معتقدین جی کافر بلکہ اکفر ہوئے۔ فرنڈ کا تکلیح فرض ہو جاتا ہے۔ اولاد صخار والد کے حق نے نکل جاتی ہے۔ پس مرزا ای مرتد کے اولاد سے یعنی چلہتے۔ اور ہر سچی و موجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا جا ہیش۔ ابو تراب تحدی عبد الحق امرت سر باز اصحابیہ۔

(۷) مرزا ای مرتد ہیں۔ اور ایسا علمیہ اسلام کے منکر۔ محرمات کو مسخر کر تحریر کیا ہے۔ مرزا کافر ہے۔ جو اس کا دوست، یا دوست کا دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ سید اظہور الحسین قادری و افضلی سجادہ نشین حضرات سادات جبلانی ٹپالا شرفی۔ دل اکحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضرورت دن کا ائمکار کفر و ارزاد ہے۔ ایسے شخص پر قادیانی میرا بغیر مرتدوں کے احکام جائز ہو گے۔ نور احمد علی اعفی۔

بے لوگ دین اسلام سے خارج ہیں مادوران کے احکام جیسے مرتدین کے احکام

ہیں۔ اور شوہر کے کفر کرنے کی عورت نکاح سے خود انکل جاتی ہے۔ (حدیث
کتبۃ عبدہ المذفت احمد رضا ابریلوی علیہ عنہ
بمجموعۃ المصطفیٰ ابنی الامی صلی اللہ علیہ وسلم)

فقوی شریعت حمل

مطبوعہ نمبر ۱۹۰۵

مراءاً احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرزا علام محمد
قادیانی کہنا ہے کہ یہ سیع موعود ہوں اور علیٰ ابن میری سے بڑھ کر ہوں۔ جو کوئی مجھ پر اخراج
نہ لاؤ بیگا وہ کافر ہے خدا تیری ثبوت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں مجھ سے ہوں۔ تو
میرے دستے آیا ہے جیسا تیری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی یا لگر تو نہ
ہوتا۔ تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرنا ہے خدا نے مجھ کو
قادیانی میں اپنا سچا رسول کر کے چھیا ہے۔ اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے مجھزہ کوئی
شے نہیں محض مسخر زیم اوژن سیدہ بازی ہے۔ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو
کافر کہا جاوے یا نہ۔ اس کی کامات و سبیلت اور وحی و سلام عدیک اس سے اور
اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بنیوا بالتفصیل جزاکم اللہ الدب المخلیل۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی دسوی اللہ کرام

اما بعد پس مخفی نہ ہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوال محدث قادیانی کے اور
بہت سے عقاید کفریہ ہیں جن میں سے بعض کا بطور مشتمل از خوار کلمہ فضل بھائی

سے ذکر کردیا مناسب دوام ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

از الم اولها فهم صحنہ ہے۔ علیٰ علیہ السلام یوسف بخاری کے بیٹے تھے حضرت یسوع سیع
کی نسبت لکھا ہے۔ شریر مسکار چور شیطان کے سمجھی چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔
وکبھی خمیجہ بخاهم آنکھ مصغیہ ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپکی تین دادیاں

نہیں زنا کا تھیں صفحہ ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ - انبیاء علیہ السلام مجبوڑے ہوتے ہیں۔
ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

تو ضمیح مرام ۶۸ تا ۸۵ - حضرت جبریل علیہ السلام کسی بھی کے پاس زین پر نہیں آئے
صفحہ ۶۸ تا ۵۰ اذالہ - قرآن شریف میں جو محیرات ہیں وہ سب مسخر ہیں۔

صفحہ ۹۵ تا ۹۶ اذالہ - جبال پادری ہیں سادروں و جانشیں آؤ گیا۔
صفحہ ۶۸۵ اذالہ - دجال کا گدھ حاریل ہے اور کوئی لگدھا نہیں۔

صفحہ ۵۰۶ تا ۵۰۸ اذالہ - یا جونج ماجونج الگریز اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔
صفحہ ۱۳۵ اذالہ - دھان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔

صفحہ ۱۵۵ اذالہ - آفت ب مغرب سے نہیں نکلیگا۔

داب الارض علماء ہوئے اور کچھ نہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ابن مریم اور دجال اور اس کے گردھے اور یا جونج ماجونج اور دافنتہ الارض کی حقیقت
معلوم نہ تھی۔ یہ عقائد ایسے ہیں۔ کہ انہیں سے ہر ایسیستقل طور پر مرا ملحد کی تکفیر
کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا تو ہیں انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا
رد نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرا اقا و بیانی کے مخد مرتد کافر۔ دجال ہونے نہیں
کوئی شک نہیں۔ بلکہ طادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے کہ جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم
یا غیر عالم کو کوئی شک و شبہ و تردود نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد نہتے ہی
اس کے لفڑی گواہی دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم حرہ العاجز یوسف علیہ السلام۔

الجواب - بلاشبہ مرا اقدامی بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کاف مرتد ہے ایسا

کہ جو اس کے اقوال پر طبع ہو کر اُسے کافر نہ جانے خو کافر مرتد ہے۔ ساز بخمل
کفر اول۔ لپنے رسالت اذالہ اذالہ کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں۔

جو آئیت مبشر اب رسول یا میں من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے۔

آئیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح رمیانی عیسیٰ بن مریم روح استدیعہ

الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عز وجل نے تمہاری طرف
رسول بننا کر دیا ہے۔ قورات کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا
ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از اداہ کے قول مذکور ملحوون میں صراحتہ ادعا ہوا کہ وہ رسول پائی جنکی جلوہ اور وہ کافروں کے حضرت سیخ لائے۔ معاف اللہ مزد اقادیانی سے۔
کفر دوم۔ دافع البلا کے صفحہ، اپر لکھا ہے۔
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

کفر سوم۔ اعجاز احمدی سے، صفحہ ۱۳ پر صاف تکھدیا ہے کہ یو ڈینی کے لیے
میں ایسے قوی اعتراض کرتے ہیں کہ تم ہمیں جواب دینے سے جیزاں ہیں۔ بغیر اس
کے کہیہ کہیں کہ ضرور عیسیٰ بنی ہے۔ ہبونکہ قرآن نے اس کو نبی فرار دیا ہے۔ لور
کوئی دلیل ان کی نبوت بر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر ہمیں تو یعنی قائم ہیں
ہیاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑ دی کہ وہ ایسی باطن پات تبارا ہے جن
کے ابطال پر تقدیم دلایاں قائم ہیں۔

کفر چہارم۔ دافع البلا مطبوخہ ریاض ہند صوفیہ ۹ پر لکھا ہے۔ سچا نہزادی ہے جس
فاذیان میں اپنا سچا رسول بھجا۔ کفر پنجم۔ اڑال صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱ پر حضرت سیخ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثابت نجحا۔ یوجہ منصر نہم کے عمل کرنے کے تنبیہ باطن
اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر باکسر قریب ناکام ہے۔ لعنة اللہ
علی اعداء انبیاء اللہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و مبارک وسلم۔ ہر بھی کی
تحقیق مطلقاً کفر فطحی ہے۔ چیز بائیکہ بنی مرسل کی تحقیق کہ مسمر نہم کے سبب
نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر باکسر قریب ناکام ہے۔
لعنة اللہ علی انکا ذبیحۃ الكافرین۔ اور اس قسم کے صدھ کمزوس اس سے
رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مزد اقادیانی کا فرد کہے۔ اس سے اور اس سے
متبعین کے سچھے نہایت ممحض باطل و مردود ہے۔ فرض سرپرولیسا ہمیں سمجھا
اوخر ہے کہناہ منظم اس کے علاوہ۔ ان کی امامت ایسی ہے جسی کسی یہودی کی
امامت لور ان سے ساتھ ہوا مللت مشاہبت اور بجالست سب ناجائز و حرام
صربیت ہے لا تو اکلو ہم ولا دششار یو ہم ولا تتجادسو ہم
نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ نہ پانی پوئی ان کے پاس امیثیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ

فرما ہے ولا ترکنوا الى ان ظلموا فقل لهم النار ظالمون کی طرف نہ
جسکو ایسا نہ ہو کہ تھیں ورنہ کی آگ چھوئے والتدعا لی اعلم کتبہ محمد عبد الرحمن
ابهاری عینہ صاحب الجواب عبدہ المذہب احرضاً عینہ بریلوی صاحب الجواب
عبدہ المذہب فقر الدین عینہ عنہ بریلوی الجواب صحیح محمد عبد الجبیر بن بشیع عینہ
جواب صحیحہ کریم بخش عینہ سنبی۔ جواب دیستہ ہے عبد الجبیر بن بشیع
اور نعماں امرت سر۔ صاحب الجواب بندہ فتح الدین از ہوشیار پور عینہ حنفی قادری
رضنی عینہ عبد الرحمان المصطفیٰ فضل الرین احمد بریلوی محمد عائشی حنفی بہاری الجفیض
خادم محمد عینہ حنفی قادری ابریلوی عبد البنی نواب مرتضی جواب تھبک ہے خادم
اعلام اسندہ امام الدین کپور تھلوی۔ هذا الجواب صحیحہ سید علی عینہ القادری
اجمالی سدری۔ و جملہ صحیح حامی ملکہ مسکین عبد الدین شاہ مولوی پیش
بنبر اسیالکوئی ثم گرجاتی۔ ہرہ دار الافتخار مدرسہ اہل سنت و جماعت معرفت نام
نامی منتظر الاسلام بریلوی۔ قولنا ہے هذا الحکم ثابت فقیر سعد استاذ لا غیری
سکن سوات بنی ملک تختت اخون ساہب سوات۔ الجواب صحیحہ احقر از من
محمد حسن مدرسہ نعماں امرت سر۔ هذا الجواب صحیحہ محمد اشرف مدرسہ
نعمانیہ لاہور۔ جوابات مذکورہ بالامثلیق اصول اہل سنت و جماعت
حصین۔ احقر از من خاکساہیں عینہ مدرسہ نعماں امرت نعماں امرت۔ الجواب
صحیح لا شک فیہ مسکین علم الدین لاسوری۔ هذا الجواب صحیحہ
شلائق فیہ محمد سید الرحن عینہ عینہ۔ لفظ احباب سن احباب حمدہ الفیقر
المسفت ولی محمد جالسندھی۔

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات لفڑی نقل کر کے علما
سند و سنان پرچاہ کی خدمت میں پیش کئے گئے رہتے بالتفاق اسکو
دایرۃ الاسلام سے خارج اس کے ساتھ اسلامی معاشرات میں ملاقات اور علم
و کلام کرنے کے منع کر دیا ہے۔ اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں و دستخط
اس فتویٰ پر ثبت ہیں۔

منفذ ابوسعید محمد حسین ٹالوی عینہ الحدیث

جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقاید رکھتے جو سوال میں درج ہیں۔
 مُدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔ حررہ ابوفضل محمد حفظہ اللہ علیہ
 والصلوٰۃ السَّلَامُ علیْہِ وَاٰلِہٖۤ وَمَلَکُوٰتِہِ اَللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
 الحضن میں تھا۔ الجواب صحیح ابوالحمد محمد شبلی جباری مدرس دارالعلوم دارالندوہ
 ان عقاید کا معتقد کافر ہے۔ حررہ محمد واحد نور رامیوری۔ مرا فادیانی اصول
 اسلامی کا منکر ہے۔ اور بعد اس کی امامت و صحیت اور محبت بالکل ناجائز ہے
 قیمة الحق رب العالمين مدرس میانوالی۔ بشیک قادریانی مرا اس کے عقاید و
 اقوال حدکفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس نے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد
 کفایت اللہ علی عنه مدرس مدرسہ امینیہ دھلی۔ الجواب صحیح محمد قاسم علی عنه
 مدرسہ امینیہ دہلی۔ ایسا شخص بشیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق مفتی
 پیغمبر (صلوات رضی اللہ عنہ) پیغمبری۔ غلام محمد علی عنه۔ الجواب صحیح جبیح احمد
 مدرس مدرسہ قطبی دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالغنی علی عنه ایڈ عنة مدرس
 فتحوری دہلی۔ الجواب صحیح سید انصار حسین علی عنه مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔
 الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی۔ جواب صحیح ہے۔ ابو محمد عبدالحق دہلی جواب صحیح ہے
 محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ قادریانی اس شخص قطبی کا منکر ہے۔ اور جو نصوص
 قطعیہ سے منکر ہوتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ پس قادریانی اگر دعاوی مذکورہ کا شک ہے
 تو وہ بشیک کافر ہے۔ حررہ امامت اللہ علی عنه علی گڑھ۔ الجواب صحیح محمد علی عنه
 از علیگدھ۔ مرا قادریانی اور اس کے پیرو یہ سب کافر ہیں لفظ الدین
 غلام مصطفی۔ ابراہیم۔ محمد سلطان۔ احمد خان۔ محمد رضا خان۔
 مرا قادریانی اور اتنی کے معتقد اور مرید اور دوست مثل یوسفیم کے
 کافر ہیں۔ حررہ عین المهد نے علی عنه شاہ قادری از کلائنٹ۔

قادریانی خنزیر میلمہ بن کذاب قادریان میں رہتا ہے۔ مفتری۔ زندگی۔
 مردود۔ کافر۔ نائب الہیں۔ لعنۃ اللہ علیہ۔ زندگی کی توبہ قبل ہیں۔
 شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشیر ضلع
 شہر مظفر آباد۔ الجواب صحیح احمد جی علاقہ پنجپور موضع پانڈنگ الجواب صحیح سید

حافظ محمد حسین واعظ ساٹھورہ صلح انبالہ۔
بیشک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شرفی معجزہ کا مشت
ہے۔ اس کا انکار کافر ہے۔ اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کافر ہے۔ اور مسلمان چانسلر
نہیں۔ حرہ احمد علی عنی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ۔

جو اب صحیح ہے۔ عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ پنجاب کی
نبوت کا انکار کرے۔ یا حضرت رسول عالم صلح کے خاتم النبیین ہونے کا
انکار کرے وہ کافر ہے۔ عبد السلام پاپی پتی۔ الجواب صحیح فضل احمد ضبلی پشاور
تعلیقہ مردان تختیل صوابی۔

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج
ہونے کے عامل یہ ہو جائے۔ دعویٰ نبوت اس کے اوڑا اس کے مریدوں کی تصنیفا
میں بصرستہ موجود ہے۔ ابیا عدیہ اسلام پر اپنی فضیلت اور ابیا علیہم السلام کی
شان میں ہنگامہ اور استحقاق سے آنکی کتابیں و اشتہار و رسائلے
ملوہیں۔ معجزات و خوارق عادات کی دوڑاز کار تاؤ لمبیں۔ فضوص قطعیہ کی
تحریف محتوی ان کا ادنیٰ کر شناہ ہے۔ لہذا ان کے کافر ہونے میں شکست
شہبہ نہیں۔ اور اس کی بیعت حرام ہے۔ اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ اللہ
اعلم با الصواب۔ کتبہ الراجح محمد کفایت اللہ شاہ بھان پورا
آ خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے عابد سے اتفاق کرتا ہے۔
کتبہ مشتاق احمد مدرس کو نسبت سکول وہی ہے مرا غلام احمد دائرة اسلام سے خارج ہے
محمد رحیق لدھیانوی۔

بیشک الفاظ مذکورہ مسند فتویٰ کافر کے ہیں۔ اور فاضل ان کا کافر ہے لگہ
مرزا ذکور سے یہ الفاظ تقریباً یا تحریری ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔ راقم فقیر امانت
علیٰ اذکور درج پنجاس عالمی عالی نبوت و رسالت کا۔ ہے۔ اور یہ کافر ہے
اس کے دسوی کا ہر کاib کلمہ کئی کئی طرح کے کفرات پڑیں ہے۔ پس شریعت
عزا ہیں فاضل ان کا حماۃ۔ اور مدعاوی ان دعاوی کا مثل فرعون و جاہل میلمہ کے
ہے۔ اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرعاً میں کافر اور حرام ہے۔

کتبہ محمد مجی الدین صدیق الحنفی عقی اللہ عنہ درس مدر کھڑہ الحنفیہ امرت سر۔
ابیا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اور اس کے مرید اور مختقد جو ایسے میں مفتری
کو اس کی آفائل کا ذریہ اور دعا وی باطلہ میں سچا جانتے ہیں۔ اور راضی ہیں وہ
بھی کافر ہیں۔ اس لئے کہ الرضا بالکفر کفر، حجرہ محمد عبدالغفار خان رامپوری۔
ذاللک الکتاب لامریب فیہ محمد موزع اللہ خان رامپوری الجواب صحیح احمد
سعید رامپوری۔ قل الصح الجواب محمد امانت اللہ رامپوری الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ
خان رامپوری حق تعالیٰ شانہ نے رسول امداد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
فرما بھے ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ ولکن الرسول اللہ و خاتم النبیین اور
نیز باجماع امت ثابت ہے۔ کہ انبیاء و رسول افضل اخلاق ہیں۔ لہذا شخص
اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے۔ اور عیشی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ تے اپنے آپ کو
افضل جانتے ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مذہب دائرہ اسلام سے خارج ہے اسکی
اور اس کے اتباع کی امامت اور سمعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہئے۔ حدیث
سہارن پوری۔ الجواب صحیح ثابت علی سہارن پوری الجواب صحیح عبداللطیف عقی عنہ
سہارن پوری صح الجواب محمد کھدائیت اللہ سہارن پوری الجیب مصیب حافظ محمد
شہزادیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجواب صحیح فضل اخوت علی پورنگو جا۔ الجواب صحیح
دانقول صحیح والمدنب ابوالرجا غلام محمد موسیٰ شیر پوری۔ اصحاب مناجات
محمد ابرہم و کمیل اسلام لامور۔ سریئتہ لوحجدۃ صحیحہ بنی بنی حکیم رسول اللہ علی
الجواب صحیح عذایت الی سہارن پوری مثمن درس عربیہ سہارن پور۔ الجواب صحیح محمد عینش
عقی عنہ سہارنی۔ الجواب صحیح سدق احمد ابن عثومی الجواب صحیح اخفر زان گل محمد
خان مدرس درسہ عالیہ دیوبندی صح الجواب عبد لا محمد درس درسہ اسلامیہ دیوبند
الجواب صحیحہ علیہ رسول عقی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غفریہ از حنفی
معفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔ اصحاب الجیب محمد عینش عقی عنہ مدرسہ درسہ دیوبند
الجواب صحیحہ مولوی علام محمد صاحب موسیٰ شیر پوری نے بہ حیثیت اسلام مدرسہ افدا یا
کی تکفیر پرستا کیہ دو دفعہ دستخط کئے ہیں۔ بنڈ لا محمود مدرس اول درسہ

عالیہ دین بند - الجواب صحیح قادر بخش عقی عنہ جامع مسجد سہارن پور الجواب صحیح بنده عبد المجید - الجواب صحیح علی اکبر الجیب صادق محمد حیقوب - الجیب مصیب عبد الجان بن مقتضی شے کو الیف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے اول قطعیہ مودید ہے - اور تسب شرعیہ مکلو کتبہ احرف عباد الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری - الجواب صحیح نوارہ خان الجواب صحیح محمد فتح علیشا الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدحیہ لاهور - الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیعی هدا ہو الحق جمال الدین کوٹھا لوی - الجیب مصیب احمد علی عقی عنہ ٹبلوی جواب درست ہے - سلطان احمد گنجی - جواب درست ہے احمد علی عقی عنہ سہارن پوری - الجواب صحیح محمد عظیم متوفی گارڈ جواب صحیح ہے فقیر غلام احمد قصوی - جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عقی عنہ ساکن ہون سندھستان - ما جا جا بدالجیب فہو فیہ مطییب غلام احمد امرتسری ایڈیٹریال فقة - سن قال سواد ذالاک قد قال حمالہ حرره ابوالایش شمیم حبوب عاطم عقی عنہ توکلی سیئی ضلع گرت جواب درست ہے - عبد الصمد مدرس دین بند - ذالاک کذ الملا فقیر فتح محمد عقی عنہ ساکن ضریح جالندھر - الجواب صحیح شیرمحمد عقی عنہ - لاریب فی ما کتب حیم بخش جالندھری - الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جمال امرتسری - جواب صحیح ہے عبد الدیم محمد دی ساکن سنت ڈہ محمد خان ضلع جید آباد نمکھ الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کلاح لاهور - الجواب صحیح لاریب ذیہ محمد حرم اللہ ولی بالجواب صحیح والجیب مصیب جیب المرسلین مدرس مدحیہ بخش دہلی - الجواب صراحت محمد وصیت علی مدرس مولوی عبدالرب صاحب مرخوم دہلی - هذا ہو الحق خادم حن عقی عنہ مدرس مولوی عبد الرہب صاحب دہلی - الجواب صحیح محمد ناظر حن صدر مدرس عربی فتح پوری دہلی - الجواب صحیح عزیزا حرم عقی عنہ مدرس مدحیہ بخش دہلی - الجیب مصیب محمد احکم عقی عنہ مدرس مدرس تارہ سندھ و راڑ دہلی - الجواب صحیح عبد الرحمن عقی عنہ مدرس مولوی عبد الرہب صاحب دہلی - الجواب صحیح بنده ضبا عارف عقی عنہ الجواب صحیح محمد بیوں عقی عنہ دہلی بالجواب صحیح دہلی محمد کرنا نوی

شخصیتیہ معنی رسالت باشد منکر نص قطعی است۔ ولاؤ کن رسول اللہ و خاتم النبین و در کفر منکر قطعیات اختلاف نیت و همراه ہنپیں کسان بجیت و محبت چہ معنی دارو۔ الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نہمانیہ لاہور الجواب صحیح ابو محمد احمد حکیمی۔ الجواب صحیح محمد ذاکر بیگی عقی عنۃ۔ من احباب فقد صاحب غلام رسول ملٹانی۔ الجواب صحیح نوار محمد عقی عنۃ امرت سری۔ جو شخص اقوال و عقاید مذکورة السوال کا قائل و معتقد ہو وہ انکار منصوص است قطعیتیہ کی وجہ سے کافر ہے۔ اور کافر کی امامت و بعیت اور اس سے سبقت سلام تا تجدید اسلام نفعاً ناجائز ہے۔ اس لئے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی بھتی اور ایمان کی مضبوطی پر فترع ہیں۔ الراقم ابو الحامد محمد عبد الحمید الحنفی القادری الانصاری سخنوتی الجواب صحیح محمد عبد الحنفی عقی عنۃ سخنوتی۔ صحیح الجواب صحیح فائم عبد القیوم الانصاری سخنوتی۔ الجواب صحیح محمد عبد العزیز سخنوتی۔ اصحاب من انصاب محمد رکن الدین سخنوتی۔ اصحاب من احباب محمد عبد الہادی الانصاری سخنوتی صحیح الجواب محمد عذایت اللہ عقی اللہ عنہ سخنوتی۔ اصحاب من احباب محمد عبد الجبار عفر اللہ الوحدی سخنوتی۔

شب بنی کفر ہے۔ اور دعویٰ بیوت کفر ہے۔ بنی سے اپنے آپ کو افضل کہنے والا کافر ہے۔ ابو بکر علی احمد مجموع ائمہ شاہ بدیوانی عقی عنۃ کچھ شک ہنپیں کہ مرتقاً دیکھی معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے خدا پر بھی ایمان ہنپیں۔ کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افراد ہنپیں کیا کرتا۔ اس لئے میر القین ہے۔ کہ مرتقاً دیکھی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لئے کرتا ہے۔ پس اس کے خلف نماز جاتا ہنپیں۔ ابوالوفا ثنا و اللہ امرت سری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے کو پچار رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصوص قطعیہ لقیتیہ سے ثابت ہے۔ جو حد تواتر میں داخل ہے۔ اس لئے وہ شخص بائیت ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بعیت دوستی وسلام وکلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

احقر محمد رشید مدرس دو مرسرے جامع العلوم کان پور۔
 جواب صحیح ہے محمد اسحاق عقی عنہ مدرس مرسرے جامع العلوم کان پور۔ الا
 جو بنتہ صحیحۃ مقبول حسن عقی عنہ مدرس سوم مدرس مرسرے جامع العلوم کان پور۔
 لقد اصحاب من اجابت مثناً احمد اول مدرس مرسرے فیض عالم کان پور۔
 جو کلمات سوال میں مذکور ہیں۔ ہر ایک کلمہ کا مترتبہ اشتملا فرہ ہے۔ حجہ چاہیئکہ
 لفڑتعدد و حجج ہو جائیں۔ توہین رسالت اور ادعاء رسالت اعلیٰ درجہ کا فرہ ہے۔ العاجز
 عبد المعنان وزیر آبادی۔

مرزا غلام احمد کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ لفڑ عایہ
 ہوتا ہے۔ یوسف علی عقی عنہ میہٹی نیز لگری۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبد اللہ ناظم دینیات مرستہ العلوم علی گڑھ۔ تمام علمائے
 اس کے کافر ہوتے پر تفاق کر لیا ہے۔ کوئی مکجا شیش تاویل کی نہیں۔ لہذا اس کی بحیث
 اور اس کے پیروں سے بجالست و موائلت قطعی ناجائز ہے۔ البر الحظیر سید
 محمد انعام شاہ جہان پور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں۔ ان میں صراحتہ عقاید کفریہ مرقوم میں یعنی
 میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا صاحب کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محمد الدین امام
 جامع سجیور شاہ جہان پور۔

مرزا صاحب کی کتابوں میں بہت سے لفڑیات موجود ہیں۔ جو نصیون قاطعہ کے
 خلاف ہیں یعنی وہ دائرة اسلام سے خارج ہے۔ عبد الکریم عقی عنہ از سہند و سستان
 محمد حسین عقی عنہ از سہند و سستان۔

جو شخص توہن کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے۔ وہ مردود اور کافر ہے یعنی
 ابسا کافر کہ اس کی توہن میں اختلاف ہے۔ تو اس کا گُفران اور لفڑ کے لفڑ سے زاید ہے
 الیاذ باللہ۔ فقط محمد عثمان عقی عنہ مدرس اول مدرس عین اعتماد شاہ جہان پور۔ الخلق
 بیشک ایسے شخص سے کُفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبد

عقی عنہ مدرس دو مرسرے عین الحلم شاہ جہان پور
 بیشک یہ شخص اسی طرح کا فرہ ہے جیسا کہ مولانا مولیٰ محمد عثمان صاحب مظلوم نے

تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو ارفقت محمد خاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہ بہمن پور۔ مزرا غلام احمد قادریانی نیچنیا کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب ہنماہہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے اور اس کے متبوعین سے اسلامی طریق سے ملا جدنا تاجیز ہے۔ واللہ عالم بالصواب محمد اعزاز علی بریویما۔

مزرا قادریانی جو یہی سیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شیعیہ رکھنے والا وغیرہ سارے کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بد دین مرتد محدث خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہگز امامت کے لائن نہیں عبدالجبار عصر پوری دہلی شریعت مزرا قادریانی ان عقاید باطلہ کی رو سے با ارباب کافر مجاہر ہے۔ قرآن اور اجماعی امر ہے کہ دینا میں پہلا کافر ابلیس ہیں ہے۔ اور اس کا کفر شخص بنابر اسی کے ہے۔ اور وجہ بھی تکفیر مرتباً ایسی کے آیات و احادیث سے مکثت ملتی ہیں۔ مزامیوں سے ارتباً ط اسلامی منصوص آیات و احادیث منسوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطبات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنے رکھتے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تماں کرے۔ اُس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المزاجیت ہے۔ حررہ محمد عبد الحق الملتمی عفی عنہ احوال صحیح محمود عفی عنہ الملتمی۔ الحوال صحیح محمد فیض است عفی عنہ الملتمی بہاء پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے گرام لاہور کا ایک مہرزاں کا جنازہ رڑھنے کے بارہ میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا جائز ہے یہ علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت و اہمیت ہے اور اس کے تکفیر کے فتوؤں سے واقف ہو کر دیدہ و دلستہ ایک مہرزاں کے جنازہ کی نشانڈ پڑھائی ہے۔ ایسا یہ شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بنیوا توجہوا۔

الْجَوَاب - مرزا غلام احمد قادریانی عالمینہ نزول وحی نبوت اور رسالت میں ہیں۔ اس سچائی سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج اذ و ایرہ اسلام ہونا مسلم الشتوت ہے (دیکھو: امام البر الفضل قاضی عیاض کتاب الشفافی تعریف حقوق المصطفی)

جلد ۱۹

اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدا اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ داشتہ مرزاں کے جنازہ کی نماز پڑھائے ہے۔ اس کو عالمیہ توہین کرنی چاہئے۔ اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکار کرے اور حسب طاقت کھانا مکلفاً۔ اگر وہ ایسا نہ کر گیا۔ تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ ابی منافق کے پیچھے نماز درست درست نہیں سوتی۔ کتبۃ المفتی محمد عبد اللہ رؤسی - از لاسور - الجیب مصیب محمد عمر خان عقیلۃ الْجَوَاب صحیح عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاسور۔ ذاللٹ کذا لٹ محمد حسین عقیلۃ الْجَوَاب صحیح و المُجِیب صحیح محمد بیار عقیل عنہ فل صحیح الجواب حسن عقیل عنہ، اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاسور۔ فقیر علام قادی بصیری عقیل عنہ از لاسور۔ الجیب مصیب احرز محمد باقر عقیل اللہ عنہ جواب صحیح علام رسول چہارم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاسور۔ الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بشاؤی۔

روا فرض کے بارہ میں متفقہ قسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - حَمَدًا وَ مُصَلِّيَا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان نشر مثین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اتنا عشری مسلمان ہیں یا خارج اذ اسلام۔ اور ان کے ساقطہ مناکحت جائز اور انکا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں۔ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو لیے جنازہ میں بید کرنا درست ہے یا نہیں۔ بنی اگر وہ کسی مسجد کی تحریر کے لئے چندہ دنیا چاہیں۔ تو بیا جائے یا نہیں۔

الْجَوَاب وَاللّٰهُ الْمُوْفَقُ لِلِّصَوَابِ - شیعہ اثناعشری قطعاً خارج اذ اسلام

ہیں بہلے علمائے سابقین کو جو نکر ان کے مذہب کی حقیقت کما نیسی معلوم نہ تھی۔ بوجاس کے کہیر توگ اپنے مذہب کو حچپاتے ہیں۔ اور کتابیں بھی ان کی نایاب تفہیم۔ لہذا بعض محققین نے پناہ راحتیاً ان کی تکفیر نہیں کی تھی۔ مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں ہیں۔ اور ان کے مذہب کی حقیقت متشکف ہو گئی اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پرتفق ہو گئے ہیں۔ ضرورت ہے دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف صدریات دین میں سے اعلیٰ وارفع چیز ہے۔ اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدیں اور کیا نہ خوبیں کے بت تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی محترمہ کتابوں میں زائد اذ و نہار دیا تحریف قرآن کی موجود ہیں۔ جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ کمی۔ بیشی۔ بتدل الفاظ۔ بتدل حروف۔ خواہ ترتیب۔ خواہ ترتیب سعدتوں میں بھی اور آئیتوں میں بھی کلمات میں بھی این پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار ہے۔ کہ یہ روایا میں تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں۔ اور انہیں کے مطابق اعتقاد ہے۔ علمائے شیعیہ میں گنتی کے چار آدمی تحریف قرآن کے منکر ہیں۔ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی۔ شرفی ثرقاضی۔ ابو علی طبری صنف نقیر مجتبی ابیان۔ تو ان حیار اشخاص کے اقوال چونکہ مخصوص بے دلیں اور روایات متوارہ کے خلاف ہیں۔ اس نئے خود ملک شیعیہ نے ان کو رد دیا ہے۔ یوری تحقیق: س مبحث کی میری کتاب تنبیہ الحاعزین میں ہے۔ من شتا و فلیط العده علماء بجرالسلام فرنگی محلہ شیعیوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ میتے تھے۔ مگر نقیر مجتبی ابیان کے دلیلیت سے ان کو مسلم بنا۔ کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ لہذا انہوں نے فوراً الحجومت نظر مسلم الائشورت میں شیعیوں کے لفڑ کا فتویٰ دیا اور لکھا۔ کہ قرآن شریف کی تحریف کا جواب اپنی ہو وہ قطعاً کافر ہے۔

المختصر شیعیوں کا کفر بربادی عقیدہ تحریف قرآن محلہ تردید نہیں ہے۔ علاوہ اس کے دوسرے وجہ کفر بھی ہیں۔ مثل عقیدہ بدآخذت ام المؤمنین غیرہ کے مگر ان میں کچھ ناویں کی گنجائیں ہے۔ تہذیبوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز

ادران کا ذبحیہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو پسے جنازہ میں شرکیب کرنا جائی نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتنا توں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شرکیب ہو کر یہ دعا کرنا چاہیے۔ کہ یا اللہ اس کی قبر کو آگ سے بکریتے۔ اور اس پر عذاب نازل کر۔ فقط اللہ تعالیٰ عالم۔

کتبہ افقر الحباد اللہ محمد عبد الشکور عاختہ مولانا

شیعوں کا فرقہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابت کا منکر حضرت عائیشہ صدیقیہ رضی اللہ عنہما کی قذف کریں تھمت نزوہ بالله، تکائیں کافر ہے۔ قال العالمة الشامی او کان یعنی صحبتہ الصدیق اول قذف السید الصدیقہ رضی اللہ عنہا فہو کا فرملخالفتہ القواطع المعلومة من الدين بالضرورۃ جو کلام اسکی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے اس کتاب بھی نہیں۔ ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا حرام ہیں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لا يتجدد قوماً يوم منون بالله واليوم الاخير يوادون من حاده الله و رسوله ولو كانوا اباء لهم او ابناء لهم او اخوانهم او عشيقونهم۔ شناوری دھمی وجنازہ کی شرکت ہرگز نہ کی جائے۔ ایسے عقیدہ کے شبیہ کافر ہیں بلکہ الگز۔ راض الدین عثیٰ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۶ صفر ۱۴۲۷ھ

مقاصد مذکورہ فی السوال کے روافق صرف مرتد اور کافر خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی رس درج ہیں کہ دوسرے فرق کم تکلیفیں گے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مردم اسلامیہ ترک کرنا چاہیے۔ بالخصوص مناکحت کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو قیمت اور فوائد میں بتلا کرنا ہے۔ اعاذنا اللہ در سائر المسلمين عن جمیع المعاصی۔ سنبه محمد ترضی حق ناظم شعبۃ تعلیمات دارالعلوم دیوبند۔

فرق الیٰ فرض کثیرۃ ولهم عقائد شتی وطنون باطلة فہمہا مایلوجب تکفیرہم و منهَا عنیۃ واما اصحاب العقائد الاتی فی السوال لا ریب فی تکفیرہم و علام صحتة المناکحة محمد بن ملی فی عدم جواز جمیع الاسماء الاسلامیۃ زخذ لهم اللہ جل جلالہ علی

الجواب صحیح و الجواب نجیح تحریف قرآن کا عقیدہ کفر ہے۔ اشاعت شری شیعہ اس کے قائل ہیں۔ جیسا کہ جواب میں مصرح ہے لہذا خارج از اسلام ہیں۔ اُن سے منکرت وغیرہ جایز نہیں۔ کتنی بھی ہدیٰ حسن شاہ جہان پوری۔

الجواب صحیح حمید حسن دیوبندی (درس دارالعلوم دیوبند) الجواب صحیح مسعود احمد عقی امداد عنہ درس دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صواب بنده محمد شفیع غفرلہ درس دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح محمد رسول خان رفیع۔ الجواب اصولاً بنده محمد یامین غفرلہ ایضاً۔ الجواب صحیح عبدالستاریح الجواب اصولاً بنہیہ حسن عفان الدین عفان الدین علی الیضا۔

صح الجواب اصغر علی الیضا۔

جن لوگوں کے ذکر کردہ بالا اعتقادات ہیں۔ وہ یقیناً کافر خارج از اسلام ہیں۔

شک اکابر حسین احمد (صدر المدرسین)

شکِ قطعیات یقیناً کافر ہے۔ بنده محمد ابراہیم عقی عنہ۔ الجواب صحیح محمد انور عقی عنہ الجواب اصولاً محمد عبد الوہب غفرلہ۔ الجواب صحیح سید اصغر حسین عقی عنہ۔

ذلک کذالک خلیل احمد عقی عنہ۔ ما اصحاب ما احباب محمد طیب غفرلہ ابریشمیم و مدرس۔ اصحاب الجیب العلام فان مدعی تحریف القرآن الکریم لا مشابهۃ

فی الکفارة والله اعلم۔ محمد راعی المدرس بانو دارالعلوم کو جراحتیہ۔

شیعہ اشاعت شری جنکا اعتقاد تحریف قرآن کے متعلق جواب میں ذکر ہو چکا۔

ان کے کفر میں کوئی شک نہیں محمد عبد الرحمن عفان الدین (خطبہ جامع مسجد گورنمنٹ وال وسٹی شہر و حصن نہاس الساری وغیرہ)

۲۷۷ شیعوں میں بہت سے فرقے ہیں جن شیعوں کے وہ عقاید ہیں یہاں میں نہ کرو ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ کہ حضوریاتِ دین کے منکر ہیں۔ حداوند پاک تسب تو ہائیت فرمادیں۔ اور مکاری سے بچائیں۔ فقط۔

عبد الرحمن کان امداد مدارس الدین و جمیع المؤمنین۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیعہ اشاعت شری تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کے تحریف کی روایات متوازیں جانی ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً کافر ہیں ساتھ تو راجح غفرلہ مدرس مدرسہ عالیہ چلہ امر وہ۔ فدا اصحاب من احباب خاک را ابو الطیب

محمد شفیع نعماٰنی علی عنده مدرس مدرس جلہ امروہ صنیع مراد آباد

ہمیز رائیوں کے بارہ میں مستقیم فتاویٰ

ہندوستان کے تمام علماء نے بالاتفاق مرا غلام احمد فادیانی اور اسکے تبعین کے متعلق فتویٰ دیا ہے۔ کہیر لوگ قطعاً کافر ہیں مان کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ جائز نہیں نہ ان کے ساتھ مناکحت درست ہے۔ نہ ان کے ہاتھ کا دفعہ حلال ہے۔ نہ ان کو اپنی مسجدوں میں نماز کی اجازت دینی جائے ہے۔ نہ ان کے مردہ کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دینی جائے ہے۔ علماء کرام کے یہ فتویٰ تفصیل وار اگر کسی نے دیکھئے ہوں تو رسالہ القول الصحيح فی مکاٹل المیسیح۔ جو مطبع قاسمی دیوبند ضلع سہاران پور سے ملیگا۔ اور رسالہ استکاف المسلمين عن مخالطة المرذائين جواہن حفظ المسلمين مرت سے ملیگا مطالعہ کریں۔ ہم یہاں صرف ان علماء کے نقل کرنے ہیں جنہوں نے امور مذکورہ ہا لارجھنے کئے ہیں۔ اوفتوے دئے ہیں۔

شہر گڑہ۔ جناب مولوی محمد حمام صاحب امام جامع مسجد آگرہ۔ جناب مولوی سید عبد اللطیف صاحب مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ۔ جناب مولوی دیبار علی صاحب سنتی جامع مسجد آگرہ۔

اللور۔ جناب مولوی عمار الدین صاحب سنبھلی۔ جناب مولوی محمد ابوالبکات صاحب الوری۔

امرف سسر۔ جناب مولوی غلام صطفیٰ صاحب۔ جناب مولوی جمال صاحب۔ امام متولی مسجد کوچہ سی۔ جناب مولوی عبد الخفو صاحب غزنوی۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب مدرس مدرسہ سینیہ غزنویہ۔ جناب مولوی ابوالسحاق نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ غزنویہ۔ جناب مولوی محمد تاج الدین صاحب مدرس جیساں ہائی سکول۔ جناب مولوی سید عطا اللہ صاحب بخاری۔ جناب مولوی سلطان محمد صاحب سنبھلی مولوی اسلام الدین صاحب۔ جناب مولوی ابو زراب محمد عبدالحق صاحب۔ جناب مولوی محمد شمس الحق صاحب۔ جناب مولوی

محمد داؤد صاحب غزنوی - جناب مولوی نور احمد صاحب پیروری - جناب مولوی علام محمد صاحب مولوی فاضل مشی فاضل مدرس اول بنیات اسلامیہ ہائی سکول۔ جناب مولوی محمد نور عالم صاحب مولوی فاضل مشی فاضل مدرس عربیہ اسلامیہ ہائی سکول۔ جناب مولوی محمد عالی صاحب - جناب مولوی ابوالوفا شنا است صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث۔

ارہ جناب مولوی ابو طاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ - جناب مولوی محمد طاہر صاحب - جناب مولوی محمد مجیب الرحمن در حنگوئی - رحیم بدالوں - جناب مولوی محمد ابریشم صاحب - جناب مولوی محمد قدر الرحمن صاحب جناب مولوی محمد حافظ الرحمن صاحب مدرسہ محمدیہ - جناب مولوی احمد الدین صاحب مدرسہ شمس الاسلام - جناب مولوی شمس الدین صاحب قادری فردی - جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب - جناب مولوی حسین احمد صاحب - جناب مولوی واصح حسین صاحب مدرسہ اسلامیہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب قادری - جناب مولوی محمد عبد الماحد صاحب تھنیم مدرسہ شمس العلوم - جناب مولوی فضل الرحمن صاحب ولائی - جناب مولوی کام عبد الستار صاحب -

بلند شہر - جناب مولوی محمد مبارک حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ
فاسد الحلوم خواجہ صلاح بلند شہر -
پناہیں - جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب مدرس مدرسہ عربیہ -
جناب مولوی محمد شیر خان صاحب مدرس - جناب مولوی حکیم محمد حسین خاں
صاحب - جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب کان پوری - جناب مولوی محمد
حیات احمد صاحب - جناب مولوی حکیم عبد الجبیر صاحب -
کھوپیال - جناب مولوی محمد حبیبی صاحب مفتی ریاست جو بالفعل ملک محمد
عمریان کے قاضی شریعت ہیں -

پشت ور جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب ہزاروی - جناب مولوی
مفتی عبد الرحمن صاحب پشاوری - جناب مولوی محمود صاحب - جناب

مولوی عبد الوحد صاحب - جناب^{۶۹} مولوی محمد صاحب خان پوری - جناب^{۷۰} لولی
محمد رمضان صاحب پشاوری - جناب^{۷۱} مولوی عبد الحکیم صاحب پشاوری -
جناب^{۷۲} مولوی حافظ عبد الحمد صاحب نقشبندی -

جناب^{۷۳} مولوی محمد کرم الدین صاحب یحییٰ ضلع جہلم - جناب^{۷۴} مولوی
نوحیین صاحب با دشناہی ضلع جہلم - جناب^{۷۵} مولوی محمد فیض الحسن صاحب -
بیس ضلع جہلم -

فہیلی - جناب^{۷۶} مولوی محمد کفایت احمد صاحب مدرس وفتی مدرسه اینسیتیه خناب^{۷۷}
مولوی سید ابوالحسن صاحب - جناب^{۷۸} مولوی احمد صاحب مدرس مدرسه مسجد
 حاجی علی خان - جناب^{۷۹} مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسه دارالاہمیتی -
جناب^{۸۰} مولوی محمد عبید احمد صاحب مدرس مدرس دارالاہمیتی - جناب^{۸۱} مولوی عبد
الستار صاحب کلانوری مفتی مدرسه دارالکتاب - جناب^{۸۲} مولوی عبد الغفران صاحب -
جناب^{۸۳} مولوی عبدالرحمٰن صاحب - جناب^{۸۴} عبدالسلام صاحب - جناب^{۸۵} مولوی
ابوالراب عبد الوہاب صاحب - جناب^{۸۶} مولوی ابو زیر محمد یونس صاحب پڑاب
گردنی مدرس مدرسه حاجی علی خان - جناب^{۸۷} مولوی محمد فاسی صاحب مدرس مدرسه اینسیتیه
جناب^{۸۸} مولوی ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسه اینسیتیه - جناب^{۸۹} مولوی انصاف الرحمن
صاحب مدرس مدرسه اینسیتیه - جناب^{۹۰} مولوی محمد امن صاحب مدرس مدرسه اینسیتیه
جناب^{۹۱} مولوی عبد الشفور صاحب مدرس مدرس اینسیتیه - جناب^{۹۲} مولوی عبد المناصص صاحب
مدرس مدرس فتح پوری - جناب^{۹۳} سعیف الرحمن صاحب مدرس مدرس مفتح پوری جناب^{۹۴}
مولوی محمد عالم صاحب مدرس مدرس فتحپوری - جناب^{۹۵} مولوی قطب الدین
صاحب مدرس مدرس فتح پوری - جناب^{۹۶} مولوی محمد پردل صاحب صدر مدرس
مدرسه نہمانیہ - جناب^{۹۷} مکتمم ابراهیم صاحب مفتی مدرسه حسینیہ -

دیوبند - جناب^{۹۸} مولوی محمد سہول صاحب مدرس دارالعلوم - جناب^{۹۹}
مولوی مولانا محمود حسن صاحب صدر المدرسین - جناب^{۱۰۰} مولوی محمد حسن صاحب
جناب^{۱۰۱} مولوی شیراحمد صاحب - جناب^{۱۰۲} مولوی محمد اوز شاہ صاحب کشمیری -
جناب^{۱۰۳} مولوی سراج احمد صاحب - جناب^{۱۰۴} مولوی مرتضی حسن صاحب جناب^{۱۰۵}

مولوی گل محمد خان صاحب - جناب مولوی عبد اسماعیل صاحب - جناب مولوی
 محمد علی اختر صاحب بیباوی - جناب مولوی نور حسن شاہ صاحب - جناب مولوی
 احسان اللہ خان صاحب - جناب مولوی عبد الرحمن صاحب پور بنوی - جناب
 مولوی نصیر الدین صاحب کولائی - جناب مولوی محمد ادريس صاحب - جناب
 مولوی عزیز ارحمن صاحب هفت دارالعلوم - جناب مولوی محمد ابراهیم صاحب
 بیباوی - جناب مولوی سید حسن صاحب - جناب مولوی نبیه حسن صاحب -
 جناب مولوی احمد حسن صاحب کیراڑی - جناب مولوی محمد اعزاز علی صاحب
 جناب مولوی محمد شفیع صاحب لودھیا نوی - جناب مولوی عبدالممجد صاحب
 در بھنگوی - جناب عبد الرحیم صاحب کرانی - جناب مولوی علی صنیعہ صاحب
 جان صاحب تزالی رسوی - جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب بارہ بنکری - جناب مولوی محمد
 سیالکویی - جناب مولوی غلام رسول صاحب ستانی - جناب مولوی محمد ابریشم
 صاحب میانوی - جناب مولوی باز محمد صاحب متون ڈبیہ اسمیل خان -
 جناب مولوی محمد ادريس صاحب کرانی - جناب مولوی عزیز ارحمن صاحب نظام
 پوری - جناب مولوی محمد شفیع صاحب پنجابی - جناب مولوی محمد شیش نجفی
 صاحب بہاولی - جناب مولوی قسم الدین صاحب میں سنگی - جناب مولوی
 عبد الحکیم صاحب نواکھابی - جناب مولوی محمد فہری صاحب چارنگامی - جناب
 مولوی محمد یحییٰ صاحب در بھنگوی - خانگاہ محمد قربان بھا صاحب بخاری جناب
 مولوی رضا صاحب منی پوری - جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب نواکھالی -
 جناب مولوی نور حسن صاحب امر وہی - جناب مولوی محمد رمضان صاحب
 شاہ بوری - جناب مولوی منصور علی صاحب نصف فتح المبین - جناب
 مولوی شیر شرف صاحب نہار روی - جناب مولوی سعادت علی صاحب
 بیگنیوی - جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب بنوی - جناب مولوی بهرام صاحب
 نہار روی - جناب مولوی محمد خالد صاحب بصری عربی - جناب مولوی سلطان
 محمود صاحب کوئٹہ شنجان ضلع گجرات - جناب مولوی غلام معطوفی صاحب

راوی پنڈی - جناب کلوی محمد علی خان صاحب پشاوری - جناب مولوی محمد صدیق
 صاحب شاہ پوری - جناب مولوی محمد امیر احمد صاحب سلطنتگاری - جناب مولوی
 محمد احمد صاحب اعظم گڑھی - جناب مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب درج پنڈگوئی
 جناب کلوی حامد افت صاحب ملتانی - جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب بربالی -
 جناب کلوی عبد الرحمن صاحب درج پنڈگوئی - جناب کلوی محمد علی حقیقین اسلام صاحب
 نظر پوری - جناب کلوی عبد الحمی صاحب میں نگی - جناب کلوی نور محمد صاحب
 بیانوی - جناب کلوی عبد الجیس صاحب پٹ دری - جناب مولوی شائستہ احمد عثمانی -
 ڈھاکہ - جناب کلوی ابو الفضل محمد حضیر اللہ صاحب درس اعلیٰ مدرسہ دہاکہ -
 جناب مولوی محمد حمصم صاحم الدین صاحب درس جناب کلوی ابو الحمود و محمد
 عبد الرحمن صاحب درس اعلیٰ مدرسہ حمادیہ - جناب کلوی ابو حیفرا خضر الدین

صاحب درس - جناب کلوی عبد العزیز صاحب درس -
 راولنپڑی - جناب کلوی عبدالاحد صاحب خانپوری - جناب کلوی
 عبدالاحد صاحب درس مدرسہ سنبھل - جناب مولوی سید علی اکبر صاحب تصلی
 جامع مسجد - جناب کلوی محمد سعید صاحب مداران - جناب کلوی محمد سعید صاحب
 امام الجمیع - جناب کلوی محمد عضام الدین صاحب درس مدرسہ احیا : الحلوم
 جناب عبد الرحمن صاحب ابن مولوی محمد بدائیت اللہ صاحب رام مسجد
 رمل حدیث - جناب کلوی پیر فقر شاہ صاحب -

سہماران لوز - جناب مولوی عنایت الہی متهم درسہ نظر علوم جناب کیا
 مولوی خلیل احمد صاحب - جناب کلوی ثابت علی صاحب - جناب کلوی
 عبد الرحمن صاحب - جناب کلوی عبد اللطیف صاحب - جناب کلوی عبد الوہید
 صاحب مغلی - جناب امولوی ممتاز علی صاحب سرخی - جناب امولوی نظروحمد
 صاحب - جناب امولوی محمد لاویں صاحب - جناب امولوی عبد القوی صاحب -
 جناب کلوی محمد فاصل صاحب - جناب کلوی سید عالم صاحب بمحی
 جناب کلوی علم الدین صاحب حصانی - جناب کلوی غلام جبصی صاحب
 پشاوری - جناب مولوی عبد الکریم صاحب نوکانوی - جناب امولوی

فیض الدین صاحب سہارن پوری - جناب مولوی محمد شون الدین صاحب محمد
بوری - جنبلت مولوی نور محمد صاحب جناب مولوی ادیل الرحمن صاحب -
جناب مولوی محمد صاحب بوجنتانی - جناب مولوی ظریف احمد صاحب نظر
بگری جناب مولوی جیب ائمہ صاحب

سائے پور ضلع سہارن پور - جناب مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی جناب
مولوی عبدالقدوس صاحب شاہ بوری - جناب مولوی مقبول سبحانی صاحب
کشمیری - جناب مولانا شاہ عبدالقریم صاحب رائے پوری - جناب مولوی
خدا بخش صاحب فیروز پوری - جناب مولوی محمد سرانح الحنی صاحب جناب
مولوی محمد صادق صاحب شاہ بوری - جناب مولوی احمد شاہ صاحب امام
مسجد - جناب مولوی اللہ بخش صاحب بہاول گر - جناب مولانا اشرف علی
صاحب - تھان بھون ضلع سہارن پور -

سیالکوٹ - جناب مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹی
لوہاراں - جناب مولوی البرالیاس محمد امام الدین صاحب کوٹی لوہاراں -
جناب مولوی عبدالقدوس محمد عبد ائمہ صاحب امام سجد کوٹی لوہاراں -
جناب مولوی سید امیر حسن صاحب کوٹی لوہاراں جناب مولوی سید
فتح علی شاہ صاحب کھروٹہ سیداں -

شاہجہان پور - جناب مولوی محمد امیاز احمد صاحب مدرس اول مدرس
سیدیہ - جناب مولوی امیر علی صاحب مدرس دوم - جناب مولوی عبد الجبار
جناب مولوی محمد عبد الجبار صاحب پہاڑی - جناب مولوی عبد الخانی صاحب
مدرس مدرسہ عین الحسلم -

کلکتہ - جناب عبدالعزیز صاحب مدرس اول سید داہمیہ - جناب
افاض الدین صاحب - جناب مولوی ابو الحسن محمد عباسی صاحب جناب
مولوی محمد سیدیمان صاحب مدرس مدرسہ فاراسکتاب داستانی شش - جناب
مولوی غوثی محمد عبد ائمہ صاحب مدرس مدرسہ عالیہ جناب مولوی احمد
سعید صاحب سہارن پوری جناب مولوی عبد الرحیم صاحب جناب مولوی

محمد خشن صاحب - جناب مولوی محمد علی صاحب مدرس دوم مدرسہ عالیہ جناب مولوی
 محمد ناظر علی صاحب - جناب مولوی عبدالصمد صاحب اسلام آبادی مدرسہ
 شش العلما - جناب مولوی صفت اللہ صاحب مدرس - جناب مولوی عبدالواحد صاحب
 مدرس دوم مدرسہ دارالهدی - جناب مولوی محمد زبری صاحب - جناب مولوی ضاہی
 الرحمن صاحب مسجد ام حدیث - جناب مولوی ابوالبکات محمد عبدالرؤوف
 صاحب دناپوری - جناب عبدالاحد صاحب - جناب مولوی ابوالطاہر صاحب
 نظیرو احمد مدرس جماعت سینیٹری مدرسہ عالیہ ہوگلی -
 کوہراںوالہ جناب مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس محمد حافظ عبدالمنان
 صاحب - جناب مولوی عبداللہ صاحب تعریف غلام بنی - جناب علی الدین
 صاحب نظام آبادی - جناب مولوی عصر الدین صاحب - جناب مولوی
 عبد الغنی صاحب - جناب مولوی احمد علی صاحب بن مولوی غلام حسن صاحب -
 گرگڑت - جناب مولوی شریخ عبداللہ صاحب - جناب مولوی عبداللہ صاحب -
 کورڈ اسپور - جناب مولوی عبد الحق صاحب دنیانگری - جناب مولوی
 محمد فاضل صاحب ابن مولوی محمد اعظم صاحب فتح گرطہ صنیع کورڈ اسپور -
 جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب فتح گرطہ -

کلاہور - جناب مولوی نورجنت صاحب ایم - اے ناظمِ اخjen نہمانیم -
 لکھنؤ - جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب مدرس اعلیٰ ندوہ العلما - جناب
 مولوی محمد شبیل صاحب مدرس دوم دارالعلوم ندوہ - جناب مولوی عبد الداود
 صاحب مدرس ندوہ - جناب مولوی امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم ندوہ -

جناب مولوی حیدر شاہ صاحب فقہہ دوم دارالعلوم ندوہ - جناب مولوی
 عبد الہادی صاحب فرنگی محلی - جناب مولوی فتح اللہ صاحب مدرس اول
 اخjen اصلاح المسلمين - جناب مولوی عبد الکریم صاحب تربیتی علوی فقیہ
 اول دارالعلوم ندوہ

لدھیانہ - جناب مولوی علی محمد صاحب مدرس سعد جینیہ - جناب مولوی حست
 العلی مدرس مدرسہ عز فیہ جناب مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ عز فیہ -

جناب مولوی نور محمد صاحب جناب²³⁷ مولوی محمد الدین صاحب مہتمم مدرسہ بتان الاسلام۔ جناب²³⁸ مولوی محمد آفاق صاحب۔ جناب²³⁹ مولوی عبدالکارا خدا۔
 جناب²⁴⁰ مولوی عبدالرشید صاحب۔ جناب²⁴¹ مولوی نظام الدین صاحب۔
 جناب²⁴² مولوی نظام استاد صاحب۔ جناب²⁴³ مولوی سیاچنی رحمت اللہ صاحب۔
 امام مسجد جناب²⁴⁴۔ جناب²⁴⁵ مولوی حبیب الرحمن صاحب۔
 مولانہ²⁴⁶ جناب²⁴⁷ محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ الرحمن حائیت الام جناب
 مولوی خیر محمد لیقوب صاحب۔ جناب²⁴⁸ مولانا مولوی محمد عبدالشکر صاحب
 لاکھنؤی۔ کجناب²⁴⁹ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب ہسٹری مولوی ضبلح اسکول
 جناب²⁵⁰ مولوی محبوب علی صاحب مدرس دوم ضبلح اسکول۔
 ملنٹان۔ جناب²⁵¹ مولوی عبدالرحمن صاحب ملنٹان جناب²⁵² مولوی خداخشن
 صاحب۔ جناب²⁵³ مولوی محمد صاحب
 هزاد آناؤ۔ جناب²⁵⁴ مولوی محبوب حسین صاحب مدرس اول مدرسہ شاہی
 مسجد۔ جناب²⁵⁵ مولوی فخر الدین صاحب مدرس دوم مدرسہ شاہی مسجد۔ جناب²⁵⁶
 مولوی ولایت احمد صاحب مدرس مدرسہ شاہی مسجد۔ جناب²⁵⁷ مولوی رضوان
 صاحب مدرس مدرسہ شاہی مسجد۔ جناب²⁵⁸ مولوی کبیر الدین صاحب۔ جناب²⁵⁹ مولوی
 علی نظر صاحب۔ جناب²⁶⁰ مولوی ابو المظفر عبدالرشید صاحب مدرسہ بندر شہری
 جناب²⁶¹ مولوی احمد حسین صاحب مدرس دینیات ہسپٹ مسلم اسکول جناب²⁶²
 مولوی ابو حامد محمد نصیر الدین صاحب۔ جناب²⁶³ مولوی ذرخ بیگ صاحب
 جناب²⁶⁴ مولوی علام احمد صاحب۔
 ہر سو شیار لور۔ جناب²⁶⁵ مولوی علام محمد صاحب فاضل ہوشاپیوری
 جناب²⁶⁶ مولوی احمد علی صاحب نور محلی۔

الآناؤ۔ جناب²⁶⁷ مولوی ریاست حسین صاحب سابق مہتمم مدرسہ سجانیہ۔
 جناب²⁶⁸ مولوی محمد الدین احمد صاحب۔ جناب²⁶⁹ مولوی ولی محمد صاحب جناب²⁷⁰
 مولوی البیحی عبد الجید صاحب مدرس مدرسہ سجانیہ۔ جناب²⁷¹ عبدالرحمن صاحب
 فیض مدرسہ سجانیہ۔ جناب²⁷² مولوی سید محمد صاحب اعظم گڑھی۔ جناب²⁷³ مولوی

محمد حسین صاحب منڈاروی - جناب مولوی نذیر احمد صاحب - ۲۷۱
بکھری - جناب مولوی محمد سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ باشندیہ جناب مولوی
دین محمد صاحب مدرس مدرسہ باشندیہ - جناب مولوی طہر الدین صاحب خطیب
مدرس مدرسہ نظامیہ - جناب مولوی عبد الجید صاحب سوامی مدرس مدرسہ نظامیہ
جناب مولوی سیف الدین صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ - جناب مولوی عاصی
علام احمد صاحب تیاری مدرس مدرسہ جامع مسجد - جناب مولوی عبد المنعم
صاحب مائل خطب جامع مسجد -

حکومت وقت کی رائے

مرزائیوں کا خارج از اسلام ہوتا اس درجہ ظاہر ہو گیا۔ علمائے کرام نے اگر فتوتے دئے تو کچھ عجیب ہمیں۔ بات توجیہ ہے۔ سلطنت وقت کو جو محسوس ہو گیا۔ کہ یہ فرقد دین اسلام سے خارج ہے۔ اور اس بنا پر اس قسم کے کئی فیصلے ہوئے کہ مرزائیوں کو کوئی حق مسلمانوں کی مساجد میں نماز پڑھنے کا نہیں ہے۔ اور نہ ان کو مسلمانوں کے قرستان میں کسی قسم کا حق ہے۔ چنانچہ اس مقام پر ایک فیصلہ جواہر دی اڑیا کلک مورخہ ۱۹۱۴ء مارچ میں حچپا ہے۔ ہمیشہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فوجداری ایمیل سٹاٹ ۱۹۱۹ء

ایسیں از فیض صلہ بالو۔ آر۔ کے۔ داس سب ڈویژن محب طبیعی مورخہ ۱۰ فروری
فضل المرحمن وغیرہ اپیلانٹ نام سرکارہ بادر ریسپانڈنٹ
مسٹر ایم۔ ایس۔ داس۔ سی۔ آئی۔ ۱۴۔ وکیل جانب اپیلانٹ -
بالوڈی۔ بی۔ داس گینا وکیل سرکار آ

فیصلہ

لائے سب ڈیٹل محتضریت نے ان گیارہ مجرموں کی سزا مطابق دفعاً
۲۹ و ۳۰ ام امام تغیریات سند کے کی ہے ۔ اور از یونے ذخراویں

قید سخت واسطے دو ماہ و مبلغ چھاس چھاس روپے فی کس جوانہ کا حکم صادر کیا ہے۔ اور موافق دفعہ مابعد کے ایک ٹاہ قید سخت کا اضافہ کیا ہے۔ ہر دفعہ کے دکلائے بپراون بحث میں لیا۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ ان لوگوں نے اگر صرف ان ضروری ایشیوں پر جس میں شعنی ڈالتا ہوں بحث کی ہوتی تو مبہر تھا۔ مدعاں کا مقدمہ جیا کہ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ کہ قادیانی جماعت کے چند افراد نے اپنی جماعت میں سے ایک شخص کی بی بی کو سنیوں کے قبرستان میں مدفن کیا۔ اس کے بعد وہ لوگ قبرستان کے متصل ایک مکان پر رکھے۔ جہاں سنیوں کی ایک جماعت نے جس میں اپیلانٹ بھی شرکیپ تھے۔ قادیا نبویں پر حملہ کیا۔ ذوران سنگھامہ میں دو قادیانیوں کو صدمہ پڑھا۔ ایک کی ناک پر اینٹ کی چوٹ لگئی اور دوسرا پر لامھی کی ضرب پڑی۔ اپیلانٹ نے لاش کو قبرستان سے نکال کر اس مکان میں دال دیا۔

مقدمہ وقت تجویز اطلاع اول سے جدا گاہ ہے۔ اطلاع اول میں یہ درج ہے کہ سُنی آئے اور تجہیز میں فراہمیت کی۔ قادیانی قبرستان سے جہاگے سنیوں نے تعاقب کیا۔ قادیانی اس قریب دلے مکان میں پناہ گزیں ہیئے۔ اور جب قادیانی بامر آئے تو دیکھا کہ لاش کو قبرستان سے لا کر سنیوں نے اس مکان میں دال دیا ہے۔ اس نے جہاں تک مدعاوں کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کوئی موقوٰت ہے۔ کہ مجرمان دفن کے روکنے میں حق بجاہ نہیں تھے۔ وہ لوگ کسی حق بخت نہ کیا ہیں کوشاں نہیں تھے۔ بلکہ اپنے حق نے قائم رکھنے میں۔ اور اس نے مدعاں جرم کے کسی جزو کو دفعہ ۱۱۱ کے مطابق اٹھانے میں ناکام رہے۔ اس نے سزا طبق دفعہ ۷۷۱ کے قائم نہیں رہ سکتی۔ دفعہ ۲۹ کے باعے میں قبل بھی سکھ چکا ہوں۔ کہ حقیقت میں لاش اکھاری نہیں کئی۔ جھرموں نے جو کچھ کیا۔ وہ صرف آتنا ہے۔ کہ لاش کو قبرستان سے باہر کر دیا۔ یہ مانتے ہوئے کہ جس پر مجبور ہوں۔ کہ قادیانیوں کو کوئی حق اس قبرستان کو استعمال کرنے کا ہنہیں تھا۔ میں یہ تجویز نہیں کر سکتا ہوں کہ

واقعات جو سبیا اسے جرم مطابق دفعہ ۲۹ کے ہو سکتے ہیں۔ اسی میں مجرموں کی رہا کرنا ہوں۔ دستخط محترمہ درجہ اول ہے:

اہل اسلام صوفیاء کرام اور وظایف خوانوں کیلئے پاک و صاف خالص صندلی عطر رات

اہل اسلام میں عبادت اور درد و ظالیف کے موقع پر خوشبو کا استعمال حدیث نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے موافق منون اور کارثواب ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اسی ضروریات کے دامنے پاک و صاف خوشبویات استعمال کی جائیں۔ آج کل کئے عام عطر رات ان چیزوں سے بھی تیار ہوتے ہیں جو نسبتاً امام میں منوع الاستعمال ہیں۔ شراب یا صاف شدہ می کا تیل جسے یوں کہتے ہیں۔ شناس مطریات کیا جاتا ہے۔ لہذا صوفیاء کرام اور وظایف خوان نزر گواران کو نہایت ہوشیاری سے پاک و صاف عطر رات حضیرہ جاہیں۔ اس طبقے دامنے کا رخانہ نہ اٹھائیں ایمانداری اور رعایت خاصن سے مذکورہ بالا عبور سے متبرأ عطر رات خود تیار کرتا ہے۔ اہل ضرورت اصحاب مشکا کرازیاں فرماؤں۔ ایک تو پاک اور خالص صندلی عطر رات دوسرے خوشبو دراس غضب کے کثر طراود ہوتے کے بعد بھی خوشبوز اہل نہ ہو۔ نہ مورث زکام نہ مورث نزلہ۔ نہ شراب کی آمیزش۔ نہ کسی منوع نہ سب جزو کی مشمولیت۔ ایکیہ بار مشکا کر شیبا نہ ہو جائیں تو ہمارا ذمہ ۱۰٪ ہے۔

نام پسندی پر دامن دا پس

قیمت فی زور

نام عطر	دینہ درج	قیمت درجہ	قیمت درجہ	درجہ اول
عطر سیر ابوالرش	ستار	نہیں	نہیں	نہیں
عطر ممتاز	عک	ڈھنڈ	ڈھنڈ	ڈھنڈ
عطر سجادہ شیخیان	صرہ	ڈھنڈ	ڈھنڈ	ڈھنڈ
عطر محمد ربانی	صرہ	ڈھنڈ	ڈھنڈ	ڈھنڈ

لے۔ ڈھنڈی حشمتی اپنی مکنی بھیرہ صلح شاہ پورا پنجاب)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ج

الانصار ای مخلص کارکنوں کی جماعت ہے جن کا مقصد وحدت ام و ملین
لہٰذا کہیے اس کا داخلہ حملہ ہے۔ مسلم خپس کے سینے میں لول علی وجود ہے جو بت
سلام کی بلوں خالی میٹا پر ہر کوئی کام کرنے پڑتا ہے اس کا فرض ہے لہٰذا الانصار میں
شامل ہو کر اکیپ نظام کے ناتخت مردم علی ہو جائے۔

آخر ارض و مقاصد

اندوں و پیروں ہمول سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام
اور اصلاح و درس رسم اخیار و اشاعت علوم دینیہ تقدم
طریقہ کار رہا ملیعہ تعلیم کے سلسلے میں دارالعلوم کا اجراء کیا جائیں باوریات کی اعلیٰ
حاصل کر سکے محل عالم صبغ اور سلطانی کر سکیں۔ اور عاصی ہانت و تقدیم کیا کا
باشت پسیں ہیں ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں علوم و فنون و دینیہ کا باظہ کیست
یکجا ہیں جنکے مطابق سیوں و پیسوں اور طلباء کی نظر غارہ اور خیالات عالمی ہوں در عالم شاہزادین
پسکے مطابق مستقیم ضروریں۔ مبلغین کا کنان کی ایسی جماعت کا قیام چوندری و عظو و
تقریب امام حنفی صاحب و یادیوں کو تبلیغ احکام اللہ کی جسے ائمۃ معاشرت پیش کیا
رسوم و مصالحت شریعت کے مطابق پیش کریں اسی ارض مذکورہ بالکی اتنا کیے اموال اس کا اجراء
کیا اتفاق ہائیں پیکاں کی جو کہ حالاً یعنی عمل نہیں کیے تھے کنان حلفاء
میں ایجاد علم نہیں فرمایا ہے جسیں علم فرمیں اس کی کلیں تعلیم و تدریس و طلباء کیلئے رایقش و
خوارک کا اقتظام موجود ہے یوج کی رایت ہے خانہ کے قیام کیے مشکلات و میش ہیں۔ درستہ
حضرات کتب خرید و قیادی ایسی طرفی سے آسانی کیا مفتکت خانہ قائم کو کیا۔ تبتلا و اورت اور
اعظم ہمول کی اورم ترست خدا کی رہائی کے سچے خام انتظام کیا گیا ہے مبلغین ہیات در قدرہ
کر کے سچی ذندگی کی ریون پھونک ہے ہیں پیاس ایشان سدم جرم الہ نصار کی طرف سمجھا ہے ان
کا احمد صادر پر و مسیو و پیسی ہمارہ زیادہ حجج ہوتے ہے جنہیں الانصار کے مظلوم سینیں بیعت پیش
کا کن پیشیت کے زیادہ صارف کے متحمل ہیں جنکے سلام کا فرض ہے کہ اس کو زیریں صدیقین
اگلے پیشیت کے زیادہ صارف کے متحمل ہیں جنکے سلام کا فرض ہے کہ اس کو زیریں صدیقین

بیان کرنے والانستیٹوشن

دھوکہ عمل

زان پر شیر سا بگ پر آید فلاں خاند

حرب الانصار کے مقاصد ان راضی مل موقن رسالہ کے تیس صفحوں پر چھ ہے سہمنا کا ذمہ
کر دے سکتے کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں لذیباً اس کا ذمہ نہیں گی اس
خدمت میں حرب فیتنے کے درجے سے ذہن کے درجے سے آپ اس اسلامی پوئے کی ایسا یاری فراہم کرتے ہیں
کہ اپنی ہماری آمد سے کچھ تحد مقرر کروں جو وہ بناہ حرب کو پختلتے سینماں کے درکن بن کر تو
دوسروں کو رکن بننے کی تزیین بکار کر اس طبقہ مدارود سیع کیجئے۔

۲۱۔ اپنی رکوہ صدقہ و حیرات اگر سب نہیں تو اس کا ٹراجمہ دار دعوم مزدیسی کے غریب نادار بیان اور ایک
لاوارث بچوں کی بیٹھے عطا فرمائیں جنکی تعلیم تربیت خواں کا ذمہ حرب الانصار پر رکھا ہے۔

۲۲۔ پہاری برلن شہر کے سلسلہ کم خردیاں بن کر حرب الانصار کو اس کے مالی مصارف سبد قدر میں ادا
نیجے نہیں۔ سال کی اشتہریت سیع کرنے کیسے سی زریں کیے انکم کوی کاول ایسا زہے جوں لے نجات
یقین جانتے تو رسالہ کا بڑا کیک مکمل علم سیع اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔

۲۳۔ بیت اُن مالیں غریب ادارہ تم بچے جہاں میں انکو تعلیم تربیت کئے دارالعلوم مزدیسی بھرہ
میں بھیج دیں۔ ناکہ مریعی محبت کے اڑتے سے بچکار اسلام کے خادم بن سکیں۔

۲۴۔ اپنے بچوں کو دی تعلیم کیسے کہاں کم چار سال کیستے دارالعلوم مزدیسی میں جیسی چار سال میں تکمیل
قابلیت کے طالبِ علم کو تھا فی استعدادِ حائل ہوتی ہے۔ امامان ماجد کو جو عورت کوں کوہ کروہ
خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سالِ رضاہب کی تکمیل کئے بھرہ میں بھیجنیں۔

(۲۵) اہل تعلیم حضرات برلن کی تعلیمی ثابتت دینے والے ہیں۔ اور مخیر حضرات کا ذمہ ہے کہ کتابیں لے پئے
پاس سے یا حزید کر کتب خانہ حرب لفڑا کیلئے وقف فرمائیں ناکہ یہ صدقہ جایہ کا کام ہے سکیں۔
جن جن کتب کی ضرورت ہے وہ بندی اس تفاصیل سلام فرمائیں۔

۲۶۔ اپنے عادمیں غیر ملکی تبلیغی جد و تہذیب و بگر کو اُن سے مطلیع فرمائتے رہا کیں اور اگر
ضورت مزدہ حرب الانصار کے بعدین ٹہب و باز تبلیغی جذبے کے احتقالہ اکاشظام فراہمیں۔

۲۷۔ اگر اپنے بلیج کر سکتے ہیں تو شعبہ تبلیغ حرب الانصار میں اپنا نام جمع کرائیں۔
العامریں: ر ناظم حرب الانصار بھیرہ (چھاپ)

چھاتم نوح مدحہ بیشتر پڑھ پڑھہ سرپیں کر دے۔ تسبیح ہو ر دفعہ سالہ مشہد اسلام کے سکھیوں سے شایع ہو۔